سلسلہ مطبوعات ۲۹

اعمالِ صالحہ

(اعمالِ صالحہ کے فضائل اور ان پر ملنے والا اجر و ثواب)

تالیف:
حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی ۶۴۶ھ

ترجمہ
مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ
سابق رئیس: مجلس دعوت و تحقیق اسلامی کراچی
سابق رئیس: جامعہ علوم اسلامیہ کراچی

ناشر
مکتبۃ الحبیب
دکان نمبر ۳، سلام مارکیٹ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی: ۷۴۸۰۰

اعمالِ صالحہ کے فضائل

عربی تالیف

المحدث حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن

احمد المقدسی (م ٦٤٣ھ)

مترجم

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

نام کتاب ـــــــ اعمالِ صالحہ کے فضائل اور ان پر ملنے والا اجر و ثواب

مؤلف ـــــــ محدثِ کبیر حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی

مترجم ـــــــ مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار

کتابت ـــــــ ابو محمد صہیب اشرف

مطبع ـــــــ القادر پرنٹنگ پریس کراچی

سنہ طباعت ـــــــ ۱۴۱۳ھ ، ۱۹۹۳ء

تعداد ـــــــ ۱۲۰۰

اشاعت دوم ـــــــ ۱۴۱۵ھ ، ۱۹۹۴ء

طبع سوم ـــــــ ۱۴۲۱ھ ، ۲۰۰۰ء

فہرست

پیش لفظ

الحمد للہ رب العٰلمین، والعاقبۃ للمتقین، والصلاۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ أجمعین وبعد ؛

دنیا میں ہر شخص کمائی اور دھندے میں لگا ہے، جس کو دیکھئے مال و دولت جمع کرنے کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے، روپیہ پیسہ کمانے کے لئے سر توڑ کوشش ہو رہی ہے اس فانی منفعت کو حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے جتن کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے اور پھر جب اس کو حاصل کر لیتا ہے تو اس کا انجام کیا ہے ؟ دو روٹیاں کھانا اور دو کپڑے پہننا، ادھر آنکھ بند ہوئی اُدھر مال ورثہ کا، چند روزہ زندگی کے لئے حلال و حرام کا امتیاز نہ کرنا وقتی فائدہ اور دنیوی آسائش کے لئے آخرت کا عذاب مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے ؟

دنیا میں چونکہ انسان کو پیسے سے سارے کام ہوتے نظر آتے ہیں اس لئے اس کے حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے، اس پر یقین ہے، اس پر بھروسہ ہے، اسے ہر مرض کی دوا اور ہر پریشانی کا علاج سمجھتا ہے، اس لئے اس کے لئے سب کچھ گوارا ہے، ایمان کی کمزوری اور قوتِ یقین نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں ان سب چیزوں پر یقین ہے لیکن اللہ جل شانہ نے عبادات اور نیکیوں پر جو اجر و ثواب دینے اور آخرت میں جن نعمتوں اور انعامات سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ ہماری عقل میں نہیں آتے، اگر کسی سے کہا جائے کہ روزانہ پنجوقتہ نماز پڑھو تو

بیس روپے ملیں گے وہ کبھی نماز نہیں چھوڑے گا، حکومت اعلان کر دے کہ جو شخص روزانہ سو رکعتیں نفل پڑھے گا اسے سو روپے ملیں گے تو مسجدوں میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہے، مساجد آباد ہو جائیں اور رات ہو یا دن، صبح ہو یا شام ہر وقت نمازیوں کا ہجوم نظر آئے گا لیکن بادشاہوں کے بادشاہ احکم الحاکمین اس سے کہیں زیادہ اجر کا وعدہ فرما رہے ہیں، اس سے کہیں بڑے ثواب عطا فرمانے کا اعلان کر رہے ہیں لیکن ہم اس سے غافل ہیں، اس لئے کہ ہم نے کبھی اس کی حقیقت پر غور ہی نہیں کیا، دنیا کے جھنجٹوں سے الگ تھلگ ہو کر یقین کامل کے ساتھ اس اجر و ثواب کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر ہم کامل یقین کے ساتھ یکسوئی سے اس فانی دنیا اور اس کے انجام پر نظر ڈالیں اور آخرت کی جزا و سزا پر غور کریں تو پھر ہماری کایا پلٹ جائے دنیا ہی بدل جائے، ایسے اعمالِ حسنہ پر جو اجر و ثواب ملتا ہے اس سے متعلق یہ گلدستۂ احادیث آپ کی خدمت میں پیش ہے، اسے پڑھیے، اس پر یقین کامل رکھیے، ہر ہر عمل پر یقیناً وہ سب کچھ ملے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، ہوش سے کام لیجیے، آخرت کی تیاری کیجیے، دنیا کی کھیتی میں اعمالِ صالحہ بوئیے تاکہ آخرت میں اس کا پھل ملے۔

یہ کتابچہ ساتویں صدی کے عظیم محدث حافظ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسی المتوفی ۶۴۳ھ کا تالیف کردہ ہے، بعض احباب چاہتے تھے کہ اردو میں بھی اس موضوع پر کوئی چیز ہو اس لئے اس کا ترجمہ ناظرین کے سامنے ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، مصنف مترجم اور قارئین سب کے لئے ذریعہ کامیابی و نجات ہو۔

برادرِ محترم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب اور برادرِ محترم مولانا امداد اللہ صاحب کا شکرگزار ہوں تصحیح کی اور برادرِ محترم سید شاہد حسن صاحب کا بھی کہ عمدگی سے طباعت کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

کتبہٗ

محمد حبیب اللہ مختار

۱۹ — ۴ — ۱۴۱۱ھ

۸ — ۱۱ — ۱۹۹۰ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین، شیخ امام، عالم، حافظ ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علی محمد أشرف المرسلین، أما بعد:

میں نے اس کتاب میں احادیث کی سندیں حذف کر دی ہیں، اور ہر حدیث کو اس کے ذکر کرنے والے کی کتاب کی طرف منسوب کر دیا ہے، احادیث اگر صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کی ہوگی تو صرف انہی کا نام لوں گا اور دوں کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا ـــــــ خواہ وہ کسی اور کتاب میں کیوں نہ ہو، اس لئے کہ حدیث ذکر کرنے والوں کے نام بیان کرنے کا مقصد حدیث کی صحت بتلانا ہے نہ کہ اس کے ذکر کرنے والوں کی کثرت کا بیان کرنا، اس کتاب سے میرا مقصد یہ ہے کہ اللہ جل شانہ ہمیں بھی اس سے نفع پہنچائے اور اس کے لکھنے اور سننے والوں کو بھی، اللہ جل شانہ ہی ہمارے لئے کافی ہیں اور وہی بہترین کارساز ہیں۔

وضوء کی فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے وضوء کیا اور خوب اچھی طرح سے وضوء کیا اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخن کے نیچے تک سے بھی[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان یا مومن بندہ جب وضوء کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی یا پانی

[1] صحیح مسلم

کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جسے اس نے ہاتھوں سے کیا تھا، پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل جاتا ہے[1]

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ وضوء کے پانی کو قریب کرے پھر کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے، اسے ناک سے باہر نکالے مگر یہ کہ اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہ دور ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے چہرے کو اس طرح دھوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کے جبڑوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ بالوں کے اطراف سے پانی کے ہمراہ نکل جاتے ہیں، پھر وہ ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے نکل جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی شان کے مطابق اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے اور اپنے دل کو اللہ جل شانہ کے لئے فارغ کرے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو کر نکلتا ہے جس طرح اس روز ہوتا ہے جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا[2]

[1]، [2] صحیح مسلم۔

تکلیف کی حالت میں وضوء کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالے خطایا اور گناہوں کو مٹادیتے اور درجات بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتلایئے' ارشاد فرمایا: مشقت و تکلیف کے وقت اچھے طریقے سے وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف کثرت سے چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہ رباط ہے رباط ہے۔

ملک کی حفاظت کے لئے سرحد پر بیٹھنے کو رباط کہتے ہیں جس طرح انسان سرحد پر دشمنوں اور کافروں کے مقابلہ کے لئے مورچہ بنا کر بیٹھتا ہے اسی طرح نماز کا انتظار کرنا گویا ازلی دشمن شیطان سے مقابلہ کے لئے مورچہ بندی ہے۔

وضوء کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے وضوء کیا اور خوب اچھی طرح سے کیا پھر یہ کہا:

«اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ»	میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا لیجیے۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ امام ترمذی نے بھی اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے البتہ صحیح مسلم میں اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین کے الفاظ نہیں ہیں۔

اذان کی فضیلت اور اذان سُننے والے کو کیا کہنا چاہیئے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤذن کی آواز کو کوئی جن، انسان یا کوئی اور چیز نہیں سنتی مگر یہ کہ وہ اس مؤذن کے لئے قیامت کے روز گواہی دے گی[1]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور صفِ اوّل میں نماز پڑھنے پر کیا اجر ملتا ہے پھر اگر اس کے حاصل کرنے کے لئے قرعہ اندازی کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہو تو وہ قرعہ اندازی ہی کریں گے' اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ دوپہر میں کیا اجر ملتا ہے تو وہ اس کی طرف سبقت کرتے اور اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ عشاء اور صبح کی نماز پر کیا اجر ملتا ہے تو وہ ان کے لئے ضرور آتے خواہ گھسٹ کر کیوں نہ آنا پڑتا[2]۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے گا:

---

[1] صحیح البخاری۔ [2] صحیح البخاری و مسلم۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ	اے اللہ! اس کامل و مکمل دعوت اور قائم و دائم نماز کے پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمائیے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دیجئے، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

اس کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو جائے گی[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سات سال تک محض اجر و ثواب کے لئے اذان دے گا اس کے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جائے گا[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تم جب مؤذن کو اذان دیتے سنو تو تم وہی الفاظ کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں، پھر میرے لئے وسیلہ مانگو اس لئے کہ وسیلہ جنت میں ایک ایسے (عظیم الشان) درجے کا نام ہے جو اللہ جل شانہ کے مخصوص بندے کے لئے ہی مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، جو شخص اللہ تعالٰی سے میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے شفاعت لازم ہو جائے گی[3]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] صحیح البخاری۔ [2] أخرجہ الترمذی وقال، حدیث غریب۔ [3] رواہ مسلم۔

فرمایا مؤذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر جب مؤذن أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے، مؤذن أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور وہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے، پھر جب، مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر مؤذن اللہ اکبر کہے تو وہ بھی اللہ اکبر کہے، پھر مؤذن لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی سچے دل سے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا[1]

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے قیامت کے روز اذان دینے والے سب سے لمبی گردن والے ہوں گے[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جہاں تک مؤذن کی اذان پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر چیز اس کے لئے گواہی دے گی اور جماعت سے نماز پڑھنے والے کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور دونوں نمازوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ سال تک اذان دے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور روزانہ اذان کے بدلے اس کے لئے ساٹھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ہر اقامت و تکبیر کہنے پر تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں[4]

[1،2] رواہ مسلم۔ [3] رواہ أبو داود السجستانی۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے، جب وہ خاموش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یقین کے ساتھ اسی طرح کہا جس طرح اس (مؤذن) نے کہا ہے تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔[1]

اذان واقامت کے درمیان دُعاء کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ہے[2]

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص صرف اللہ جل شانہ کی خوشنودی کے لئے مسجد تعمیر کرے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں اسی جیسا گھر بنائیں گے[3]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص ایسی مسجد بنائے جس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جائے اللہ جل شانہ جنت میں اس کے لئے عظیم الشان گھر بنائیں گے[4]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کوئی مسجد بنائی خواہ قطاۃ (ایک چھوٹے سے پرندہ کا نام ہے) پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی کیوں نہ ہو اللہ تعالےٰ اس کے

---

[1] رواہ ابو عبدالرحمٰن النسائی فی سننہ۔ [2] رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال: حدیث حسن۔
[3] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

لئے جنت میں عظیم گھر تعمیر کرائیں گے[1]

حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو شخص مسجد تعمیر کرا کے اس پر اپنا نام لکھوائے وہ اخلاص سے بعید ہے اس لئے کہ مخلص شخص اپنے اچھے عمل کے دیکھنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ حضرت حسان بن ابی سنان غلاموں کے پورے گھر کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے اور انہیں یہ بھی نہ بتاتے تھے وہ کون ہیں۔ اعلام المساجد

مسجد میں جھاڑو دینے کا اجر وثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر میری امت کے اجر وثواب کو پیش کیا گیا حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کوئی شخص مسجد سے نکال کر پھینک دیتا ہے اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کوئی شخص قرآن کریم کی کسی سورت یا آیت کو یاد کر کے بھول جائے[2]

نماز کے لئے چل کر جانے اور جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: انسان جماعت سے جو نماز پڑھتا ہے اس کا اجر اس نماز سے پچیس گنہ بڑھ جاتا ہے جسے وہ گھر میں ادا کرتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جب وضوء کرتا ہے تو خوب اچھی طرح سے کرتا ہے پھر مسجد کے لئے نکلتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہی ہوتا ہے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، پھر جب وہ نماز

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ ابوداود۔

پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے (کہتے ہیں) اے اللہ اس کی مغفرت فرما دیجئے، اے اللہ اس پر رحم کیجئے، اور انسان جب تک نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اسے نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کی نماز اکیلے پڑھنے والے سے ستائیس گنہ زیادہ افضل ہوتی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز پر سب سے زیادہ اجر و ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہو، اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے نماز کا منتظر رہتا ہے وہ اس سے زیادہ عظیم ثواب حاصل کرتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے وہ ایسا ہے جیسے آدھی رات عبادت میں کھڑا رہا ہو، اور جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے ساری رات نماز پڑھی ہو۔

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب مسجد سے اتنی دور رہتے تھے کہ میرے خیال میں ان سے زیادہ دور کوئی نہیں رہتا تھا، ان کی کوئی جماعت فوت نہ ہوتی تھی، فرمایا ان سے کہا گیا یا میں نے کہا اگر آپ کوئی گدھا خرید لیں تاکہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو جایا کریں تو انہوں نے جواب دیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد چل کر آنا اور واپس گھر جانا

(۱تا۳) رواہ البخاری ومسلم بنحوہ۔ (۴) رواہ مسلم۔

لکھا جاتا رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے اس سب کو جمع کر لیا ہے (آنے جانے دونوں کا ثواب لکھ رکھا ہے)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہمارے گھر مسجد سے دور تھے ہم نے اپنے گھر بیچ کر مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تمہیں ہر قدم پر ایک درجہ ترقی ملے گی۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گھر میں وضوء کرے پھر اللہ جل شانہ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضے کو ادا کرنے جائے تو اس کے قدموں میں سے ایک قدم اس کا ایک گناہ معاف کراتا اور دوسرا اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں میزبانی تیار کر کے رکھتے ہیں جب بھی وہ صبح و شام چل کر جائے۔

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کر کے گھر سے فرض نماز پڑھنے کے لئے نکلتا ہے اسے احرام باندھ کر حج کے لئے نکلنے والے حاجی کا سا ثواب ملتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لئے نکلتا ہے اس کا مقصد صرف یہ نماز پڑھنا ہی ہو تو اسے عمرہ ادا کرنے والے کا سا ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز جس کے درمیان لغو و بے ہودہ بات یا حرکت نہ ہو وہ اعلیٰ علیین میں لکھ دی جاتی ہے۔

حضرت بریدۃ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

(۱تا۳) رواہ مسلم۔ (۴) أخرجہ البخاری ومسلم۔ (۵) رواہ أبوداود۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو قیامت کے روز کامل و مکمل نور کی بشارت دے دیجئے جو تاریک راتوں میں مسجدوں کی طرف چل کر جاتے ہیں[۱]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے[۲]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جانے والے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھسنے اور غوطہ کھانے والے ہیں[۳]۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تاریک راتوں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کے لئے قیامت کے روز کامل نور کی خوشخبری حاصل کرنا چاہیئے[۴]۔

صفِ اوّل کی فضیلت

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلاں شخص حاضر تھا؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، فرمایا کیا فلاں حاضر تھا؟ عرض کیا نہیں، فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری ہیں، اور اگر تم لوگ یہ جان لیتے کہ ان پر کیا اجر ملتا ہے تو ان کے لئے چل کر آتے خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر کیوں نہ آنا پڑتا، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہوتا تو تم اس کی طرف جلدی چل کر جاتے، اور انسان کا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنا ایک کے

---

[۱] رواہ الترمذی و ابو داود وقال، حدیث غریب۔
[۲،۳،۴] رواہ ابن ماجہ۔

ساتھ پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اور جتنے زیادہ افراد ہوں گے وہ اللہ جل شانہ کو زیادہ محبوب ہے[۱]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ جان لیتے کہ پہلی صف میں کیا اجر ملتا ہے تو اس کے لئے قرعہ اندازی کرنا پڑتی[۲]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی اور سب سے بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری اور سب سے بُری پہلی صف ہے[۳]۔

اس زمانے میں چونکہ عورتیں بھی جماعت میں شریک ہوتی تھیں اس لئے جو صف عورتوں کی صف سے دور تھی یعنی پہلی صف اسے سب سے عمدہ قرار دیا اور جو سب سے آخری صف تھی چونکہ عورتوں کی صف اس کے قریب ہوتی ہے اس لئے اسے بدترین صف قرار دیا، بعد میں جب عورتوں کے مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد کا احتمال ہوا تو اس کے بجائے انہیں گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی اور انہیں اس پر مسجد سے زیادہ ثواب کی بشارت دی گئی جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے، عورت کو جتنا ہو سکے گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے، جب عورتوں کو نماز جیسی عبادت کو گھر میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو پھر بلاوجہ نکلنا کتنا بُرا اور قابلِ مؤاخذہ ہوگا، اس لئے حدیث شریف میں آتا ہے کہ عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین (جن و انس) اسے تکتے ہیں اور جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گی۔

---

[۱] رواہ ابو داود وابن ماجہ فی سننہما۔
[۲] رواہ مسلم وقد تقدم فی معناہ فی الصحیحین۔
[۳] رواہ مسلم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کا گھر کے کمرہ میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا گھر کی کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر کے دوسرے حصوں میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔[۱]

آمین کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام جب آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کا آمین فرشتوں کی آمین کے موافق و مطابق ہوگا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[۲]

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو، اس لئے کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوا اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[۳]

پنج وقتہ نمازوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ فرمایا کرتے تھے بتلاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو کیا اس کا میل کچیل کچھ باقی رہے گا؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں اس کا کچھ میل کچیل باقی نہیں رہے گا، فرمایا یہی پانچوں وقت

---

[۱] رواہ ابوداود۔ [۲،۳] رواہ البخاری ومسلم۔

کی نمازوں کی مثال ہے اللہ جل شانہ اس کے ذریعہ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔[۱]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان ان کے درمیان کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔[۲]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جس نے نماز کے لئے وضو کیا اور خوب اچھی طرح سے وضو کیا پھر فرض نماز کے لئے چل کر گیا اسے جماعت سے پڑھا یا مسجد میں پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ جل شانہ کے حکم کے مطابق کامل و مکمل وضو کیا تو فرض نمازیں ان کے درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ بنتی ہیں۔[۳]

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں وعظ کرتے ہوئے سنا فرمایا: اللہ جل شانہ سے ڈرو اور پنج وقتہ نماز پڑھو، رمضان کے مہینہ کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ دو، حکام و امراء کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔[۴]

جمعہ اور جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت اور قبولیت کی گھڑی کا بیان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین وہ دن جس میں سورج نکلا ہو وہ جمعہ کا دن ہے اسی روز حضرت

[۱،۳] أخرجہما مسلم وقد أخرج البخاری الأخیر بمعناہ۔

[۴] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی روز جنت میں داخل کیا، اسی روز انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے روز قائم ہوگی [1]

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اسی روز نفخہ (صور پھونکنا) ہوگا اور اسی روز صعقہ (صور پھونکنے کے بعد بے ہوش ہونا و مرنا) ہوگا۔ لہٰذا اس روز کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت اوس نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ فرمایا ان کی مراد یہ تھی کہ آپ کا جسدِ اطہر مٹی میں مل گیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے، بعض حضرات نے یہ الفاظ روایت کئے کہ زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے [2]

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے روز کوئی شخص ایسا نہیں کہ غسل کرے اور جتنا ہو سکے اتنی طہارت و پاکیزگی حاصل کرے اور اپنے تیل سے تیل لگائے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے پھر نماز کے لئے نکلے اور کسی دو آدمیوں کے درمیان بھی تفریق نہ کرے اور جتنی نماز پڑھ سکتا ہو پڑھ لے، پھر جب امام بولنا شروع کرے تو وہ خاموش رہے مگر یہ کہ اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے دوران کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں [3]

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔
[3] رواہ البخاری۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا اور پہلی گھڑی میں گیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک گائے قربان کی ہو اور جو تیسری گھڑی میں گیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے بڑے سینگ والا مینڈھا قربان کیا ہو اور جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے انڈا صدقہ کیا پھر جب امام آجاتا ہے تو فرشتے ذکرِ خداوندی سننے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں [1] (جمعہ کے لئے آنے والوں کا نام لکھنا بند کر دیتے ہیں)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اسے غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور مزید تین دن کے اور بھی، اور جس نے کنکر وغیرہ چھوئے اس نے لغو کام کیا [2]

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے غسل پر مجبور کیا (یعنی اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کر کے ان پر غسل واجب کیا)، اور خود غسل کیا اور صبح ہی صبح نکلا اور اول وقت میں گیا اور امام کے قریب ہوا اور لغویات نہ کی تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور نماز کا ثواب ملے گا۔ ایک روایت میں ہے اور پیدل چل کر گیا سوار نہ ہوا [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

[1] رواہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ مسلم۔
[3] رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث حسن۔

جمعہ میں ایک ایسی (مبارک) گھڑی ہے جسے کوئی ایسا مسلمان شخص نہیں پاتا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے، اللہ تعالٰی سے خیر کا سوال کرے مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اسے وہ عطا فرما دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس گھڑی کے نہایت مختصر ہونے کی جانب اشارہ فرمایا[1]

حضرت ابو بردۃ بن ابی موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد صاحب کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن کی گھڑی کے بارے میں بیان کرتے سنا ہے؟ فرمایا جی ہاں میں نے ان سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے[2]

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ کوئی چیز نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اسے وہ عطا فرما دیتے ہیں، عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ گھڑی کون سی ہے؟ فرمایا نماز کھڑی ہونے سے ختم ہونے تک[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ کو جمعہ کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ اس میں تمہارے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو جمع کیا گیا اسی میں صعقہ (بے ہوشی) ہو گی اور اسی روز اٹھایا جائے گا اسی روز بطشۃ (پکڑ) ہو گی اس کی آخری

---

[1] متفق علیہ، أخرجہ مسلم وأخرجہ البخاری بنحوہ۔ [2] رواہ مسلم۔
[3] أخرجہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔

تین گھڑیوں میں ایسی مبارک گھڑی بھی ہے کہ اس میں جو شخص جو مانگتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں ان میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اس میں مسلمان اللہ تعالٰی سے جو مانگتا ہے اللہ تعالٰی اسے وہ عطا کر دیتے ہیں[2]

فجر کی سُنّتوں اور دوسری سُنّتوں کا اجر وثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فجر کی دو سُنّتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے دن و رات میں بارہ رکعات (سنتوں) پر مداومت کی وہ جنت میں داخل ہوا، چار رکعات ظہر اور دو اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے[4]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے، جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات پر مداومت کی اللہ جل شانہ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیں گے[5]

---

[1] رواہ الإمام أحمد۔ [2] رواہ أبو داود والنسائی۔ [3] رواہ مسلم۔
[4] رواہ النسائی وابن ماجہ والترمذی وقال: غریب۔
[5] رواہ أبو داود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

چاشت کی فضیلت اور اس کی تاکید و وصیت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین دن (ایام بیض) کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں اور یہ کہ میں سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کروں [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ہر ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، ہر سُبْحَانَ اللّٰہ صدقہ ہے، ہر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صدقہ ہے، ہر لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہ صدقہ ہے، ہر اللّٰہ اَکْبَر صدقہ ہے، اچھی باتوں کا حکم دینا صدقہ ہے، بری باتوں سے روکنا صدقہ کا ثواب دلاتا ہے اور اس سب کی طرف سے چاشت کی وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھتا ہے [2]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی جنہیں میں تاحیات نہیں چھوڑوں گا، ہر مہینہ تین دن کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں [3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتوں کی محافظت کی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں [4]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے روزانہ بارہ رکعات فرضوں کے علاوہ نفل و سنت

[1] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ مسلم۔ [3] اخرجہ ابن ماجہ۔

پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک عظیم گھر بناتے ہیں [1]

چاشت کے کچھ اور فضائل

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کی نماز پڑھ لے اس دوران خیر کی بات ہی کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ کیوں نہ ہوں [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ جل شانہ جنت میں اس کے لئے سونے کا محل بنائیں گے [3]

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرمایا کرتے تھے اللہ جل شانہ نے فرمایا اے ابن آدم تو دن کی ابتداء میں چار رکعات پڑھنے سے عاجز مت بن میں دن کے آخر تک تیرے لئے کفایت کروں گا [4]

عصر سے قبل چار رکعات کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ رحم کرے اس شخص پر جو عصر سے قبل چار رکعات پڑھے [5]

اللہ جل شانہ کے لئے سجدہ کی فضیلت

حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

[1] رواہ مسلم۔ [2] اخرجہ ابوداود۔ [3] اخرجہ ابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث غریب۔
[4] رواہ ابوداود۔ [5] رواہ ابوداود والترمذی وقال، حدیث حسن غریب۔

آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے عرض کیا مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتلایئے جس کے ذریعہ اللہ جل شانہ مجھے جنت میں داخل فرمادیں، یا یہ فرمایا کہ میں نے یہ کہا کہ ایسا عمل بتلایئے جو اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو وہ خاموش ہو گئے، میں نے ان سے پھر پوچھا وہ پھر خاموش رہے، میں نے تیسری مرتبہ پھر پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کثرت سے نماز پڑھا کرو اس لئے کہ تم اللہ جل شانہ کے لئے جو سجدہ بھی کرو گے اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند کریں گے اور ایک گناہ معاف فرمادیں گے، معدان نے فرمایا پھر میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی مجھ سے وہی بات کہی جو حضرت ثوبان نے کہی تھی۔[1]

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کوئی ایسا مسلمان شخص نہیں کہ جو اللہ تعالٰے کے لئے سجدہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیں گے اور ایک گناہ معاف فرمادیں گے اور ایک درجہ بلند فرمادیں گے لہٰذا اللہ جل شانہ کے لئے کثرت سے سجدے کیا کرو۔[2]

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گذارا کرتا تھا میں آپ کی ضرورت اور وضوء کے لئے پانی لایا تو آپ نے ارشاد فرمایا مانگو، میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور، میں نے عرض کیا بس یہی خواہش

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔

ہے۔ فرمایا پھر کثرت سجود کے ذریعہ میری مدد کرو۔[1]

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا کام بتلا دیجئے جس پر میں ہمیشہ استقامت و ملاومت اختیار کروں، فرمایا تم سجدے کو لازم پکڑو اس لئے کہ تم اللہ جل شانہ کے لئے کوئی سجدہ نہیں کرو گے مگر یہ کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک گناہ معاف کر دیں گے۔[2]

تراویح کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایمان و یقین اور اجر و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا عبادت کی، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[3]

جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے، آپ نے ہمارے ساتھ ماہ رمضان کے شروع کے کسی حصہ میں تراویح نہیں پڑھی پھر جب سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے تراویح شروع کی اور اتنی طویل پڑھی کہ رات کا ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا، جب چھٹی رات آئی تو آپ نے تراویح نہیں پڑھی، پھر پانچویں رات کو آپ نے نماز تراویح

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ مسلم۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔

پڑھی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ چلا گیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اگر اس رات کے قیام کو ہمارے لئے نفل بنا دیتے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ اس سے وہ فارغ ہو جائے تو اس کے لئے رات بھر کا قیام (کھڑا ہونا) شمار کیا جاتا ہے، فرمایا جب چوتھی رات رہ گئی تو آپ نے ہمارے ساتھ نماز تراویح نہیں پڑھی، پھر جب تیسری رات رہ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں عورتوں اور سب لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ تراویح پڑھی اور اتنی طویل پڑھی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہونے لگا، راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا فلاح سے کیا مراد ہے فرمایا سحری، اس کے بعد باقی مہینے کے باقی دنوں میں آپ نے ہمارے ساتھ تراویح نہیں پڑھی [1]

گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں)، کھجور کے پتوں یا چٹائی سے ایک چھوٹا سا کمرہ بنایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لا کر نماز پڑھنے لگے، فرمایا کچھ لوگوں نے آپ کی اتباع کی اور آپ کی نماز کی اقتداء کرنے لگے، فرمایا پھر وہ ایک رات آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے، انہوں نے زور سے بولنا شروع کیا اور دروازے کو کھٹکھٹایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں باہر نکلے اور ان سے ارشاد فرمایا تمہارے اس اہتمام کو دیکھ کر مجھے یہ ڈر ہوا کہ اسے تم پر فرض نہ کر دیا جائے اور بالفرض اگر اسے تم پر فرض کر دیا جاتا

[1] رواہ أبو داود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث حسن صحیح۔

تو تم اس کا اہتمام نہ کر پاتے، لہٰذا تم نوافل گھروں میں پڑھ لیا کرو اس لئے کہ انسان کی گھر کی نماز سب سے بہتر ہوتی ہے، سوائے فرض نماز کے [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھ لے تو اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے اس لئے کہ اس (نفل) نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت ڈال دیں گے [2]

تہجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان تم میں سے ہر شخص کے سر کے بالوں میں اس کے سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر کہتا ہے ابھی بڑی طویل رات باقی ہے سو جاؤ، پھر اگر وہ جاگ جائے اللہ جل شانہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضوء کر لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز پڑھ لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور وہ چست چاق و چوبند اور خوش و خرم ہو جاتا ہے ورنہ سست مضمحل اور بھاری بھاری سا رہتا ہے [3]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ رحم فرمائیں اس شخص پر جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھے وضو کرے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے

[1] ھکذا رواہ مسلم ورواہ البخاری بنحوہ۔
[2] رواہ مسلم۔ [3] رواہ البخاری ومسلم۔

اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار دے[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اگر کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کر دیتا تھا، مجھے یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناؤں۔ میں نوجوان لڑکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے، میں نے کیا دیکھا کہ وہ ایسی اٹی پڑی ہے جیسے کنواں پٹا پڑا ہوتا ہے۔ اس کے دو سینگ تھے، وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا گیا، میں کہنے لگا میں اللہ جل شانہ کے ذریعہ دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں' فرمایا پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھ سے کہا ڈرو مت، میں نے یہ خواب حفصہ کو سنایا، حفصہ نے وہ خواب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عبداللہ بڑے اچھے آدمی ہیں کاش وہ رات کو نفل (تہجد) پڑھتے، چنانچہ اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے[2]

حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں نے تیزی سے آپ کا رُخ کیا اور یہ مشہور ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، چنانچہ میں بھی آپ کے دیدار کے لئے حاضر ہوا، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا' آپ صلی اللہ

---

[1] رواہ ابو داود و ابن ماجہ۔
[2] رواہ البخاری و مسلم ایضاً۔

علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو بات فرمائی وہ یہ تھی، لوگو اسلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ[1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل ترین مہینہ اللہ جل شانہ کا رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے[2]

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کی تو وہ بارہ[۱۲] سال عبادت کے برابر ہو گی[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس[۲۰] رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک عظیم گھر بنائیں گے[4]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے درج ذیل آیت :

لَاتَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ »	ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو خوف و طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔

---

[1] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح۔ [2] رواہ مسلم۔
[3] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث غریب۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

کے بارے میں فرمایا یعنی یہ لوگ مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھتے رہتے ہیں جاگتے رہتے ہیں، حضرت حسن فرمایا کرتے تھے اس آیت سے تہجد کی نماز مراد ہے۔[۱]

لمبی نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ فرمایا طویل اور لمبی نماز۔[۲]

حضرت عبداللہ بن حُبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا طویل قیام۔[۳]

بعض اہل علم فرماتے ہیں رات کو طویل قیام افضل ہے اور دن میں کثرت سجود اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز طویل ہوا کرتی تھی۔

رات کے آخری حصہ میں وتر کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے اخیر حصے میں جاگ نہ سکے گا تو اسے رات کی ابتداء میں وتر پڑھ لینا چاہیئے اور جسے یہ امید ہو کہ وہ شب کو بیدار ہو جائے گا تو اسے اخیر شب میں وتر پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ اخیر رات کی نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔[۴]

فرض نماز کے بعد ذکر کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ

---

[۱] رواہ ابوداؤد۔ [۲] رواہ مسلم۔ [۳] رواہ ابوداؤد۔ [۴] رواہ مسلم۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مال و دولت والے بڑے بڑے درجات اور ابدی و دائمی نعمتیں حاصل کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کیسے؟ عرض کیا وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم غلام آزاد نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں جس کے ذریعے تم ان لوگوں کو پالو جو تم سے سبقت لے گئے اور ان سے سبقت لے جاؤ جو تمہارے بعد ہیں اور تم سے افضل اور کوئی شخص نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو وہی کام کرے جو تم نے کیے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتلایئے، ارشاد فرمایا تم ہر فرض، نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، تینتیس ۳۳ مرتبہ اَللہُ اَکْبَر، تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔

راوی ابو صالح کہتے ہیں بعد میں فقراء مہاجرین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے وہ کلمات سن لئے جو ہم پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے بھی انہیں پڑھنا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ جل شانہ کا فضل و احسان ہے وہ اسے جسے چاہے عطا فرما دیتا ہے۔[۱]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکْبَر پڑھا کریں، فرمایا ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کوئی

---

[۱] اُخرجہ البخاری و مسلم۔

کہہ رہا ہے تمہیں تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکْبَر پڑھنے کا حکم دیا گیا اگر تم اس میں پچیس ۲۵ مرتبہ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ پڑھنے کو بھی شامل کر لیا کرو (تو کتنا اچھا ہو) میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے یہ خواب دیکھا ہے؟ ایسا کر لیا کرو یا اسی طرح کے ہی کوئی اور الفاظ فرمائے [۱]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اَللہُ اَکْبَر پڑھا تو یہ ننانوے ۹۹ ہو گئے اور سو کے عدد کو لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سے پورا کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں [۲]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جن پر جو مسلمان شخص عمل کرے گا ضرور جنت میں داخل ہوگا، وہ دونوں اگرچہ آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، ہر فرض نماز کے بعد دس ۱۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، دس ۱۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس ۱۰ مرتبہ اَللہُ اَکْبَر پڑھے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر پڑھتے دیکھا، فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زبان سے پڑھنے کے لحاظ سے (دن و رات میں) یہ ایک سو پچاس ۱۵۰

---

[۱] رواہ الإمام أحمد في المسند والنسائي في عمل اليوم والليلۃ۔ [۲] أخرجہ مسلم۔

بنتے ہیں لیکن میزان (ترازو) میں یہ ڈیڑھ ہزار ہیں، اور جب بستر پر جائے تو سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللہُ اَکْبَر پڑھے (تینتیس تینتیس اور چونتیس مرتبہ) یہ زبان سے پڑھنے کے اعتبار سے سو ہیں اور میزان میں ان کا ثواب ہزار کے برابر ہے، بتاؤ تم میں کون سا ایسا شخص ہے جو ایک دن میں ڈھائی ہزار گناہ کرے، صحابہ نے عرض کیا مسلمان اس کو کیوں نہیں پڑھے گا (یعنی ان کو پڑھنا آسان ہے ہر شخص ضرور پڑھے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہوتا یوں ہے کہ انسان جب اپنے مصلی پر ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے دیکھو فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو اور اسی میں وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور یہ تسبیحات نہیں پڑھ پاتا، اسی طرح جب انسان بستر پر ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے تھپکاتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جائے۔ [۱] اور یہ تسبیحات پڑھنا بھول جائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی طرح قعدہ میں بیٹھے بیٹھے بات کرنے سے قبل یہ پڑھے "لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ ھُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔" تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور اس روز دن بھر ہر برائی سے محفوظ رہتا ہے اور شیطان سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس روز کوئی گناہ اسے تباہ نہیں کر سکتا سوائے اللہ تعالٰی کے ساتھ شرک کرنے کے [۲]

---

[۱] رواہ أبو داود والنسائي والترمذي وقال، حديث حسن صحيح۔
[۲] رواہ النسائي والترمذي وقال، حديث حسن غريب صحيح۔

جاگتے وقت ذکر کی فضیلت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ پھر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، یا کوئی اور دعا مانگے تو اللہ جل شانہٗ اس کی دُعا قبول فرماتے ہیں، پھر اگر وہ وضوء کرے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے[1]

مختلف اوقات میں ذکر کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کو دن میں سو مرتبہ پڑھا اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اسے سو نیکیاں ملیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنے گا اور اس سے زیادہ افضل عمل کسی کا نہیں ہوگا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ مرتبہ اسے پڑھے اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دن میں سو مرتبہ پڑھے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں[2]

---

[1] رواہ البخاری۔ [2] رواہ البخاری ومسلم۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ پڑھے گا وہ ایسا ہوگا جیسے کسی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں کے چار غلام آزاد کئے[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے زبان کے لئے بہت ہلکے ترازو (میزان) میں بہت بھاری اور اللہ جل شانہٗ کو بہت محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح وشام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو مرتبہ پڑھے گا وہ قیامت کے روز سب سے افضل عمل لے کر آئے گا سوائے اس کے جو یہی کلمات اتنی مقدار میں یا اس سے زیادہ پڑھے[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہوں یہ مجھے اس سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا[4]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ ہر روز ہزار نیکیاں کمائے، آپ کے ساتھ بیٹھنے والے حضرات میں سے ایک صاحب

[1-3] رواہ البخاری ومسلم۔ [4] اخرجہ مسلم۔

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہم میں سے کوئی شخص ہزار نیکیاں کس طرح کمائے گا؟ فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ پڑھے اس پر اسے ہزار نیکیاں ملیں گی اور اس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ. تم ان میں سے جس کلمہ سے شروع کرو کر سکتے ہو۔[2]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ ایک روایت میں ہے کہ پوچھا گیا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ فرمایا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے پسند فرمایا سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ۔[3]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے افضل ترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور افضل ترین دعاء اَلْحَمْدُ لِلہِ ہے۔[4]

ذکر کی فضیلت سے متعلق چند احادیث

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اخرجہ مسلم۔ [2، 3] رواہ مسلم۔ [4] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔

کے صحابہ میں سے چند حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول مالدار سارا ثواب کما گئے وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور فاضل مال صدقہ کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز نہیں رکھی، ہر سُبْحَانَ اللہ پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے، ہر اَللہُ اَکْبَرُ پر صدقہ کا اجر ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلہِ صدقہ ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ صدقہ کا ثواب دلاتا ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے، بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تم میں سے ہر شخص کی شرمگاہ میں بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ایک شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے اور اسے اس پر بھی ثواب ملے گا؟ فرمایا بتلاؤ اگر اس شہوت کو حرام جگہ سے پورا کرتا اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ اسی طرح جب وہ حلال جگہ سے شہوت پوری کرے گا تو اسے ثواب ملے گا۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسانوں میں سے ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ ہیں، لہٰذا جو شخص اللہ جل شانہ کی بڑائی بیان کرے (اَللہُ اَکْبَر پڑھے) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، سُبْحَانَ اللہِ، اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھے اور لوگوں کے راستہ سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائے، اچھی بات کا حکم دے یا بری بات سے روکے (ان چیزوں سے) تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑوں کی تعداد کے برابر کر دے تو وہ اس روز اس طرح چلے پھرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو

[1] اخرجہ مسلم۔

دوزخ سے دور کر لیا ہوگا[1]

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عمل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ وہ کسی گناہ کو چھوڑتا ہے۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ بندے کی اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ وہ کوئی لقمہ کھائے یا پانی کا گھونٹ پیے تو اس پر اللہ جل شانہ کی حمد وثناء بیان کرے۔[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ جب کسی بندے پر انعام فرمائیں اور وہ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو جو اس نے دیا وہ اس سے افضل ہوتا ہے جو لیا۔[4] (یعنی اس نعمت پر جو حمد وثناء بیان کی وہ اس نعمت سے افضل ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت سے افضل عطا فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے وہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ کیا بو رہے ہو؟ میں نے کہا پودا لگا رہا ہوں، ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسا پودا نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" تمہارے لئے ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔[5]

[1] أخرجہ مسلم۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔ [3] رواہ مسلم۔ [4][5] رواہ ابن ماجہ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہا کرو اس لئے کہ ان کی وجہ سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔[1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ جل شانہ کے جلال سے جو پاتے ہو وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ یہ کلمات عرش کے ارد گرد طلبِ عطف ومہربانی کریں گے، ان کی گنگناہٹ ایسی ہوگی جیسی شہد کی مکھیوں کی ہوتی ہے وہ اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہوں گے، کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند نہیں کہ اس کے پروردگار کے پاس اس کا ذکر کرنے والا یا ہمیشہ ذکرِ خیر کرنے والا موجود ہو۔[2]

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اسلام کے احکامات میرے لئے بہت زیادہ ہیں اس لئے آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں مضبوطی سے لازم پکڑ لوں، ارشاد فرمایا تمہاری زبان اللہ جل شانہ کے ذکرِ خیر سے ہر وقت تر رہنا چاہیئے۔[3]

حضرت ابوہریرۃ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ شہادت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکرِ خیر کرے مگر یہ کہ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں رحمتِ خداوندی ڈھانپ لیتی ہے، اطمینان وسکون ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ ان لوگوں

[1][2] رواہ ابن ماجہ۔ [3] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔

کے سامنے ان کا ذکرِ خیر کرتے ہیں جو ان کے دربار میں موجود ہیں لے

زیادہ اجر دلانے والے ذکر کی فضیلت

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے وقت یا نماز پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے گذرے وہ اپنی نماز کی جگہ پر موجود تھیں پھر وہ چاشت کے بعد واپس تشریف لائے تو انہیں اسی طرح اس جگہ بیٹھے دیکھ کر اشارہ فرمایا کیا تم اس وقت سے اس جگہ موجود ہو جب سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے تین مرتبہ چار کلمات کہے ہیں اگر ان کا ان کلمات کے مقابلہ پر وزن کیا جائے جو تم نے اب تک کہے ہیں تو وہ چار کلمات تمہارے تمام کلمات پر بھاری ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، عَدَدَ خَلْقِہٖ، وَرِضٰی نَفْسِہٖ، وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (میں اللہ جل شانہ کی پاکی اور تعریف بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کی بمقدار اور اتنی جو اس کو راضی و خوش کر دے اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر)، ایک روایت میں یہ کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ ٢ے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک محترمہ کے یہاں گئے، ان کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا سنگریزے

لے رواہ مسلم۔ ٢ے أخرجہ مسلم۔

پڑے تھے وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان اور اس سے افضل عمل نہ بتلاؤں؟ فرمایا

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَابَیْنَ ذٰلِکَ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ،

میں اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس مخلوق کی تعداد کے برابر جسے اللہ جل شانہ نے آسمان میں پیدا کیا اور میں اللہ تعالےٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس مخلوق کی بمقدار جسے زمین میں پیدا کیا اور میں پاکی بیان کرتا ہوں اس مخلوق کی بمقدار جو آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور میں پاکی بیان کرتا ہوں اس مخلوق کی بمقدار جو وہ آئندہ پیدا کرنے والا ہے۔

اسی طرح مندرجہ بالا کلمات اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ بھی پڑھے جائیں گے لے

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میرے سامنے کھجور کی چار ہزار گٹھلیاں پڑی تھیں، میں ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ان پر تسبیح پڑھی ہے؟ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جو اس تسبیح سے زیادہ اجر دلاتا ہے جو تم نے پڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتلایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ٢ے

لے رواہ أبو داود والترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔
٢ے رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔

حضرت ابوامامۃ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے وہ اس وقت ہونٹ ہلا کر کچھ پڑھ رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوامامۃ کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اپنے پروردگار کا ذکر کر رہا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں پوری رات یا پورے دن ذکر کرنے والے سے زیادہ ثواب والا یا افضل ذکر نہ بتلاؤں اور وہ یہ کہ تم یہ کہو:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ»	میں پاک بیان کرتا ہوں مخلوقات کی تعداد کے برابر، اور پاک بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کے برابر، اور میں پاک بیان کرتا ہوں اس مخلوق کی تعداد کے برابر جو آسمان وزمین میں ہے اور میں پاک بیان کرتا ہوں اس سب کے برابر جو آسمان وزمین میں ہے اور میں پاک بیان کرتا ہوں اس کی مقدار کے برابر جو اس کی کتاب نے شمار کیا ہے اور میں پاک بیان کرتا ہوں ہر چیز کی تعداد کے برابر، اور میں پاک بیان کرتا ہوں ہر چیز کے برابر۔

اس طرح کے کلمات اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ کے ساتھ بھی کہو[1]

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

[1] رواہ الإمام أحمد في مسندہ والنسائي في عمل اليوم والليلة۔

ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ»	اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک اکیلا منفرد و یکتا بے نیاز ہے نہ اس نے بیوی بنائی ہے اور نہ بچہ اور نہ کوئی اس کا ہم پلہ ہے۔

دس مرتبہ پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں[1]

بازار میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بازار میں جا کر:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس ایک اکیلے خدا کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لئے ہے، تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے کبھی اس پر موت نہیں طاری ہوگی، ساری بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پڑھے گا اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ

[1] رواہ الترمذي وقال: حديث غريب۔

معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں[1]

مجلس سے اُٹھنے پر ذکر الٰہی کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے غلطیاں زیادہ ہوئی ہوں اور وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ»	اے اللہ آپ پاک ہیں، میں آپ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

مگر یہ کہ اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو اس سے اس مجلس میں ہوئے ہوں[2]

استغفار کی فضیلت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا سید الاستغفار (استغفار کا سردار) یہ ہے تم یوں کہو:

[1] هکذا رواه الترمذی وقال: حديث غريب ورواه ابن ماجه بنحوه۔

[2] رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح غريب۔

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ»	اے میرے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور میں آپ کے عہد اور وعدہ پر حسب استطاعت قائم ہوں، میں آپ کے ذریعہ ان حرکتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کی ہیں، میں آپ کی ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، آپ میری مغفرت فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

اگر یہ کلمات شام کو پڑھے اور اسی رات انتقال ہو جائے تو جنت میں داخل ہو گا، اور اگر یہ کلمات صبح ہونے کے بعد پڑھے اور اس روز اس کا انتقال ہو جائے تو جنت میں داخل ہو گا[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی مجلس میں وہاں سے اٹھ جانے سے قبل آپ سے سو مرتبہ یہ استغفار سنا کرتے تھے:

«رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ	اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما دیجئے میری توبہ قبول کر لیجئے، بے شک

[1] أخرجه البخاری بمعناه۔

أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ[1]	آپ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے اور مغفرت فرمانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے صحیفہ میں بہت زیادہ استغفار پایا جائے[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے ہر غم میں آسانی اور تنگی کے موقعہ پر فراخی پیدا کر دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچائیں گے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا[3]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا جس نے استغفار کیا خواہ دن میں ستر مرتبہ اس گناہ کو کیوں نہ کرے[4]

حضرت اغر المزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے دل پر میل آجاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں[5]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ فرمایا کرتے تھے جس شخص نے:

---

[1] أخرجہ أبوداود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

[2] رواہ ابن ماجہ فی سننہ والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

[3] رواہ أبوداود وابن ماجہ۔

[4] رواہ أبوداود والترمذی وقال، غریب۔ [5] رواہ مسلم۔

«أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ»	میں اس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ و رجوع کرتا ہوں۔

کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو[1]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جو کوئی گناہ کرے پھر اچھی طرح سے وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ جل شانہ سے مغفرت طلب کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں، پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

«وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ»	اور وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی بُری بات ہو جائے یا اپنے اوپر ظلم کریں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر آتے وقت تین مرتبہ یوں پڑھے:

«أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ» اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں، خواہ درخت کے پتوں کے برابر کیوں نہ ہوں، خواہ عالج (پہاڑ یا جنگل کا نام ہے) کی ریت کے برابر کیوں نہ ہو، خواہ دنیا کے

---

[1] رواہ أبوداود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔

دنوں کے برابر کیوں نہ ہوں [1]

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللّٰہ کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ بن قیس کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا ضرور اے اللہ کے رسول، فرمایا تم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کہا کرو [2]

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی جانب تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا ضرور کیجئے، فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کہا کرو [3]

حضرت حازم بن حرملہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے حازم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللّٰہ کثرت سے پڑھا کرو اس لئے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے [4]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواہ الترمذی وقال حدیث غریب۔ [2] أخرجہ البخاری ومسلم۔

[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے [1]

حضرت ابو طلحۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے چہرے سے بشاشت ظاہر تھی، ہم نے عرض کیا ہم آپ کے چہرے کو روشن دیکھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا اے محمد آپ کے پروردگار فرما رہے ہیں کیا آپ کو اس سے خوشی نہ ہو گی کہ آپ پر کوئی درود نہیں بھیجے گا مگر یہ کہ میں اس پر دس رحمتیں نازل کردوں گا اور کوئی شخص آپ پر سلام نہیں بھیجے گا مگر یہ کہ میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالےٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیں گے، اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے [3]

مرتے وقت کلمہ پڑھنا

حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مُردوں کو لَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہ کی تلقین کیا کرو [4]

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مرنے والوں کو:

---

[1] رواہ مسلم۔ [2،3] رواہما النسائی۔ [4] رواہ مسلم۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ جل شانہ کے جو بڑے بردبار اور کریم ہیں پاک ہیں اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کے پروردگار ہیں، تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہیں تمام عالم کے۔

کی تلقین کیا کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول زندوں کو اس کی تلقین کرنا کیسا ہے؟ فرمایا عمدہ ہے بہت ہی اچھا ہے۔[1]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

جنازہ وغیرہ کا بیان

میّت کو غسل و کفن دینے کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مرنے والے کو غسل دیا، کفن دیا، اس کے خوشبو لگائی، اس کو اٹھایا اور اس پر نماز پڑھی اور اس میں جو عیب وغیرہ نظر آئے اس کا افشاء نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو گیا جیسے کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔[3]

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ ابوداؤد۔

[3] رواہ ابن ماجہ۔

مُردہ پر نماز جنازہ پڑھنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک شریک رہے اسے دو قیراط اجر ملتا ہے، پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔[1]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی جنازے پر نماز پڑھی اسے ایک قیراط ملے گا پھر اگر اس کے دفن میں بھی شریک رہا تو اسے دو قیراط ملیں گے ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔[2]

میّت کے لئے دُعائے مغفرت اور اس کی تعریف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی میت ایسی نہیں کہ جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد میں ہو نماز پڑھے سب اس کے لئے سفارش کریں مگر یہ کہ ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کا انتقال ہو اس کے جنازے میں چالیس ایسے افراد شریک ہوں جو اللہ تعالیٰ کے

[1] اخرجاہ فی الصحیحین۔ [2،3] رواہما مسلم۔

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرماتے ہیں[۱]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر سو آدمی نماز پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔[۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اس کی تعریف کی گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، ایک اور جنازہ گذرا تو اس کو بُرا کہا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ایک جنازہ آپ کے پاس سے گذرا اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی، پھر ایک اور جنازہ گذرا اس کی بُرائی کی گئی تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جس کی تعریف کرو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور تم جس کی بُرائی کرو اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی، تم روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو، تم روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو[۳]

حضرت مالک بن ہُبیرۃ شامی رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں انہوں نے فرمایا جب جنازہ لایا جاتا تو ان کے ساتھ آنے والوں کی تین صفیں بنا کر اس پر نماز جنازہ پڑھتے اور فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی تین

---

[۱] رواہ مسلم۔ [۲] رواہ ابن ماجہ۔ [۳] اُخرجاہ فی الصحیحین و ھذا لفظ مسلم۔

صفیں کسی میت پر نماز جنازہ نہیں پڑھتیں مگر یہ کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے[۱]

جس کے بچے مر جائیں اس کا اجر و ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جس کے تین ایسے بچے مر جائیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرماتے ہیں[۲]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمارے لئے ایک مخصوص دن مقرر فرما دیجئے اس لئے کہ مرد ہم پر غالب آجاتے ہیں (ہم سوال نہیں کر پاتے) آپ نے ان سے جو فرمایا اس میں سے یہ بھی تھا کہ تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے پہلے سے آگے بھیج دے مگر یہ کہ وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جاتے ہیں، اس عورت نے عرض کیا اور دو بچے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو بھی[۳]

حضرت عُتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں مگر یہ کہ وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اسے ملیں گے جہاں سے وہ چاہے داخل ہو جائے[۴]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] رواہ ابوداود و ابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث حسن۔ [۲] اُخرجہ البخاری و مسلم۔
[۳] اُخرجاہ فی الصحیحین و بمعناہ۔ [۴] رواہ ابن ماجہ۔

ارشاد فرمایا جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے ایک مضبوط ترین قلعہ ہوں گے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دو بچے وفات پاگئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور دو بھی، قرّاء کے سردار حضرت ابی بن کعب ابو المنذر نے فرمایا میرا ایک بچہ وفات پاچکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ایک بھی[1]

ناتمام بچہ کے اسقاط پر اجر و ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ناتمام بچہ بھی اپنے پروردگار سے جھگڑے گا اگر اس کے والدین کو دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا گیا ہوگا، چنانچہ اس سے کہا جائے گا اے وہ ناتمام بچے جو اپنے پروردگار سے جھگڑ رہا ہے تو اپنے والدین کو جنت میں داخل کر دے وہ ان دونوں کو اپنی نال کے ذریعہ کھینچ کر جنت میں داخل کر دے گا[2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے ناتمام بچہ اپنی نال کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت میں گھسیٹ کر لے جائے گا اگر اس نے اس کے مرنے پر اجر و ثواب کی امید رکھی ہو[3]

مصیبت پر إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

[1] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: غریب۔
[2][3] رواہما ابن ماجہ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کوئی ایسا شخص نہیں کہ جسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اس پر

« إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا »	بے شک ہم سب اللہ جل شانہ کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اے اللہ مجھے میری اس مصیبت پر اجر عطا فرما دیجئے اور مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرما دیجئے۔

پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اسے اس مصیبت پر اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بہتر عطا فرما دیتے ہیں، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں جب (میرے شوہر) ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق یہ کلمات پڑھے اور اللہ جل شانہ نے مجھے ان سے بہتر شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے[1]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے ابن آدم اگر تو مصیبت کے پہلے لمحہ صبر کرتا اور اجر کی نیت رکھتا تو میں سوائے جنت کے تیرے لئے کسی اور چیز پر راضی نہ ہوتا[2]

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ بعد میں اس مصیبت کو یاد کرکے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے تو خواہ کتنا ہی زمانہ کیوں نہ گذر گیا ہو تب بھی اللہ تعالٰی اس کو اس پر وہی اجر عطا فرماتے ہیں

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔

جو اسے اس روز ملا تھا جس روز یہ مصیبت اسے پہنچی تھی [۱]

مصیبت زدہ سے تعزیت کی فضیلت

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے مصیبت پر تعزیت کرے مگر یہ کہ اللہ جل شانہ قیامت کے روز اسے کرامت کی پوشاکوں میں سے پہنائیں گے [۲]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے بھی ویسا ہی اجر ملے گا جیسا اس مصیبت زدہ کو ملتا ہے [۳]

مریض کی عیادت کا ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس عیادت کے لئے آیا تو وہ جب تک بیٹھ نہ جائے جنت کے میووں میں چلتا ہے، پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح عیادت کی ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر شام کو عیادت کی ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں [۴]

---

[۱] رواہ ابن ماجہ ۔ [۲] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال، غریب ۔

[۴] رواہ أبوداود وابن ماجہ ورواہ الترمذی بنحوہ ولم یذکر أولہ وزاد وکان لہ خریف فی الجنۃ، وقال، حدیث حسن غریب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی بیمار کی عیادت کی آسمان سے ایک فرشتہ اسے آواز دیتا ہے تم اچھے و مبارک ہوئے اور تمہارا چل کر آنا مبارک ہو اور تم نے جنت کے ایک محل میں سکونت اختیار کی [۱]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میووں میں رہتا ہے [۲]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی بیمار کی عیادت کی وہ رحمت میں گھستا رہتا ہے جب تک بیٹھ نہ جائے اور جب بیٹھ جاتا ہے تو اس میں پورا ڈوب جاتا ہے [۳]

مریض کی دُعاء کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جب کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے [۴]

بیماریوں پر ملنے والا اجر و ثواب

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے، اس کا ہر امر (معاملہ) خیر ہی خیر

---

[۱] رواہ الترمذی وابن ماجہ ۔ [۲] رواہ مسلم بنحوہ ۔

[۳] رواہ الامام أحمد فی مسندہ ۔ [۴] رواہ ابن ماجہ ۔

ہے، اگر اسے کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے لئے اچھی بات ہوتی ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے اچھا ہوتا ہے، مومن کے علاوہ کسی اور کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی ہے[1]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سب سے زیادہ ابتلاءات و تکالیف کس پر آتی ہیں؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر، پھر صالحین پر، پھر ان پر جو ان سے زیادہ مشابہ اور ان سے زیادہ قریب ہوں، انسان پر ابتلاء ان کے دین کے مطابق آتا ہے، اگر اس کے دین میں پختگی ہے تو ابتلاءات و پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں اور اگر اس کے دین میں رقت (کمی) ہے تو اس کی ابتلاءات کم ہو جاتی ہیں اور انسان پر تکالیف و امتحانات آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ روئے زمین پر اس طرح پاک صاف ہو کر چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا[2] (ان تکالیف و ابتلاءات کی وجہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں)[3]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کو کوئی تکلیف پریشانی، حزن و ملال، فکر یا غم نہیں پہنچا حتی کہ وہ کانٹا بھی جو اسے لگ جائے مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں[4]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن مرد یا مؤمن عورت کو اس کے جسم اور مال و اولاد کے سلسلہ میں

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ الترمذی بنحوہ وقال: حدیث حسن صحیح۔

[3] أخرجاہ فی الصحیحین بمعناہ۔ [4] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

ابتلاء پہنچتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ جل شانہ سے اس حالت میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا[1] (ان تکالیف و بیماریوں اور پریشانیوں کی وجہ سے اللہ تعالی سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں)۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے وہ کپکپا رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام السائب یا اے ام المسیب کیا بات ہے کپکپا کیوں رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بخار ہے اللہ تعالے اس میں برکت نہ دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بخار کو برا مت کہو اس لئے کہ یہ ابن آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا یا اس سے بڑی تکلیف پہنچے مگر یہ کہ اللہ تعالے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں[3]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا مبارک ہو اس لئے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں یہ میری آگ ہے جسے دنیا میں میں اپنے مؤمن بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ یہ قیامت کے روز اس کی آگ کے حصہ کا بدلہ ہو جائے[4]

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

[2،3] رواہما مسلم۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ نے فرمایا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھاؤ، فرمایا یہ کالی عورت، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے دورہ پڑتا ہے اور جسم کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اگر چاہو تو صبر کرو اس پر تمہیں جنت ملے گی اور چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ جل شانہ سے دعا کر دوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء فرمائیں؟ انہوں نے عرض کیا میں صبر کروں گی اور عرض کیا کہ میرا جسم کھل جاتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے میرا جسم نہ کھلا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔[1]

بصارت سے محروم ہونے پر اجر کی نیت سے صبر کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل جب اپنے کسی بندے کو آنکھ جیسی پیاری نعمت کے سلسلہ میں ابتلاء میں ڈالیں اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ان آنکھوں کے بدلے اسے جنت عطا فرماتے ہیں[2]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آنکھ میں تکلیف ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا اے زید بتلاؤ اگر تمہاری دونوں آنکھوں میں یہ تکلیف مستقل رہتی اور ٹھیک نہ ہوتی تو پھر؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں صبر کرتا اور اجر و ثواب

---

[1] أخرجاه فی الصحیحین۔ [2] رواہ البخاری۔

کی امید رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر تو تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملتے کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ بچا ہوتا[1]

مریض کے لئے کن اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دو مرتبہ سے زائد بار سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے جو شخص کوئی نیک کام کرتا ہو لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے اسے نہ کر سکے تو اس کے لئے ان تمام اعمال صالح کا اجر لکھ دیا جاتا ہے جو وہ تندرستی اور اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا[2]

روزہ کا بیان

روزہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے ہر عمل کا اجر بڑھتا ہے، ایک نیکی کا اجر دس گنہ سے سات سو گنہ تک بڑھ جاتا ہے، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں (خصوصی طور سے) اس کا بدلہ دوں گا (یا اس کے بدلہ میں میں خود اپنے آپ کو دے دوں گا) وہ روزہ دار اپنی شہوت اور کھانے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل شانہ کے یہاں مشک سے زیادہ بہتر ہے۔

---

[1] أخرجہ الإمام أحمد و أبو داود۔ [2] أخرجہ البخاری بمعناہ۔

ایک روایت میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو وہ اس دن نہ گندی و بے ہودہ بات کرے نہ شور و شغب مچائے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے چاہیئے کہ یہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں [1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی) کہا جاتا ہے، قیامت کے روز اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اس سے داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں چنانچہ وہ اس سے داخل ہو جائیں گے، پھر جب ان کا آخری آدمی داخل ہو جائے گا تو اسے بند کر دیا جائے گا اس سے اور کوئی داخل نہ ہوگا [2]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دے دیں جو میں یاد رکھوں، فرمایا تم روزہ کو لازم پکڑنا اس لئے کہ اس کے مثل کوئی چیز نہیں [3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں (کسی بھی چیز کے) دو جوڑے خرچ کئے اسے جنّت کے دروازوں سے بلایا جائے گا اے اللہ کے بندے یہ بہت اچھا کام ہے، لہٰذا جو نماز والا ہوگا اسے باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا اور جو جہاد والا ہوگا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو روزہ والا ہوگا اسے باب الریان (سیرابی کے دروازہ) سے بلایا جائے گا، اور جو شخص صدقہ

---

[1] أخرجہ البخاري ومسلم وھذا لفظ مسلم والبخاري نحوہ۔
[2] أخرجاہ أیضاً واللفظ لمسلم۔ [3] رواہ النسائی۔

والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا حضرت ابوبکر نے فرمایا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں سے کسی ایک سے بلا لیا جائے اسے کسی اور دروازے سے بلانے کی ضرورت تو نہ ہوگی لیکن یہ بتلائیے کہ کیا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہو گے [1]

ماہِ رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے [2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کے بیڑیاں ڈال دی جاتی ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب متوجہ ہو جاؤ اور اے شر کے طالب رُک جا، اور اللہ تعالےٰ کے آزاد کردہ بہت سے بندے ہوتے ہیں اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے [3]

---

[1] أخرجاہ فی الصحیحین۔
[2] أخرجاہ فی الصحیحین وقال مسلم، فتحت أبواب الجنۃ۔
[3] رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آرہا ہے مبارک ماہ ہے، اللہ جل شانہ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے، اللہ جل شانہ نے اس میں ایک ایسی رات رکھی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بڑی بھلائی سے محروم رہا [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مہینہ تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار رات سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام خیر و بھلائی سے محروم رہا اور اس کی خیر سے ہر محروم شخص ہی محروم رہتا ہے [3]

سحری، اس کا دیر سے کھانا، افطار اور اس میں جلدی کرنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہوتی ہے [4]

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] أخرجاہ فی الصحیحین۔ [2] رواہ النسائی فی سننہ۔
[3] رواہ ابن ماجہ۔ [4] رواہ البخاری ومسلم۔

وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزہ کے درمیان سحری کا کھانا حدِ فاصل ہے [1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں [2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو جلدی افطاری کرتے ہیں [3]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا یہ برکت ہے اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے لہٰذا اس کو چھوڑنا مت [4]

حضرت ابوعطیہ نے فرمایا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ام المومنین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو صاحبان ہیں جن میں سے ایک افطار جلدی کرتے ہیں اور نماز اوّل وقت میں جلدی پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار تاخیر سے کرتے ہیں اور نماز مؤخر کر کے پڑھتے ہیں، حضرت عائشہ نے پوچھا ان میں سے جلدی افطار کون کرتا تھا؟ اور اوّل وقت میں نماز کون پڑھتا تھا؟ ابوعطیہ نے کہا ہم نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ البخاری ومسلم۔
[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔ [4] رواہ النسائی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین اسلام، غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں اس لئے کہ یہودی اور عیسائی تاخیر کیا کرتے ہیں۔[2]

افضل ترین روزہ صوم داؤدی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں ساری زندگی دن میں روزہ رکھوں گا، رات کو نفلیں پڑھوں گا، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے یہ بات کہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو اس لئے روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو، اور سویا بھی کرو نفلیں بھی پڑھو اور ہر مہینہ تین دن کے روزے رکھو، اس لئے کہ ایک نیکی پر دس گنہ اجر ملتا ہے یہی ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطار کرو، یہ صوم داؤدی ہے اور یہ افضل ترین روزہ ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر اور کچھ نہیں، اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے البتہ مسلم میں بجائے افضل ترین روزہ کے اعلیٰ ترین روزہ ہے کے الفاظ ہیں، مسلم کی ایک روایت میں ہے اللہ جل شانہ کے یہاں افضل ترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ ابوداود۔

کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ صوم داؤدی پسند ہے، وہ آدھے سال روزہ رکھا کرتے تھے، اور اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب نماز نماز داؤدی ہے وہ رات کے ایک حصہ میں سو جاتے پھر اٹھتے عبادت کرتے پھر اخیر میں سو جاتے ایک حصہ ریا آدھی شب، گذرنے کے بعد وہ ایک تہائی حصہ میں عبادت کرتے تھے۔[1]

عاشورہ، عرفہ وغیرہ کے روزے کی فضیلت

حضرت ابوقتادہ —— رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا (ایسے شخص نے) نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا، یا نہ اس کا روزہ ہوا نہ افطار فرمایا پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا پھر آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت عطا فرماتے، اور ایک دن روزہ ایک دن افطار کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا، اسی روز مبعوث کیا گیا یا اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواہ مسلم۔

ارشاد فرمایا ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے، فرمایا عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ پچھلے اور آئندہ سال کے گناہ معاف کراتا ہے، فرمایا آپ سے عاشورہ (دس محرم) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے دن کا روزہ رکھا ہو جو اور دنوں سے زیادہ افضل ہو سوائے اس عاشورہ کے اور یا کسی مہینہ کا روزہ رکھا ہو سوائے اس محرم کے ماہ کے[2]

حضرت قتادۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا اس کے ایک پچھلے سال کے اور ایک اگلے سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں[3]

ماہِ محرم کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے[4]

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] اخرجاہ فی الصحیحین۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔
[4] رواہ مسلم۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے دریافت کیا آپ مجھے ماہِ رمضان کے علاوہ کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کسی کو دریافت کرتے نہیں سنا سوائے ایک صاحب کے کہ انہیں یہ سوال کرتے سنا میں وہیں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ماہِ رمضان کے بعد کس مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم رمضان کے بعد کسی اور مہینے کے روزہ رکھنا چاہتے ہو تو ماہِ محرم کے روزے رکھو، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص مہینہ ہے جس میں اللہ جل شانہ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ بھی ایک قوم کی اس ماہ میں توبہ قبول فرمائیں گے[1]

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ روزے ماہِ شوال کے رکھے تو یہ ایسا ہے گویا ساری زندگی روزے رکھے[2]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے یہ سارا سال روزہ دار کی طرح ہوگا اس لئے کہ ایک نیکی پر دس گنا اجر ملتا ہے[3] چھ روزے دو ماہ کے روزے کے برابر اور ایک ماہ کے روزے دس ماہ کے برابر ہوں گے۔

---

[1] رواہ الترمذی وقال، حدیث حسن غریب۔ [2] رواہ مسلم۔
[3] رواہ ابن ماجہ۔

اللہ جل شانہ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ جل شانہ اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے ستر برس مسافت کی مقدار دور فرما دیں گے [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ جل شانہ جہنم کو اس سے سو سال کے فاصلہ پر کر دیں گے [2]

پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں [3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے لئے منتظر رہتے تھے [4]

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن روزہ رکھتے تھے پیر جمعرات اور اگلے ہفتہ کی پیر [5]

---

[1] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ النسائی۔ [3] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔
[4] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب ورواہ النسائی وابن ماجہ۔
[5] رواہ ابوداود والنسائی۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ روزہ رکھنا شروع کرتے ہیں تو اتنے رکھتے ہیں کہ خیال ہوتا ہے کہ آپ کبھی افطار ہی نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے ہیں (روزہ نہیں رکھتے) تو پھر آپ بالکل ہی روزہ نہیں رکھتے الا یہ کہ دو دن آپ کے روزوں میں آجائیں تو آپ ان کا روزہ رکھ لیتے ہیں، فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات، فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں [1]

مہینے میں تین دن کے روزہ کی فضیلت اور اس کی وصیت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مہینے تین دن کے روزے سارے سال کے روزے رکھنے کی طرح ہے [2] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جزء اوّل میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کی وصیت کے بارے میں گذر چکی ہے اور حضرت ابوالدرداء کی حدیث بھی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا مجھے میرے محبوب نے تین باتوں کا حکم دیا ہے جنہیں میں کبھی نہ چھوڑوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی نمازِ چاشت کی اور سونے سے قبل وتر پڑھنے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنے کی [3]

---

[1] رواہ ابوداود والنسائی وھذا لفظہ۔ [2] اخرجاہ فی الصحیحین۔
[3] رواہ النسائی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھے تو اس کے مہینے کے روزے پورے ہوگئے یا اسے پورے ماہ روزے رکھنے کا ثواب ملے گا[1]

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے، ہر مہینے کے تین روزے بڑے اچھے روزے ہیں[2]

حضرت قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینے کے تین روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنا اور اس کے افطار کی طرح ہے[3] یعنی تین روزوں پر تیس روزوں کا ثواب ملا گویا پورا ماہ روزہ دار رہا اور حقیقت اس نے تین روزے رکھے تو ستائیس دن کھاتا پیتا بھی رہا۔

ایام بیض کے روزوں کی فضیلت

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ساری زندگی روزے رکھنے کی طرح ہے اور یہ تین ایام بیض کے دن ہیں تیرہ، چودہ اور پندرہ[4]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا خرگوش لائے اور آپ کے سامنے رکھ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کھانے سے رک گئے آپ نے خود نوش نہیں فرمایا لوگوں

---

[1] رواہ النسائی وابن ماجہ بنحوہ وکذلک الترمذی وقال: حدیث حسن۔
[2] رواہ النسائی۔ [3] رواہ سعید بن منصور فی سننہ۔
[4] رواہ النسائی۔

کو اس کے کھانے کا حکم دیا، وہ اعرابی بھی رک گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں کھانے سے کیا بات روک رہی ہے، انہوں نے کہا میں ہر مہینے تین دن روزے رکھتا ہوں، فرمایا اگر تم روزہ رکھنا چاہتے ہو تو روشن دنوں میں روزے رکھا کرو[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم مہینے کے تین ایام بیض تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھا کریں[2]

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ اور نسائی کے ایک نسخہ میں قدامۃ بن ملحان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے[3]

ذوالحجہ کے عشرۂ اولیٰ کے روزوں اور ان میں عبادت کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان دنوں یعنی ذی الحجہ کے شروع کے دس دنوں سے زیادہ اور کسی دنوں میں اللہ جل شانہ کو کوئی عمل صالح پسند نہیں، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد سوائے اس شخص کے جو اپنے نفس اور مال دونوں کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے اور دونوں میں سے کسی کے ساتھ واپس نہ لوٹے[4] (یعنی شہید ہو جائے)۔

---

[1] رواہ النسائی۔ [2] رواہ الترمذی والنسائی وھذا لفظ حدیثہ، وقال الترمذی: حدیث حسن۔
[3] رواہ ابوداود والنسائی۔ [4] اخرجہ البخاری۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کو ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ اور کسی دنوں میں عبادت محبوب نہیں، اور ان میں سے ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے[۱]

شعبان میں روزے کی فضیلت

حضرت اُسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں اس طرح کثرت سے روزے رکھتے ہوں جیسے رمضان میں رکھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جس میں لوگ غافل رہتے ہیں، رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال اللہ جل شانہ کے پاس لیجائے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں لیجائے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں[۲]

روزہ میں غیر ضروری بات چیت بند کرنا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے جھوٹ بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کو نہ چھوڑا تو اللہ جل شانہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں[۳]

---

[۱] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث غریب۔

[۲] رواہ النسائی۔ [۳] رواہ البخاری۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا اسے ویسا ہی اجر ملے گا جیسے روزہ دار کو ملا لیکن اس سے اس (روزہ دار) کے اجر میں کوئی کمی نہ آئے گی[۱]

روزہ دار کے سامنے کھائے جانے پر اس کو ملنے والا اجر وثواب

حضرت ام عمارۃ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، انہوں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا، آپ نے ارشاد فرمایا کھالو، انہوں نے عرض کیا میرا روزہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ایسے روزہ دار کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں[۲]

حضرت بُریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال ناشتہ تیار ہے انہوں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور بلال کا فاضل رزق جنت میں ہے اے بلال کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو اس روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں[۳]

---

[۱] رواہ ابن ماجہ والنسائی والترمذی وقال فی آخرہ: غیر أنه لا ینقص من أجر الصائم شیئا وقال: حدیث صحیح۔ [۲] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن وروی ابن ماجہ بمعناہ۔ [۳] رواہ ابن ماجہ۔

روزہ دار کی دُعا کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دُعا رد نہیں ہوتی امام عادل، روزہ دار جب تک افطار نہ کرلے اور مظلوم کی دعا جسے اللہ عزوجل قیامت کے روز بادلوں کے اوپر اٹھالیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ جل شانہ فرماتے ہیں میری عزت (وجلال) کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ وقت بعد کیوں نہ کروں[۱]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی[۲]

روزہ دار کے لئے کس سے افطار مستحب ہے؟

حضرت سلمان بن عامر ضبّی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہیئے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ وہ پاک کرنے والا ہے[۳]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل چند تازہ کھجوروں سے افطار کیا کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ

---

[۱] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔

[۲] رواہ ابن ماجہ۔

[۳] رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وقال الترمذی: حدیث حسن۔

ہوں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے، اگر کھجوریں نہ ہوں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے[۱]

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اسے کن راتوں میں تلاش کیا جائے گا؟

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان وثواب کی نیت سے عبادت کی اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے[۲]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ حضرات نے خواب میں لیلۃ القدر کو اخیر سات راتوں میں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے تمہارے خواب اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ لیلۃ القدر اخیر سات راتوں میں ہے لہٰذا جو شخص اسے تلاش کرنا چاہتا ہے وہ اسے ان اخیر راتوں میں تلاش کرے[۳]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپ بیسویں کی صبح کو نکلے ہمیں وعظ کیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی یا میں اسے بھول گیا لہٰذا اسے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو[۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں تلاش کرو[۵]

---

[۱] رواہ الترمذی وابوداود وقال: حدیث حسن غریب۔

[۲] أخرجاہ فی الصحیحین (وھذا لفظ مسلم)۔

[۳،۴،۵] أخرجاہ فی الصحیحین۔

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں خبر دینے کیلئے نکلے دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کا بتلانے نکلا تھا فلاں اور فلاں آپس میں لڑ رہے تھے اس لئے اس کا علم اٹھا لیا گیا ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو لہٰذا تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو لے نویں سے مراد ہے مہینہ کی جب نو راتیں باقی بچیں یعنی اکیسویں، اسی طرح ساتویں (یعنی تئیسویں)، اور پانچویں (یعنی پچیسویں) ابھی اس لئے کہ اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے اسے بھی بخاری نے روایت کیا ہے۔

رمضان کے اخیر عشرے کا اہتمام اور اس کا اعتکاف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب اخیر عشرہ داخل ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس کر باندھ لیتے رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا یہاں تک کہ آپ وفات پاگئے، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا ہے

لے أخرجہ البخاری۔

۲۰۳ أخرجاہا فی الصحیحین۔

زکاۃ وغیرہ کا بیان

زکاۃ دینے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا انہیں کیا ہو گیا ہے، انہیں کیا ہو گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے کوئی ضرورت پیش آئی ہے اور کیا ہوا ہے، تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، اور صلہ رحمی کرو لے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (بدو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ میں اسے کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں، فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، فرض نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، ان صاحب نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا، جب وہ صاحب چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے یہ خوش کرتا ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے تو اسے ان صاحب کو دیکھنا چاہیئے ۲ہے

او۲ے أخرجاہا فی الصحیحین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں) کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[1]

حضرت ابوہریرۃ و حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا، پھر آپ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص روتا ہوا جھک گیا، ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ نے کس بات پر قسم اٹھائی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا آپ کے چہرے سے خوشخبری کے آثار ظاہر تھے، وہ خوشخبری ہمارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر تھی، پھر فرمایا: کوئی انسان ایسا نہیں کہ وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، زکاۃ دے اور ہلاک کرنے والے سات کبیرہ گناہوں سے بچے مگر یہ کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حلال کمائی سے صدقہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے برابر پاکیزہ حلال کمائی سے صدقہ کیا (اور اللہ تعالیٰ حلال کو ہی قبول فرماتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے یمین (دائیں) سے قبول

[1] رواہ النسائی۔

فرماتے ہیں پھر اس کے مالک کے لئے اس کی اس طرح دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں جس طرح تم میں سے ایک شخص اپنے گھوڑے کے بچے کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔[1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تم آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ کیوں نہ ہو، اگر وہ نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعہ سے (آگ سے بچو)۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! اللہ جل شانہ طیب و پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ ہی کو قبول فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا:

«يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ»	اے رسولو پاکیزہ کھاؤ اور اچھے نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے اعمال کا جاننے والا ہوں۔

اور فرمایا:

«يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ»	اے ایمان والو ان پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔

پھر آپ نے یہ تذکرہ فرمایا کہ ایک شخص لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ بال غبار آلود ہوتا ہے، آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے کہتا ہے اے میرے پروردگار، اے رب اور اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے، پینا حرام کا، لباس حرام کا اور اسے حرام سے غذا دی گئی ہوتی ہے تو پھر بھلا اس کی دعا کہاں

[1] رواہ النسائی۔ [2] رواہ البخاری و مسلم و ھذا اللفظ البخاری۔

سے قبول ہو؟ [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اجر کے لحاظ سے سب سے زیادہ ثواب کس صدقہ وخیرات پر ملتا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اس حالت میں صدقہ کرو کہ تم صحیح (تندرست)، ضرورت مند ہو تمہیں فقر و فاقہ کا خوف ہو اور مالداری کی توقع اور تم تاخیر اور ٹال مٹول مت کرنا کہ پھر جب روح گلے تک آجائے تو تم کہو کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے [2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ اس روز اپنے سایہ (عرش) میں رکھیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، عادل امام وحاکم، وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھاپلا ہو، وہ شخص جس کا دل مسجدوں سے معلق ہو، وہ دو شخص جو اللہ تعالےٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں، اسی پر جمع ہوئے ہوں اور اسی پر جُدا، وہ شخص جسے کسی منصب وجمال کی مالک عورت نے (گناہ کی) دعوت دی ہو اور اس نے کہا ہو میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا ہو اور اسے اتنا مخفی رکھا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ معلوم نہ ہو کہ دائیں نے کیا خرچ کیا؟ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالےٰ کو یاد کیا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہوں [3]

---

[1] رواہ مسلم ۔ [2] أخرجاہ فی الصحیحین ۔

[3] رواہ البخاری ومسلم وھذا لفظ البخاری ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا اور بُری موت سے بچاتا ہے [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان میں صدقہ [2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے غبطہ صرف دو چیزوں میں ہوتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالےٰ نے مال دیا ہو اور اسے اس کے حق اور نیک کاموں میں صرف کرنے پر مسلط کر دیا ہو، اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالےٰ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی ہو وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور دوسروں کو سکھاتا ہو [3]

بہترین صدقہ وہ ہے جو ضرورت سے زائد ہو اور زیر کفالت لوگوں سے ابتدا کرنی چاہیئے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے اور خرچ کرنے میں تم ان سے ابتداء کرو جن کے تم کفیل ہو، اور بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ہوتے ہوئے کیا جائے اور جو شخص پاکدامن رہنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے پاک دامن بنا دیتے ہیں، اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے اللہ جل شانہ اسے مستغنی بنا دیتے ہیں [4]

[1،2] رواھما الترمذی وقال: حدیث حسن غریب ۔

[3] رواہ البخاری ۔ [4] رواہ البخاری ورواہ مسلم إلی قولہ، تعول ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ہوتے ہوئے کیا جائے اور تم صدقہ کرنے میں ان سے ابتداء کرو جو تمہاری زیر کفالت ہیں۔[۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بنو عذرہ کے ایک شخص نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ اور مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا، چنانچہ حضرت نعیم بن عبد اللہ العدوی وہ غلام آٹھ سو درہم میں خرید کر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا پہلے اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو اہل وعیال پر خرچ کرو پھر اگر اہل وعیال سے کچھ بچ جائے تو اسے قرابت داروں پر خرچ کرو، پھر اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو اسے اِدھر اُدھر خرچ کرو یعنی دائیں بائیں۔[۲]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو، ایک صاحب نے عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اپنے اوپر خرچ کرو، انہوں نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو، انہوں نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو، انہوں نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اسے اپنے خادم پر خرچ کرو

---

[۱] رواہ البخاری۔ [۲] رواہ مسلم ھکذا ورواہ البخاری طرفاً منہ۔

انہوں نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے فرمایا تم زیادہ بہتر جانتے ہو[۱] (کہ تمہیں کس پر خرچ کرنا چاہیئے)۔

خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس میں بندے صبح کریں مگر یہ کہ دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا قائمقام (عوض اور بدلہ) عطا فرمائیے (جو اس نے خرچ کیا) اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے کو بربادی عطا کر[۲] (اس کے مال کو برباد کر دے کر راہِ خیر میں خرچ نہیں کرتا)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے مجھ سے فرمایا: تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل شانہ کا دایاں دستِ قدرت لبریز ہے اسے خرچ کرنا خشک نہیں کرتا، دن رات برستا رہتا ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے دستِ قدرت میں قبض کرنا ہے جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے[۳]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ خیرات کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی بیان فرمائی جن کو لوہے کے دو کرتے پہنائے گئے ہوں ان کے ہاتھ ان کے سینے اور ہنسلیوں کے ساتھ

---

[۱] رواہ ابو داود والنسائی وھذا لفظہ۔
[۲] رواہ البخاری ومسلم۔ [۳] رواہ مسلم۔

باندھ دیئے گئے ہوں، صدقہ کرنے والا جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو وہ اس سے ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور بخیل جب صدقہ کرنا چاہتا ہے تو وہ سکڑ جاتا ہے اور ہر کڑی اپنی جگہ سخت ہو جاتی ہے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنی انگلیاں گریبان میں ڈالیں انہیں پھیلانا چاہا لیکن وہ پھیل نہ سکیں لے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم خرچ کرنا یا فرمایا دیتی رہنا یا فرمایا عطا کرتی رہنا اور شمار کر کے مت دینا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں حساب سے دے گا اور تم (اپنی تھیلی کا) منہ بند نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر (اپنے عطایا کا منہ) بند کر دے گا ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ آتا ہے، عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر کوئی صدقہ کی وسعت نہ پائے؟ فرمایا محنت مزدوری کرے، خود اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات بھی کرے، عرض کیا اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا پریشان حال حاجت مند کی اعانت کرے، عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا اچھی باتوں کا حکم دے بُری باتوں سے روکے اور بُرائی اور شر سے رُکا رہے، یہ اس کے لئے صدقہ کے قائمقام ہو جائے گا سے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی ہڈیوں کے ہر جوڑ پر روزانہ سورج طلوع ہونے پر ایک صدقہ آتا ہے، فرمایا تم دو آدمیوں کے درمیان عدل و انصاف کر دو یہ بھی صدقہ ہے تم کسی کی سواری کے سلسلہ میں اس کی مدد کرو اسے اس پر سوار کر دو یا اس کا

لے أخرجاه وهذا لفظ مسلم۔ ہے سے أخرجها البخاری ومسلم۔

سامان اٹھا کر اس پر رکھ دو یہ بھی صدقہ کا اجر دلاتا ہے۔ فرمایا اچھی بات بھی صدقہ کا اجر دلاتی ہے اور ہر وہ قدم جو تم نماز کے لئے اٹھاتے ہو صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ کا اجر دلاتا ہے لے

رشتہ داروں پر صدقہ وخیرات کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں سجدہ میں تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صدقہ کرو خواہ اپنے زیور سے کیوں نہ ہو، زینب حضرت عبداللہ اور اپنی زیر پرورش یتیموں پر خرچ کرتی تھیں، انہوں نے حضرت عبداللہ سے کہا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھیں کیا میری طرف سے یہ کافی ہو گا کہ میں صدقہ کے پیسے آپ پر اور ان بچوں پر خرچ کروں جو میری زیر کفالت ہیں؟ انہوں نے فرمایا تم خود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر پوچھو، چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی میں نے دروازہ پر ایک انصاری عورت کو دیکھا وہ بھی وہی پوچھنا چاہتی تھیں جو میں پوچھنے آئی تھی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے ہم نے ان سے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا یہ پوچھئے کہ کیا میرے لئے یہ درست ہے کہ میں صدقہ کے پیسے اپنے شوہر اور زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں؟ ساتھ ہی ہم نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا مت بتائیے گا، وہ اندر گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسائل پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا کون دو عورتیں ہیں؟ جواب دیا زینب، پوچھا کون سی زینب؟ کہا حضرت

لے أخرجاه وهذا لفظ مسلم۔

عبداللہ کی بیوی، فرمایا: جی ہاں ان کو دوگنا اجر ملے گا ایک اجر قرابت کا اور ایک اجر صدقہ کا، صحیح بخاری میں یہ روایت اسی طرح ہے، امام مسلم نے اس معنی کی حدیث روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں، کیا وہ دونوں عورتیں اپنے شوہروں اور زیر کفالت یتیموں پر صدقہ خیرات کر سکتی ہیں؟[1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھے اس پر اجر ملے گا کہ میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں؟ وہ (گویا) میرے بچے ہی تو ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان پر خرچ کرو تمہیں ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا[2]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے افضل دینار (روپیہ) جسے کوئی شخص خرچ کرے وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جسے انسان اللہ تعالٰی کے راستے کے لئے تیار رکھے جانے والے جانور پر خرچ کرے اور وہ دینار جسے کوئی شخص اللہ تعالٰی کے راستے کے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک وہ دینار ہے جسے تم اللہ تعالٰی کے راستے میں خرچ کرو اور ایک وہ دینار ہے جسے تم غلام آزاد کرنے میں خرچ کرو، اور ایک وہ دینار ہے جسے تم کسی مسکین پر صدقہ کرو، اور ایک وہ دینار ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو ان میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس دینار پر ملتا ہے جسے تم اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرو[4]

---

[1] رواہ البخاری ومسلم بنحوہ۔
[3] و[4] رواھما مسلم۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر اجر وثواب کی نیت سے کچھ خرچ کرتا ہے تو اسے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے[1]

حضرت سُراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اعمال میں سے سب سے افضل عمل نہ بتلاؤں؟ تمہارا اپنی اس بیٹی پر صدقہ کرنا جو تمہیں واپس لوٹا دی جائے تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو[2]

حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک باندی آزاد کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس باندی کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تمہیں اس سے زیادہ اجر وثواب ملتا[3]

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کھڑے خطبہ دیتے دیکھا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم دینے میں ان سے ابتداء کرو جن کے تم کفیل ہو تمہاری والدہ، تمہارے والد، تمہاری بہن، تمہارے بھائی پھر وہ جو تم سے اوروں کی بنسبت زیادہ قریب سے قریب تر ہیں[4]

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابوطلحہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے انہیں اپنے مال میں سے بیرحاء نامی باغ سب

---

[1] أخرجاہ فی الصحیحین۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔
[3] أخرجاہ فی الصحیحین۔ [4] رواہ النسائی۔

زیادہ محبوب تھا جو مسجد کے قبلہ کی جانب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اس کے مزے دار پانی کو پیا کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی:

«لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ» (آل عمران)	تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب اسے خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔

تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور عرض کیا اللہ جل شانہ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ» اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے، میں اسے اللہ جل شانہ کے نام پر دیتا ہوں مجھے اللہ جل شانہ کے یہاں اس کے اجر و ثواب کی امید ہے، اس لئے اے اللہ کے رسول آپ اس کا جو چاہیں کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاباش آفرین یہ تو بڑا نفع کا سودا ہے، واہ واہ یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے، بہت خوب یہ تو بڑا فائدہ مند کام ہے، تم نے اس کے بارے میں جو کہا وہ میں نے سن لیا میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں پر وقف کر دو چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا[1]

بیوی، خزانچی اور غلام کو ملنے والا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت جب گھر کا کھانا بغیر نقصان وغیرہ پہنچائے (یعنی فضول ضائع

[1] اخرجاہ وھذا اللفظ مسلم۔

نہ کرے ضرورت کے مطابق شوہر کی اجازت سے) خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی طرح ثواب ملتا ہے، ان میں سے کسی کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی[1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی جو حکم بجا لائے، بسا اوقات یہ فرمایا کہ وہ خزانچی جو خوش دل سے پورا پورا وہ اسے دے دے جس کے دینے کا اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے[2] (یعنی ایک صدقہ کرنے والا خود دوسرا یہ ملازم یا خزانچی جو اپنے مالک کے حکم کے مطابق خوش دل سے جو اس کے مالک نے کہا ہے وہ اسے پہنچا دے جسے پہنچانے کو کہا ہے اس میں کمی بیشی، خیانت نہ کرے یا دینے میں تنگی محسوس نہ کرے)

حضرت عُمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا میرے آقا نے مجھے گوشت پکانے کو کہا، میرے پاس ایک مسکین آیا میں نے اس سے اسے کھلا دیا، میرے آقا کو جب یہ علم ہوا، تو انہوں نے مجھے مارا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا تم نے اسے کیوں مارا؟ انہوں نے کہا یہ میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دوسروں کو دیتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثواب تم دونوں کو ملے گا، ایک روایت میں ہے: میں ایک

[1] و [2] اخرجاہ فی الصحیحین۔

غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا میں اپنے مولیٰ (آقا) کے مال سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملے گا[1]

فرمانِ نبوی ہر اچھائی صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اچھے کام پر صدقہ کا اجر ملتا ہے، اور انسان جو کچھ اپنے اہل وعیال اور اپنے اوپر خرچ کرتا ہے اس پر بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جس مال کے ذریعہ انسان اپنی عزت آبرو بچاتا ہے اس پر بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے، اور انسان جو بھی خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا عوض وبدلہ دینے کے ذمہ دار بنتے ہیں سوائے اس پیسے کے جو (غیر ضروری) تعمیر یا گناہ میں خرچ کیا جائے، راوی حدیث حضرت محمد بن المنکدر سے پوچھا گیا کہ عزت وآبرو بچانے کے لئے خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کسی شاعر یا بدزبان کو دینا[2]

حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر اچھا کام صدقہ کا ثواب دلاتا ہے[3]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کسی اچھے کام کو معمولی مت سمجھو خواہ اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا کیوں نہ ہو[4]

---

[1] اخرجہ مسلم۔ یہ حکم اس وقت ہے جب مولیٰ کی طرف سے اجازت ہو۔ [2] اخرجہ الدارقطنی۔
[3،4] رواہما مسلم۔

غریب آدمی کا صدقہ خیرات کرنا

حضرت عبداللہ بن حُبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے افضل ترین عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا ایمان جس میں ذرہ برابر شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور، پوچھا گیا کہ کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ فرمایا طویل قیام والی، پوچھا گیا کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ فرمایا غریب آدمی کا صدقہ کرنا، پوچھا کون سی ہجرت سب سے افضل ہے؟ فرمایا اس کی جو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو چھوڑ دے، پوچھا گیا کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ فرمایا جو مشرکوں کے ساتھ اپنے مال وجان سے جہاد کرے، پوچھا گیا، کون سا قتل سب سے اعلیٰ وافضل ہے؟ فرمایا اس کا جس کا خون بہا دیا گیا ہو اور اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا گیا ہو[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کس طرح؟ فرمایا ایک شخص کے پاس صرف دو درہم تھے اس نے ان میں سے ایک کو صدقہ کر دیا اور ایک وہ شخص جس کے پاس بہت مال و دولت تھی اس نے اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیئے[2]

(پہلا شخص اگرچہ بظاہر ایک درہم صدقہ کر رہا ہے لیکن وہ اجر کے لحاظ سے اس لئے بڑا ہے کہ اس کے پاس مزید اور کچھ نہیں لیکن دوسرا ایسا مالدار ہے کہ اس کے پاس ایک لاکھ درہم دینے کے بعد بھی تجوریاں بھری ہیں، پہلے کا

---

[1] رواہ ابوداؤد والنسائی وھذا لفظ حدیثہ۔ [2] رواہ النسائی۔

ایمان زیادہ مضبوط ہے اس لئے اسے کم خرچ کرنے پر بھی دوسرے سے زیادہ اجر ملا اس لئے کہ اس نے اپنا سب کچھ لٹا دیا)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا، فرمایا ہم اپنی کمر پر لادھ کر لایا کرتے تھے، فرمایا حضرت ابوعقیل نے نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر) صدقہ کیا، فرمایا ایک اور صاحب ان سے زیادہ لائے تو منافقین نے کہا اللہ عزوجل اس (نصف صاع والے) کے صدقہ سے بے نیاز ہیں (اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا ضرورت ہے اور دوسرے کے بارے میں کہا اس نے ریاکاری کے لئے ایسا کیا ہے اس پر آیتِ کریمہ ذیل نازل ہوئی:

«اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ»[1]	یہ ایسے لوگ ہیں جو نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں کے صدقات دینے پر طنز کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بجز محنت و مزدوری کے اور کچھ نہیں پاتے۔ (سورہ توبہ - ۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں سخت پریشان اور مصیبت زدہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا، انہوں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، پھر آپ نے دوسری اہلیہ کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے بھی اسی طرح کی بات فرمائی حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کی بات فرمائی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی

[1] أخرجه البخاری ومسلم وهذا لفظه۔

برحق بنا کر بھیجا ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج کی رات جو ان صاحب کی مہمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائیں گے، ایک انصاری نے جنہیں ابوطلحہ کہا جاتا تھا فرمایا اے اللہ کے رسول ان کی میں مہمانی کروں گا، وہ انہیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے! انہوں نے کہا کچھ نہیں سوائے اتنا جو بچوں کے گذارہ کے لئے کافی ہو، انہوں نے بیوی سے کہا بچوں کو کچھ تھوڑا سا دے کر بہلا دو پھر جب ہمارا مہمان آجائے تو گل کر دینا اور یہ ظاہر کرنا گویا ہم بھی کھا رہے ہیں، چنانچہ جب وہ کھانا شروع کرے تو چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا، فرمایا یہ لوگ کھانے کو بیٹھے اور مہمان نے پیٹ بھر کر کھا لیا (ان لوگوں نے کچھ نہ کھایا) جب صبح ہوئی تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ تم دونوں (میاں بیوی) کے گذشتہ رات اپنے مہمان کے ساتھ اس معاملہ سے بڑے خوش ہوئے ہیں، فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی:

«وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ»[1]	اور وہ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ خود وہ کتنے ہی خستہ حال کیوں نہ ہوں۔

دودھ والا جانور عاریۃً دینا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین عطیہ اس دودھ والی اونٹنی کا ہے جو صبح کو ایک بڑا

[1] أخرجه البخاری ومسلم وهذا لفظه۔

پیالہ یا برتن بھر دے اور شام کو ایک بڑا برتن (دودھ سے) بھر دے اس پر بہت عظیم اجر ملتا ہے۔[۱]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے کوئی جانور ہدیہ کیا وہ اس کے صبح و شام کے دودھ پر اس کو صدقہ کا اجر دلاتا ہے۔[۲]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چالیس خصلتیں ہیں جن میں سب سے اعلیٰ عطیہ بکری کا عطیہ ہے، کوئی ایسا شخص نہیں جو ان میں سے کسی خصلت پر اس کے ثواب کے حصول کی نیت سے عمل کرے اور اس وعدہ کی تصدیق کرے جس کا اس پر کیا گیا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمادیں گے، حضرت حسان بن عطیہ نے فرمایا ہم نے بکری کے عطیہ سے کم والوں کو شمار کیا، سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا وغیرہ تو ہم پندرہ خصلتیں بھی شمار نہ کر سکے۔[۳]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھیت میں تشریف لے گئے جس کی کھیتی لہلہا رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کی ہے؟ عرض کیا اس کو فلاں صاحب نے کرایہ پر لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سن لو اگر وہ (کرایہ پر دینے والا) شخص اس کو عطیہ کے طور پر دے دیتا تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہوتا کہ اس سے اس پر متعین اجرت لے، بعض حضرات نے فرمایا: اس سے کہ اس سے متعین عوض لے۔[۴]

---

[۱] رواہ مسلم۔ [۲] رواہ البخاری۔ [۳] اس موضوع پر راقم الحروف نے ایک کتابچہ "جنت کی چالیس راہیں" اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ [۴] لم یعزہ صاحب الکتاب إلی أحمد۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا جس نے دودھ یا چاندی کا عطیہ دیا یا راستہ بتلایا اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔[۱]

بُرائی اور شر کا چھوڑنا بھی صدقہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا، میں نے پوچھا کون سا غلام آزاد کرنا افضل و بہتر ہے؟ فرمایا جو زیادہ قیمتی اور اس کے مالکوں کی نظر میں زیادہ اچھا ہو، میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ فرمایا تم کسی کاری گر کی اعانت کردو یا کسی کم عقل والے کے کام کو کردو، عرض کیا اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا لوگوں کو شر و برائی سے محفوظ رکھو یہ بھی ایک صدقہ کا ثواب دلاتا ہے جس کے ذریعہ تم اپنے اوپر صدقہ کرتے ہو۔[۲]

پودا یا کھیتی بونے کی فضیلت اور اس سے جو بھی کھائے گا اس پر صدقہ کا ثواب ملے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کوئی پودا لگائے یا کھیتی بوئے اور پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے مگر یہ کہ اس پر اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔[۳]

---

[۱] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔ [۲،۳] أخرجاہ فی الصحیحین۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ کوئی پودا لگائے مگر یہ اس سے جو کچھ کھایا جاتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے، اور اس سے جو چوری کیا جاتا ہے اس پر بھی اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور اس سے جو درندہ کھاتا ہے اس پر بھی اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے، اس سے جو پرندہ کھاتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ بنتا ہے، اور کوئی شخص اسے کم نہیں کرتا (یعنی اس کو کھا یا توڑ کر) مگر یہ کہ اس کے لئے یہ صدقہ بنتا ہے، ایک روایت میں ہے کوئی مسلمان کوئی پودا نہیں لگاتا نہ کھیتی بوتا ہے اور پھر یہ کہ اس سے کوئی انسان یا چوپایہ یا کوئی اور کھائے مگر یہ کہ یہ اس (لگانے والے) کے لئے صدقہ بنتا ہے[1]

میت کا قرضہ ادا کرنے کی فضیلت

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ اس پر نماز پڑھ دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا اس پر کوئی قرضہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کچھ مال چھوڑا ہے؟ عرض کیا نہیں؟ آپ نے ان کا جنازہ پڑھا دیا۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کا جنازہ پڑھا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا ان پر کوئی قرضہ ہے؟ کہا گیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کیا تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ نے ان کا جنازہ پڑھا دیا پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا، صحابہ نے عرض کیا ان کا جنازہ پڑھا دیجیے، آپ نے

---

[1] رواہ مسلم۔

دریافت فرمایا کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کیا جی نہیں، فرمایا کیا ان پر کچھ قرضہ ہے؟ فرمایا تین دینار، فرمایا تم اپنے ساتھی پر خود ہی نماز پڑھ لو، حضرت ابو قتادہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول آپ ان کا جنازہ پڑھا دیجیے، ان کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھا دیا[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، ہم نے انہیں غسل دیا، کفن پہنایا، خوشبو لگائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا کر وہاں رکھ دیا جہاں مقام جبرئیل علیہ السلام کے پاس جنازے رکھے جاتے تھے، پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف لائے پھر دریافت فرمایا کیا تمہارے اس ساتھی پر کوئی قرضہ ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں دو دینار ہیں، آپ پیچھے ہٹ گئے ہم میں سے ایک صاحب نے جن کو ابو قتادہ کہا جاتا تھا عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ دو دونوں دینار میرے ذمے ہیں (میں ادا کروں گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں دینار تمہارے ذمے ہیں؟ تمہارے مال پر ہیں؟ اور اس شخص کا حق تم پر ہے؟ اور یہ میت اس قرضہ سے بری ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز پڑھا دی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ سے ملتے ان سے پوچھتے ان دو دیناروں کا کیا کیا؟ یہاں تک کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے وہ دینار ادا کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اب وہ وقت ہے کہ ان (میت) کی جان چھوٹی[2] (یعنی قرض ادا ہونے پر اسے سکون نصیب ہوا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی

---

[1] رواہ البخاری۔

جنازہ لایا جاتا تو آپ اس شخص کی کسی اور چیز کے بارے میں دریافت نہ فرماتے تھے صرف قرضہ کے بارے میں پوچھتے تھے، اگر آپ کو یہ بتلایا جائے کہ ان پر قرض ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھانے سے رک جاتے تھے، اور اگر یہ کہا جائے کہ ان پر قرض نہیں ہے تو آپ ان پر نماز پڑھا دیتے، ایک جنازہ لایا گیا آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا کیا تمہارے ساتھی پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا جی ہاں دو دینار ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے ہٹ گئے اور فرمایا تم اپنے ساتھی پر خود ہی نماز پڑھ لو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ دونوں دینار مجھ پر ہیں یہ (میت) ان سے بری ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ان پر نماز پڑھی، پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جزاک اللہ خیر؟ (اللہ تمہیں جزاء خیر دے) اللہ تعالیٰ تمہاری جان اسی طرح چھڑائے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی جان چھڑائی، بات یہ ہے کہ کوئی میت ایسی نہیں کہ اس کا انتقال ہو اور اس پر قرضہ ہو مگر یہ کہ وہ اپنے قرض کی وجہ سے گروی اور مقید ہوتا ہے، اور جو شخص اپنے میت کی گردن چھڑائے گا قیامت کے روز اللہ جل شانہ اس کی گردن چھڑائیں گے، کسی نے دریافت کیا کیا یہ حضرت علی کے لئے خاص ہے یا سب مسلمانوں کے لئے مجموعی حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

میّت کی طرف سے صدقہ کرنے اور پانی پلانے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا وہ کچھ وصیت نہ کر سکی، میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ کوئی بات کرتیں تو صدقہ ضرور

کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اس کا اجر ملے گا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ وہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ خیرات کروں تو کیا اس سے انہیں کوئی فائدہ پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جی ہاں، انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے مال چھوڑا ہے وصیت کچھ نہیں کی، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا یہ ان کے لئے کافی ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دوران کہ ایک شخص چل رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اترا اس سے پانی پیا، وہاں سے نکلا تو ایک کتے کو پیاس کی شدت سے ہانپتے ہوئے زبان نکالے تر مٹی کو کھاتے دیکھا اور کہا جس طرح پیاس سے مجھے تکلیف ہو رہی تھی اسے بھی سخت تکلیف ہو رہی ہے، چنانچہ اس نے اپنا (چمڑے کا) موزہ بھر کر اپنے منہ میں دبایا باہر نکل کر کتے کو اس سے سیراب کر دیا، اللہ جل شانہ نے اس کی یہ نیکی قبول فرمالی اور اس کی مغفرت فرما دی، صحابہ رضی اللہ

---

[1] رواہ البخاری۔ [2] رواہ مسلم۔

عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہمیں چوپایوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے پر بھی اجر ملتا ہے! فرمایا ہر زندہ تر جگر والے (ذی روح) کے ساتھ حسنِ سلوک پر اجر ملتا ہے [1]

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول سعد کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے (ان کے لئے) کون سا صدقہ کرنا افضل ہے؟ فرمایا پانی کا۔ انہوں نے کنواں کھدوا اور کہا یہ سعد کی والدہ کے نام پر ہے [2]

حضرت سراقۃ بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان گم شدہ اونٹوں کے بارے میں جو میری ان حوضوں پر آتے ہیں جنہیں میں نے مٹی سے لیپا ہے یہ پوچھا، کیا اگر میں ان کو پانی پلادوں تو اس پر مجھے اجر ملے گا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ہر ذی روح پر ثواب ملتا ہے [3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز جنتی صفیں بنائیں گے، چنانچہ ایک شخص دوسرے کے پاس سے گذرے گا کہے گا: فلانے! کیا تمہیں یاد ہے تم نے فلانے دن مجھ سے پانی مانگا تھا میں نے تمہیں پانی پلایا تھا؟ فرمایا وہ اس کے لئے سفارش کرے گا، ایک اور شخص ایک شخص کے پاس سے گذرے گا کہے گا کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں نے تمہیں وضو کا پانی دیا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا [4]

---

[1] أخرجاه وهذا لفظ البخاري.

[2] أخرجه أبوداود وابن ماجه ولفظ ابن ماجه: قلت: يارسول الله! أي الصدقة أفضل؟ قال: سقي الماء.

[3، 4] رواهما ابن ماجه.

مرنے کے بعد میت کو کن چیزوں کا ثواب ملتا رہتا ہے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا ایسا نیک صالح لڑکا جو اس کے لئے دعا کرتا ہو [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کے مرنے کے بعد اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے جن چیزوں کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے ان میں سے ایک وہ علم ہے جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا ہو اور وہ نیک لڑکا جسے وہ چھوڑ کر مرا، اور وہ قرآن کریم جسے وراثت میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنایا یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکالا جس کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے [2]

صدقات وغیرہ کے فضائل

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک صاحب نے کہا میں آج رات صدقہ کروں گا، جو چیز صدقہ کرنا تھی اسے لے کر نکلے اور (لاعلمی میں) اسے ایک زانیہ عورت کو دے دی، صبح کو لوگ یہ کہنے لگے کہ رات کسی شخص نے زانیہ کو صدقہ دے دیا، ان صاحب نے کہا اے اللہ اس زانیہ کو دینے پر بھی آپ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں، رات کو میں پھر اور صدقہ دوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلے اور (لاعلمی میں) ایک مالدار کو دے دیا صبح کو۔

---

[1] أخرجه مسلم۔ [2] رواه ابن ماجه۔

لوگ کہنے لگے کہ کسی نے مالدار کو صدقہ دے دیا، ان صاحب نے کہا اے اللہ
اس پر بھی آپ کا شکر ہے کہ کسی مالدار کو ملا، میں اور صدقہ دے دوں گا، چنانچہ
وہ صدقہ لے کر نکلے اور (لاعلمی میں) وہ ایک چور کو دے دیا، صبح کو لوگ کہنے لگے
کہ کسی نے چور کو صدقہ دے دیا، ان صاحب نے کہا کہ اے اللہ تمام تعریفیں آپ
ہی کے لئے ہیں اس پر بھی کہ زانیہ کو دیا اور اس پر بھی کہ مالدار کو دیا اور اس پر
بھی کہ چور کو دیا۔ انہوں نے خواب میں دیکھا ان سے کہا گیا تم نے جو صدقہ کیا تھا
وہ قبول ہو گیا۔ زانیہ کو جو صدقہ دیا گیا تو وہ ممکن ہے اس کی وجہ سے زنا سے
باز آجائے (کہ جب جائز طریقے سے پیسہ مل سکتا ہے تو میں اس گندے کام کو کیوں
کروں) اور مالدار عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ مال میں سے
صدقہ خیرات کرنے لگے اور ہو سکتا ہے چور اس کی وجہ سے چوری سے باز آجائے[1]
(کہ بجائے حرام راستے سے کمانے کے کیوں نہ حلال راستے سے کماؤں)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جس مسلمان نے کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنایا اللہ تعالےٰ اسے جنت
کا سبز لباس پہنائیں گے اور جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا،
اللہ تعالےٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔ اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان
کو پانی پلایا اللہ جل شانہٗ اسے مہر لگی خالص شراب پلائیں گے[2]۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: میں نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج تم میں سے کون

---

[1] أخرجاه و هذا لفظ مسلم۔

[2] رواه أبو داود و رواه الترمذي بنحوه وقال: حديث غريب۔

شخص جنازہ کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں، فرمایا آج
تم میں سے کس شخص نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا میں نے، فرمایا تم میں آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اوصاف
کسی مسلمان میں جمع نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہو گا[1]۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم دن کے ابتدائی حصہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک قوم آئی جو ننگے پاؤں، ننگے
بدن اونی چادریں یا عبا اوڑھے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں سے اکثر
بلکہ سب ہی قبیلہ مضر کے تھے، ان کے اس فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے
اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان کہی اور اقامت کہی، آپ نے
نماز پڑھی پھر وعظ کیا فرمایا، لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے
پیدا کیا (الی آخر الآیہ) بے شک اللہ تعالےٰ تمہارا نگہبان ہے، اور وہ آیت پڑھی جو
سورۂ حشر میں ہے: اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ انسان یہ دیکھے کہ اس نے آنے والی
کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو، چاہیے کہ انسان اپنے
دینار سے صدقہ کرے، اپنے درہم سے صدقہ کرے، اپنے کپڑے سے صدقہ کرے،
اپنے گیہوں کے صاع (پونے چار سیر کا پیمانہ) سے صدقہ کرے، اپنی کھجور کے صاع
سے صدقہ کرے یہاں تک کہ یہ فرمایا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو، فرمایا
ایک انصاری اتنی بھاری تھیلی اٹھا کر لائے کہ قریب تھا کہ ان کا ہاتھ اسے
اٹھانے سے عاجز آجائے بلکہ عاجز آ ہی گیا تھا، فرمایا پھر لوگوں نے پے در پے

---

[1] رواه مسلم۔

دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں نے کھانے کے سامان اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو چمکتا ہوا دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ سونے کا ٹکڑا ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دین اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا اسے اس کا بھی اجر ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی آئے اور جو شخص دین اسلام میں کسی بری بات کو رواج دے گا اس پر اس کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی ہو[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دوران کہ ایک شخص جنگل میں تھا اچانک اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ جاؤ جا کر فلاں شخص کے کھیت کو سیراب کرو، چنانچہ وہ بادل وہاں سے روانہ ہوا اور اپنا سارا پانی ایک پتھریلی زمین میں برسا دیا پھر کیا دیکھا کہ ان وادیوں میں سے ایک وادی نے یہ سارا پانی سمیٹ لیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے ہو لیا کیا دیکھا کہ ایک شخص باغیچے میں کھڑا اپھاوڑے سے پانی کے رُخ کو اِدھر اُدھر پھیر رہا ہے، اس نے اس شخص سے کہا اے اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا یہ نام ہے، وہی نام بتلایا جو اس شخص نے اس بادل سے سنا تھا، باغ والے نے ان سے پوچھا آپ میرا نام کیوں دریافت کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے اس بادل سے ایک آواز سنی تھی جس کا پانی اس وقت آپ کے پاس ہے وہ یہ کہہ رہا تھا فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو، تمہارا

[1] رواہ مسلم۔

نام لے کر اس نے یہ کہا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ ان صاحب نے کہا جب تم نے یہ بات کہی ہی ہے تو بتلائے دیتا ہوں، میں اس باغ کی پیداوار کے ایک تہائی کو صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی کو اپنے اور اپنے اہل وعیال کے کھانے کے لئے رکھ لیتا ہوں، اور ایک تہائی دوبارہ اس باغ میں لگا دیتا ہوں، ایک روایت میں ہے ایک تہائی مساکین وغرباء وسوال کرنے والوں اور مسافروں پر لگا دیتا ہوں[2]

سوال نہ کرنے اور نہ مانگنے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے انہیں دے دیا، انہوں نے آپ سے پھر مانگا آپ نے پھر دے دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس جو مال وغیرہ ہوگا وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا اور جو شخص مانگنے اور سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ جل شانہ اسے اس سے محفوظ رکھتے ہیں اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنا دیتے ہیں، اور جو شخص صبر کی کوشش کرے گا اللہ جل شانہ اسے صبر عطا فرما دیں گے اور کسی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور عظیم عطیہ نہیں دیا گیا[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ایک شخص اپنی رسی لے کر لکڑیاں کاٹ کر گٹھڑ بنا کر اپنی کمر پر لاد کر لائے (بیچے) یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس جائے اس سے سوال کرے وہ چاہے اسے دے چاہے منع کر دے[4]

[2] رواہ مسلم۔ [3] اخرجاہ فی الصحیحین وھذا لفظ البخاری۔ [4] رواہ البخاری۔

یہ صحیح بخاری کی روایت ہے، صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: تم میں سے کوئی شخص صبح ہی صبح جائے لکڑیاں کاٹ کر کمر پر لاد کر لائے اس کو صدقہ کرے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے مستغنی ہو جائے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ کسی سے مانگے وہ دے یا نہ دے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھر باندھ کر لا کر اسے بیچ دے اور اس کے ذریعہ اپنے چہرے کو (مانگنے کی ذلت سے) بچالے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے وہ اسے دیں یا دینے سے انکار کر دیں[1]

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا (آپ صدقہ و خیرات (سوال سے رکنے اور مانگنے کا تذکرہ فرما رہے تھے) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے[2]

سوال سے بچنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا فرمایا، میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر عطا فرمایا، پھر فرمایا: بے شک یہ مال سرسبز و شاداب اور شیریں چیز ہے لہٰذا جو شخص اسے پاکیزگیٔ نفس کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت دے دی جائے گی اور جو شخص اسے اشرافِ نفس کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے[3]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نو یا آٹھ یا سات آدمی

[1] رواہ البخاری۔ [2][3] رواہ البخاری و مسلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے۔ ہم کچھ وقت پہلے ہی بیعت کر چکے تھے اس لئے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب کس چیز پر بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو، اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی اور لوگوں سے کچھ مت مانگو۔ چنانچہ میں نے ان میں سے بعض حضرات کو دیکھا کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے اسے اٹھا کر دینے کو بھی نہ کہتا[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے کوئی فاقہ وغیرہ پہنچے اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کے فاقہ کو دور نہیں کیا جائے گا اور جو شخص اس کے دور کرنے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی فرما دیں یا تو قریبی موت سے یا فوری تونگری سے[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے لئے اس بات کا ذمہ دار بن جائے کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار بن جاؤں گا، حضرت ثوبان نے فرمایا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ پھر کبھی کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے[3]

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ أبوداود والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

[3] رواہ أبوداود والنسائی وابن ماجہ واللفظ لأبی داود۔

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگنا رسوائی اور دھکا نا ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے چہرے کو ذلیل کرتا ہے الا یہ کہ انسان بادشاہ سے مانگے یا ایسے معاملہ میں جس میں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو۔[1]

حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ سے سوال کیا آپ نے انہیں عطا فرما دیا، پھر جب انہوں نے اپنا پاؤں دروازے کی دہلیز پر رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ جان لیتے کہ مانگنے میں کیا گناہ ہے تو کوئی شخص کسی کے پاس مانگنے کے لئے نہ جاتا۔[2]

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نماز کا اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا، فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے اور اگر مزید اور پوچھتا تو آپ اور بتاتے۔[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا —— اے اللہ کے رسول میری

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح ورواہ النسائی وابن ماجہ بنحوہ۔

[2] رواہ النسائی۔

[3] أخرجاہ فی الصحیحین۔

حسن صحبت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ، پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری والدہ، پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری والدہ۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہارے والد۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والد زندہ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا پھر انہی کی خدمت میں جہاد کرو۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہوئی، اس شخص کی ناک خاک آلود ہوئی۔ پوچھا گیا کس کی اے اللہ کے رسول! فرمایا جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو بوڑھا پائے اور (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہو۔[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے سب سے زیادہ عمدہ نیکی انسان کا اپنے والد کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہے۔[4]

حضرت معاویۃ بن حیدۃ قشیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ فرمایا میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ، فرمایا میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ، فرمایا میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا پھر اپنے والد کے ساتھ پھر اس کے ساتھ جو قریب سے

[1] أخرجاہ وھذا اللفظ البخاری وفی لفظ مسلم: ثم أدناک أدناک، صحیح مسلم میں یہ بھی ہے کہ پھر وہ جو تم سے قریب سے قریب تر ہوں۔

[2] أخرجاہ واللفظ للبخاری۔ [3] رواہ مسلم۔

قریب ترین ہو لے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پروردگار کی رضامندی والد کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب ان کے پاس آئے اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے میری والدہ مجھے یہ حکم دیتی ہیں کہ میں اسے طلاق دے دوں، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے: والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی (یا بہترین) دروازہ ہیں تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو چاہو تو اس کی حفاظت کر دو[2]

حضرت کلیب بن منفعہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ فرمایا اپنی والدہ، والد، بہن، بھائی اور اپنے اس مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کے ساتھ —— جو قریبی رشتہ داروں کے بعد قریب تر ہو۔ یہ حق ہے واجب ہے اور صلہ رحمی کا تقاضہ ہے[3]

حضرت ابو اُسید مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپ کے بنو سلمۃ کے ایک شخص آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا والدین کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کوئی راستہ باقی رہتا ہے؟ فرمایا ہاں! ان کے لئے دعا اور استغفار

---

[1] رواہ الترمذی وقال، حدیث حسن۔ [2] رواہ ابو داؤد والترمذی۔
[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔ [4] رواہ الترمذی۔

کرنا اور ان کے مرنے کے بعد ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا اور اس صلہ رحمی کو انجام دینا جو ان کی وجہ سے ہو اور ان کے دوستوں کا اکرام[1]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق آتا ہے؟ فرمایا وہ تمہاری جنت یا دوزخ ہیں[2] (انہیں خوش رکھو گے تو جنت میں جاؤ گے انہیں ناراض کیا ان کی نافرمانی کی تو دوزخ میں جلنا پڑے گا)

خالہ کے ساتھ حسنِ سلوک کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خالہ ماں کی جگہ پر ہے[3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا میری توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں، فرمایا خالہ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا ان کے ساتھ حسن سلوک کرو[4]

صلہ رحمی کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اس پر فراخی کی جائے، ایک

---

[1] رواہ ابو داؤد وابن ماجہ واللفظ لابی داؤد۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔
[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح۔ [4] رواہ الترمذی۔

روایت میں ہے کہ اس کے رزق کو کشادہ کر دیا جائے اور اس کی عمر بڑھا دی جائے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔[۱]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔[۲]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں رحمٰن ہوں، رحم (رشتہ داری) کو میں نے اپنے نام (رحمٰن) سے بنایا ہے، جو اسے ملا کر رکھے گا میں اسے جوڑ کر رکھوں گا اور جو اسے کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔[۳]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے، جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق بڑھا دیا جائے اور اس کی عمر طویل کر دی جائے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔[۴]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، پھر جب اس کو پیدا فرما چکے تو رحم (رشتہ داری) نے کہا یہ مقام ہے اس کا جو آپ کے ذریعہ قطع رحمی سے پناہ مانگے۔ فرمایا جی ہاں کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ جو تمہیں جوڑ کر رکھے میں اسے جوڑ کر رکھوں اور جو تمہیں قطع کر دے میں بھی اسے قطع کر دوں؟ اس نے کہا کیوں نہیں اے میرے پروردگار، ارشاد فرمایا بس یہ تم سے وعدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم چاہو تو استشہاد کے لئے یہ پڑھو۔

[۱] اخرجاہ فی الصحیحین۔ [۲] رواہ ابوداود والترمذی وقال، حدیث صحیح واللفظ لابی داود۔
[۳] اخرجہ البخاری۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ	تو کیا پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تمہیں حاکم بنا دیا جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور قطع رحمی کرو۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا رحم (رشتہ داری) رحمٰن کی شاخ ہے (یعنی اس سے مشتق ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہیں ملا کر رکھے گا میں اسے ملا کر رکھوں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔[۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا رحم شاخ ہے (رحمٰن کی) جو اسے جوڑ کر رکھے گا اللہ تعالیٰ اس (کے احوال) کو جوڑ کر رکھیں گے اور جو اسے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیں گے۔[۲] (اس کی مدد و نصرت نہیں فرمائیں گے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکافات کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔[۳]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے کچھ قرابت دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بات ایسی ہی ہے

[۱] اخرجہ البخاری۔ [۲] اخرجاہ بمعناہ وھذا لفظ البخاری۔
[۳] اخرجہ البخاری۔

جیسا تم نے کہا تو پھر گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ جھونک رہے ہو، تم جب تک اس طرح کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا، رحم (قرابت) رحمٰن سے بنا ہے جو اسے جوڑ کر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑ کر رکھیں گے اور جو اسے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیں گے۔[۲]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے رشتہ داروں کو پہچانو تاکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو اس لئے کہ صلہ رحمی اہل وعیال میں محبت پیدا کرتی ہے، مال کو بڑھاتی اور عمر دراز کرتی ہے۔[۳]

بیواؤں، یتیموں، بیٹیوں اور بہنوں کے لئے دوڑ دھوپ کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش اور بھاگ دوڑ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اور میرا خیال ہے یہ بھی فرمایا اور عبادت میں ایسے لگے رہنے والے کی طرح جو تھکتا نہ ہو، اور ایسے روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرتا ہو۔[۴]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اس کا یتیم ہو یا کسی اور کا، وہ اور میں جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے اور راوی حدیث نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے دکھایا۔[۵]

---

۱ رواہ مسلم۔ ۲ أخرجہ هكذا الترمذی وقال، حدیث حسن صحیح وأخرج أبو داود أوله۔
۳ رواہ الترمذی وقال، حدیث غریب۔ ۴ أخرجه البخاری ومسلم وفي لفظ البخاری أو كالذی يصوم النهار ويقوم الليل۔ ۵ رواہ مسلم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے والدین سے محروم کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا اللہ جل شانہٗ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جس کی مغفرت ہی نہ ہو۔[۱]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے دکھایا۔[۲]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے پاس ایک عورت سوال کرنے آئی اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، اسے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ ملا، میں نے اسے وہ کھجور ہی دے دی، اس نے اس کے دو ٹکڑے کرکے دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا، پھر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ان بچیوں کی وجہ سے مبتلا ہو (یعنی اس کے یہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں)، اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے (اچھا برتاؤ کرے)، تو وہ بچیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جائیں گی۔[۳]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔[۴] ترمذی میں ہے، جس نے دو بچیوں کی پرورش کی تو میں اور وہ

---

۱ رواہ البخاری۔ ۲ أخرجاه بنحوه۔ ۳ رواہ مسلم والترمذی۔
۴ رواہ الترمذی وأبو داود بنحوه وفيه وزوجين۔

جنت میں اس طرح داخل ہوں گے اور آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں جہیں ہوں گی اور پھر یہ کہ وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ایک روایت میں دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہو گا، ایک روایت میں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے ان کے بارے میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے یہاں لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ در گور نہ کرے، نہ اس کی توہین وبے عزتی کرے اور نہ اس پر لڑکوں کو ترجیح دے تو اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔[3]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور ایسی عورت جو سیاہ رخسار والی ہو قیامت کے روز ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے اور بعض رواۃ حدیث نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر اشارہ کیا، ایسی عورت جو بیوہ ہو گئی ہو، منصب اور جمال والی ہو، اس نے اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے اپنے آپ کو (دوسری شادی سے) روکے رکھا ہو یہاں تک کہ وہ بڑے ہو کر اس سے جدا ہو جائیں یا مر جائیں۔[4]

---

[1] رواہ مسلم والترمذی۔ [2] رواہ الترمذی وأبو داود بنحوہ وفیہ وزوجہن۔

[3] رواہ أبو داود۔

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر اللہ جل شانہ کی خوشنودی کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے، تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پڑے گا اس کو اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی اس یتیم بچے یا بچی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے جو اس کے پاس ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان ذرا سا فاصلہ کیا۔[1]

حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس کے یہاں تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے انہیں کھلائے پلائے اور حیثیت کے مطابق پہنائے تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب بنیں گی۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے یہاں دو لڑکیاں ہوں اور وہ اس کے ساتھ جب تک رہیں یا وہ ان کے ساتھ جب تک رہے ان کے ساتھ اچھا معاملہ اور عمدہ برتاؤ کرتا رہے مگر یہ کہ وہ دونوں اسے جنت میں داخل کر دیں گی۔[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے تین یتیموں کی پرورش وکفالت کی وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص رات بھر نماز پڑھے، دن بھر روزہ رکھے اور صبح وشام تلوار سونت کر اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرے، اور میں اور وہ جنت میں ان دونوں بہنوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت کی اور اس کے

---

[1] أخرجہ الإمام أحمد۔

[2][3] رواہ ابن ماجہ۔

برابر والی انگلی ملا کر اس کی جانب اشارہ فرمایا۔[1]

قرض دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کسی مسلمان کو کوئی قرض دو مرتبہ دے مگر یہ کہ اسے ایسا ثواب ملے گا جیسے اس نے اسے ایک مرتبہ صدقہ کیا ہو۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس رات مجھے معراج پر پہنچایا گیا اسی رات میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔ میں نے حضرت جبریل سے پوچھا کیا بات ہے کہ قرضہ صدقہ سے زیادہ افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ سائل مانگتا ہے اور اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے لیکن قرض لینے والا ضرورت کی وجہ سے ہی قرض لیتا ہے۔[3]

تنگدست (قرض دار) کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے ملازم سے کہتا تھا کہ اگر تنگدست کے پاس وصول کرنے جاؤ تو اس سے درگذر کر دینا ہو سکتا ہے اللہ جل شانہ ہم سے بھی درگذر فرما دیں، چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ جل شانہ نے اس سے درگذر فرما دیا۔[4] (اسے بخش دیا)

حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک قرضدار

---

[1] [2] [3] رواہ ابن ماجہ۔ [4] اخرجاہ فی الصحیحین۔

کو طلب کیا وہ روپوش ہو گیا، پھر بعد میں انہیں ملا تو کہنے لگا میں تنگدست ہوں، انہوں نے فرمایا، بخدا یہی بات ہے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اللہ جل شانہٗ اسے قیامت کی پریشانیوں اور تکالیف سے نجات دے دیں تو اسے چاہیے کہ کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔[1]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے گذرنے والوں میں سے ایک شخص کا حساب کتاب ہوا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ملی مگر یہ کہ وہ لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا، مالدار تھا اور اس نے اپنے لڑکوں اور ملازمین سے کہہ رکھا تھا کہ تنگدست سے درگذر کر دیا کرو، اللہ عزوجل نے فرمایا ہم تم سے زیادہ اس کے حقدار ہیں (فرشتوں سے فرمایا) اس کو معاف کر دو۔[2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص کا انتقال ہوا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا اس سے پوچھا گیا تم کیا عمل کرتے تھے یا لوگوں نے ذکر کیا یا اس شخص نے خود بیان کیا کہا کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا۔ تنگدست کو ڈھیل اور مہلت دیا کرتا تھا اور پیسہ یا نقد میں درگذر کر دیا کرتا تھا چنانچہ اس کی مغفرت کر دی گئی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور انہوں نے اپنی دونوں آنکھوں پر اپنی انگلیاں رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے محفوظ کیا اور دل کی جانب اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] [2] رواہ مسلم۔

فرمایا کرتے تھے جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ جل شانہٗ اسے اپنی رحمت کے سائے میں رکھیں گے۔[1]

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی' اسے ہر روز صدقہ کا ثواب ملے گا اور جس نے وقت مقررہ آنے کے بعد مہلت دی اسے بھی اسی کی طرح روزانہ صدقہ کا اجر ملے گا۔[2] مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرمایا کرتے تھے جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اسے روزانہ اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، (جتنا اس پر قرض ہے۔) فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اسے روزانہ اس سے دوگنا صدقہ کرنے کا اجر ملے گا جب تک قرض ادا کرنے کا مقررہ وقت نہ آجائے پھر جب قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر آجائے اور اسے مہلت دے تو اسے ہر روز اس سے دوگنا صدقہ کرنے کا اجر ملے گا۔

حج کا بیان

فضائلِ حج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا حج مبرور۔[3]

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ أحمد وابن ماجہ وھذا اللفظ ابن ماجہ۔

[3] أخرجہ فی الصحیحین۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے حج کیا اور کوئی بے ہودہ بات نہیں کی برا کام نہیں کیا وہ اسی طرح واپس ہو گا جیسے اس کی ماں نے آج جنا ہو۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرے پے درپے کیا کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرے ایک دوسرے کے بعد کیا کرو، اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونا اور چاندی کے میل کچیل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں یہ اگر اس سے مانگیں تو وہ ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر مغفرت طلب کریں تو مغفرت فرما دے گا۔[4]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرنے والا اور حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ جل شانہ کے پاس آنے والے وفد ہیں، انہوں نے اس سے مانگا اس نے ان کی دعا قبول کی اور انہوں نے اس سے مانگا اور اس نے انہیں عطا فرمایا۔[5]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] أخرجہ فی الصحیحین۔ [2] رواہ النسائی۔

[3] رواہ النسائی والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

[4][5] أخرجاھما فی الصحیحین۔

فرمایا: ایک عمرے سے دوسرا عمرہ ان کے درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ بنتا ہے، اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں [۱]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے وفد تین ہیں: غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والا [۲]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرے کے درمیان متابعت کیا کرو (یعنی ایک کو دوسرے کے بعد کیا کرو) اس لئے کہ اس کے درمیان متابعت کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے [۳]

تلبیہ کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اپنے صحابہ کو حکم دیجئے کہ وہ زور سے تلبیہ پڑھا کریں اس لئے کہ یہ حج کا شعار (خصوصی علامت) ہے [۴]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو تلبیہ پڑھے مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے، اِدھر اُدھر کے ساری زمین پر ہوتے ہیں وہ سب اس کے تلبیہ کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں [۵]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ اخرجہ فی الصحیحین ۔ ۲ رواہ النسائی ۔ ۳ رواہما ابن ماجہ ۔
۵ رواہما الترمذی وابن ماجہ ۔

سے دریافت کیا گیا اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا زور زور سے تلبیہ پڑھنا اور قربانی کے جانوروں کا خوب خون بہانا [۱]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کوئی محرم ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے چاشت کے وقت سے سورج ڈوبنے تک تلبیہ پڑھے مگر یہ کہ وہ اس کے گناہوں کو غائب کر کے اسے دوبارہ ایسا کر دے گا گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو [۲]

وقوفِ عرفات کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو دوزخ کی آگ سے زیادہ نجات دیتے ہوں سوائے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن کے، اس روز اللہ جل شانہ بندوں کے قریب ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ [۳]

عرفات ومزدلفہ میں دعا کی فضیلت

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی تو ارشاد ہوا کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے سوائے ظلم کے کہ میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ لوں گا، مزید فرمایا: پروردگار! اگر چاہیں تو مظلوم کو اس کے بدلے جنت عطا

---

۱ رواہ الترمذی وابن ماجہ ۔ ۲ رواہ ابن ماجہ ۔ ۳ رواہ مسلم ۔

فرمادیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں، لیکن اس رات یہ دعا قبول نہیں ہوئی، جب صبح کو مزدلفہ میں آپ نے دوبارہ یہی دعا دہرائی تو آپ کی اس دعا کو قبول کر لیا گیا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یا فرمایا مسکرانے لگے، تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس وقت آپ ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ خوش وخرم رکھے آپ کو کس بات پر ہنسی آرہی ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے دشمن شیطان کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کی مغفرت فرمادی ہے تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنی شروع کر دی اور ہلاکت وتباہی کو پکارنے لگا اس کے اس جزع فزع کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔[1]

رکنین (رکن یمانی اور حجر اسود) کے استلام کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ پتھر (حجر اسود) قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھ رہا ہوگا اور زبان ہوگی جس سے بول رہا ہوگا جس نے صحیح طریقے سے اس کا بوسہ لیا ہوگا اس کے لئے گواہی دے گا۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجر اسود جب جنت سے اترا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا انسانوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔[3]

---

[1] اخرجہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کیا بات ہے کہ میں آپ کو دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کا ہی استلام کرتے (چومتے) دیکھتا ہوں؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ فرمایا کرتے تھے ان کا چھونا گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے رکن (حجر اسود) اور مقام (ابراہیم) جنت کے یاقوت ہیں جن کے نور کو اللہ تعالےٰ نے ختم کر دیا ہے، اگر ان کے نور کو ختم نہ کرتے تو یہ دونوں مشرق ومغرب کے درمیان تمام عالم اسلام کو روشن کر دیتے۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں جو شخص یہ دعا پڑھے گا

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ»

اے اللہ میں آپ سے عفو ودرگذر اور عافیت مانگتا ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی اچھائی وبھلائی عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمایئے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

وہ سب فرشتے اس پر آمین کہیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا وہ ایسا ہے جیسے اللہ تعالےٰ سے ہاتھ ملا رہا ہو۔[3]

---

[1] رواہ النسائی۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب، اقال، ویروی موقوفا عن عبداللہ بن عمر وذکر۔

[3] رواہ ابن ماجہ۔

طوافِ بیت اللہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں وہ ایسا ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا ہے[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے بیت اللہ کے طواف کے لئے سات چکر لگائے اور سوائے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کے اور کوئی بات نہ کی تو اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور جس نے طواف کیا اور اسی حالت میں بات کی وہ رحمت میں پیادہ پا داخل ہوا جیسے ننگے پاؤں پانی میں داخل ہوتے ہیں[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے آج اسے جنا ہو[3]

حضرت عبید بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکن یمانی اور حجر اسود پر بہت مزاحمت کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا اے ابو عبید آپ ان دونوں مقامات پر بہت جد وجہد کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] رواہ ابن ماجہ وقال النسائی: من طاف سبعا فھو کعدل رقبۃ۔

[2] رواہ ابن ماجہ۔ [3] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب وقال البخاری: انما یروی ھذا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ۔

علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو اتنی جد وجہد کرتے نہیں دیکھا کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ایسا کروں تو اس میں کوئی تعجب خیز بات نہیں اس لئے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے، ان کو چھونا گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے اس بیت اللہ کا طواف کیا اور صحیح طریقہ سے کیا وہ ایسا ہے جیسے غلام کو آزاد کیا اور میں نے سنا آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک قدم نہیں رکھتا نہ دوسرا قدم اٹھاتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے البتہ فرق یہ ہے کہ تم اس میں بات چیت کر لیتے ہو لہٰذا جو اس میں بات کرے اسے چاہیئے کہ خیر ہی کی بات کرے[2]

بارش میں طواف کی فضیلت

حضرت ابو عقال نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارش میں طواف کیا، ہم جب طواف کر چکے تو مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعتیں پڑھیں حضرت انس نے ہم سے فرمایا اب از سر نو اعمال شروع کر دو اس لئے کہ تمہارے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اسی طرح فرمایا تھا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش میں طواف کیا تھا[3]

حاجیوں کو مزدلفہ میں ملنے والی فضیلت

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن۔ [2] رواہ الترمذی وقال وقد روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا۔ [3] اخرجہ ابن ماجہ۔

نے مزدلفہ میں صبح کے وقت ان سے ارشاد فرمایا اے بلال لوگوں کو خاموش کر دو یا فرمایا چپ کرا دو، پھر فرمایا اللہ جل شانہ نے تمہارے اس اجتماع پر نظر کرم فرمائی (یا فضل فرمایا) اور تمہارے گناہگار تمہارے نیکو کاروں کو عطا فرما دیئے (یعنی ان کو یہ فضیلت دی کہ وہ جس گناہگار کی سفارش کرنا چاہیں کر لیں تاکہ ان کی مغفرت کی جائے) اور تم سے اچھے کام کرنے والے کو وہ عطا فرمایا جو اس نے مانگا، تم اللہ جل شانہ کا نام لے کر یہاں سے کوچ کر چلو۔[1]

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت سے جس کا نام ام سنان تھا یہ ارشاد فرمایا: تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا ابو فلان (یعنی میرے شوہر) کے پاس دو اونٹنیاں تھیں وہ اور ان کے بیٹے ایک اونٹنی پر چلے گئے دوسری ہمارے نخلستان کو پانی دیتی ہے (سواری نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کا عمرہ حج کا یا میرے ساتھ حج کا ثواب دلاتا ہے۔[2]

استرے سے بال کٹانے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق (استرا) کرنے والوں کی مغفرت فرما دیجئے، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بال چھوٹے کرانے والوں کے لئے بھی دعا کر دیجئے،

---

[1] أخرجه ابن ماجه۔ [2] رواه مسلم۔

فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے حلق کرانے والوں پر، عرض کیا اے اللہ کے رسول قصر (بال چھوٹے کرانے) والوں کے لئے بھی دعا کر دیجئے، فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے حلق کرانے والوں پر، عرض کیا قصر کرنے والوں کے لئے بھی فرمایا قصر کرنے والوں کی بھی مغفرت فرما دیجئے۔[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق کرنے والوں کی مغفرت فرما دیجئے، عرض کیا اے اللہ کے رسول اور قصر کرنے والوں کی بھی، فرمایا اے اللہ حلق کرنے والوں کی مغفرت فرما دیجئے، عرض کیا اے اللہ کے رسول قصر کرنے والوں کی بھی، فرمایا اے اللہ حلق کرنے والوں کی مغفرت فرما دیجئے، عرض کیا اے اللہ کے رسول قصر کرنے والوں کی بھی، فرمایا اور قصر کرنے والوں کی بھی مغفرت فرما دیجئے۔[2]

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور قصر (بال چھوٹے کرانے) والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے سنا۔[3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال استرے سے منڈائے۔[4]

رمی جمرات کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول

---

[1] رواه مالك وعبد الله بن عمر عن نافع، ذكر مالك والمقصرين في الثالثة وقال عبيد الله في الرابعة، أخرجه البخاري ومسلم حديث مالك وروى مسلم حديث عبيد الله وتبعه عليه البخاري۔ [2] أخرجاه في الصحيحين۔ [3] رواه مسلم ولم يقل: في حجة الوداع۔ [4] أخرجاه في الصحيحين۔

ہر سال ان (جمرات) کو کنکروں سے مارا جاتا ہے ہمارا خیال ہے کہ یہ کم ہو جاتے ہیں، فرمایا بات یہ ہے کہ جو رمی قبول ہوتی ہے اس کے کنکر اٹھا لئے جاتے ہیں ورنہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو یہاں پہاڑوں کی طرح کنکریوں کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں[۱]

ماءِ زمزم کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے زمزم کے پانی کو جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ وہی کام کرتا ہے[۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی کا کام کرتا ہے، اگر تم اسے شفایابی کے لئے پیو گے اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا فرما دے گا، اگر پیٹ بھرنے کے لئے پیو گے اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا پیٹ بھر دے گا، اور اگر اسے پیاس بجھانے کے لئے پیو گے اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا، حضرت جبرئیل کے پاؤں مارنے سے یہ پانی پھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لئے نکالا ہے[۳]

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک صاحب آئے، آپ نے دریافت فرمایا کہاں سے آ رہے ہو؟ کہا زمزم کے پاس سے، فرمایا جس طرح اس سے پینا چاہیے پانی پیا؟ عرض کیا وہ کس طرح؟ فرمایا جب تم اسے پیو تو کعبہ کی طرف منہ کرو اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

[۱] رواہ الدارقطنی۔ [۲] رواہ ابن ماجہ۔
[۳] رواہ الدارقطنی۔

ہمارے اور منافقوں کے درمیان پہچان یہ ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے[۱]

مکہ مکرمہ میں نماز کی فضیلت

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اُدھر کا ارادہ کیا تھا اور ہاتھ سے بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا، آپ نے دریافت فرمایا وہاں کس لئے جا رہے ہو؟ کیا تجارت کا ارادہ ہے؟ عرض کیا جی نہیں میرا ارادہ ہے کہ وہاں جا کر نماز پڑھوں، فرمایا یہاں نماز پڑھنا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے مکہ معظمہ کی جانب اشارہ فرمایا) وہاں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے اور دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا[۲]

مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مکہ مکرمہ میں رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے روزے رکھے اور جتنا ہو سکا رات کو قیام کیا اللہ تعالیٰ اسے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب عطا فرمائیں گے اور اس کے لئے ہر دن اور ہر رات کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور ہر روز اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھوڑے پر سوار کرانے کا اجر ملے گا اور ہر دن میں ایک نیکی اور ہر رات میں ایک

---

[۱] اخرجہ ابن ماجہ والدارقطنی واللفظ لابن ماجہ۔ [۲] رواہ احمد فی مسندہ۔

نیکی لکھی جائے گی[1]

بیت المقدس سے احرام باندھنے کی فضیلت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مسجد حرام آیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، یا یہ فرمایا کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کو شک ہے)[2] ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ایک روایت میں ہے وہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی[3]

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو حرمین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک جگہ مرے گا وہ قیامت کے روز امن والوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا[4]

---

[1] رواہ ابن ماجہ عن العدنی عن عبدالرحیم بن زید العمی عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

[2] رواہ ابوداود وابن ماجہ بنحوہ۔ [3][4] اخرجہا الدارقطنی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی[1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مجھے سلام کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھے واپس لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں[2]

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے[4]

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مسجد نبوی کا ذکر کیا فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد کعبہ کے[5]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر پر حاضر ہوا، میں نے

---

[1] اخرجہ الدارقطنی۔ [2] رواہ ابوداود۔

[3][4][5] اخرجہا مسلم۔

عرض کیا اے اللہ کے رسول دونوں مسجدوں میں سے کس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکروں سے ایک چلو بھرا اور زمین پر مار کر فرمایا وہ مسجد تمہاری یہ مسجد ہے مسجد نبوی کے بارے میں فرمایا۔

مساجد ثلاثہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت اچھی لگیں اور انہوں نے میرے یقین کو پختہ کیا یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہ کرے، اور دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ ممنوع ہے اور دو نمازوں کے بعد کوئی نفل، نماز نہیں پڑھی جائے گی عصر کے بعد غروب شمس تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور سفر نہیں کیا جائے گا سوائے تین مسجدوں کے مسجد حرام، میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ [1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مسجدوں کے سوا (کسی مسجدوں کے لئے) سفر نہیں کیا جائے گا۔ میری یہ مسجد اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ [2]

مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر

[1،2] اخرجاہ وھذا لفظ البخاری۔

کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت پالے وہاں نماز پڑھ لو سب سجدہ کی جگہ اور مسجد ہے [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت سلیمان بن داود علیہما الصلاۃ والسلام نے جب بیت المقدس تعمیر کیا تو اللہ جل شانہ سے تین دعائیں مانگیں: اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہ اپنی سی قوت فیصلہ عطا فرمائیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کی طرح صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق ملے) چنانچہ ان کو وہ دے دی گئی اور اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا کہ ایسی حکومت عطا فرمائیں جیسی ان کے بعد کسی کو نہ ملے چنانچہ وہ دعا بھی قبول ہو گئی اور جب مسجد اقصیٰ کی تعمیر مکمل ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہاں جو بھی نماز پڑھنے کی نیت سے آئے اسے اس کے گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دیں جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا [2]

حضرت ابو عبداللہ الألتھانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کو گھر میں نماز پڑھنے پر ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور محلہ وقبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے پر پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے پر پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے پر پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد میں نماز پڑھنے پر پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے [3]

---

[1] اخرجاہ بمعناہ۔ [2] اخرجہ النسائی وابن ماجہ۔

[3] رواہ ابن ماجہ۔

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء سوار ہو کر بھی آیا کرتے تھے اور پیدل بھی[1] ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آیا کرتے تھے پیدل بھی اور سوار ہو کر بھی۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نکلا یہاں تک کہ اس مسجد مسجد قباء آئے اور اس میں نماز پڑھے اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا[2]

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرے کی طرح ہے[3]

قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس ذی الحجہ کو کسی ابن آدم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو اللہ تعالےٰ کو خون کے بہانے سے زیادہ محبوب ہو، وہ جانور قیامت کے روز اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں کے ساتھ آئے گا اور زمین پر خون گرنے سے قبل اللہ جل شانہ کے یہاں قبولیت کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا خوشی خوشی قربانی کیا کرو[4]

---

[1] أخرجاہ فی الصحیحین۔ [2] رواہ النسائی و ابن ماجہ۔

[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب ولا نعرف لأسید بن ظہیر شیئاً یصح غیر ھذا الحدیث۔

[4] أخرجہ الترمذی و ابن ماجہ وھذا لفظہ وقال الترمذی: حدیث حسن غریب۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پوچھا: یہ قربانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا تمہارے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، عرض کیا اے اللہ کے رسول اس پر ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی، عرض کیا اے اللہ کے رسول اون والے (جانور) پر کیا ملے گا؟ فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی[1]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین کفن حُلّہ (کپڑوں کا جوڑا) ہے اور بہترین قربانی سینگ والا مینڈھا ہے[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگوں والے سیاہ و سفید رنگ والے مینڈھے قربان کئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے انہیں ذبح کیا، اللہ کا نام لیا اللہ اکبر فرمایا اور اپنی ٹانگ کو ان کے چہرے کے کنارے پر رکھا[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو (یعنی جس کے پاؤں سیاہ ہوں) سیاہی میں بیٹھتا ہو (پیٹ سیاہ ہو) سیاہی میں دیکھتا ہو (آنکھ کے اردگرد کا حصہ سیاہ ہو) چنانچہ اسے لایا گیا تاکہ آپ اسے قربان کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عائشہ چھری لے آؤ، پھر فرمایا اس کو پتھر سے تیز کر لو، میں نے تیز کر لیا، پھر آپ نے چھری لی مینڈھے کو پکڑ کر لٹا کر ذبح کرنا چاہا، پھر فرمایا:

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجہ ولم یقل الترمذی: الأقرن۔

[3] أخرجاہ فی الصحیحین۔

«بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ».

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتا ہوں اے اللہ اسے محمد، آل محمد اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف قبول فرمائیے۔

پھر آپ نے اسے ذبح کر دیا۔[۱]

جہاد کا بیان

اللہ جل شانہ کے راستے میں صبح و شام کے نکلنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا شام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔[۲]

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ صبح جس کو کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگائے وہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔[۳]

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا شام اس سب سے بہتر ہے جس پر سورج نکلے یا غروب ہو۔[۴]

---

[۱] رواہ مسلم۔ [۲] أخرجہ البخاری ومسلم ولہما عن أبی ہریرۃ بنحوہ۔
[۳، ۴] رواہما مسلم۔

اللہ جل شانہ کے راستے میں جہاد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے اس شخص کے لئے جو اس کے راستے میں نکلے وہ اس پر ایمان اور اس کے رسولوں کی تصدیق میں نکلا ہو یہ طے فرما دیا ہے کہ یا تو اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائیں گے یا جنت میں داخل فرما دیں گے اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق گذرے گا تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، اور میری تمنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔[۱] ایک روایت میں ہے لیکن میں اتنی سواریاں نہیں پاتا جن پر تمہیں سوار کر سکوں اور خود ان کو سواری کے لئے جانور نہیں ملتا، اور ان پر یہ بھی شاق ہے کہ وہ میرے پیچھے اکیلے رہ جائیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کروں اور مجھے شہید کر دیا جائے پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ہمیں ایسی چیز بتلائیے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے برابر ہو، فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، عرض کیا کیوں نہیں، راوی نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے ان سے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار کی سی ہے جو رات بھر عبادت میں لگا رہتا ہو نہ روزے سے تھکتا ہو نہ نماز سے اس وقت اس میں لگا رہے جب تک اللہ تعالیٰ کے راستے کا

---

[۱] أخرجہ البخاری ومسلم بنحوہ۔

مجاہد واپس نہ لوٹ آئے[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو، آپ نے ارشاد فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا، کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ جب سے مجاہد نکلے اس وقت سے مسجد میں داخل ہو جاؤ رات بھر نماز پڑھو اس سے تھکو نہیں اور دن بھر روزہ رکھو، روزہ چھوڑو مت، فرمایا اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرے، فرمایا پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہو[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں بہترین زندگی گذارنے والوں میں سے وہ شخص ہے جو اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو، اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑتا پھر رہا ہو جب بھی دشمن کی آواز سنے یا کسی جانب خوف و دہشت محسوس ہو تو اس کی طرف پہنچ جائے جنگ اور موت کو اس کی ملنے کی جگہ پر تلاش کر رہا ہو، اور ایک وہ شخص جو اپنی بکریاں لئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا وادیوں میں سے کسی وادی میں ہو نماز قائم کرتا اور زکاۃ دیتا اور اللہ جل شانہ کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے موت آجائے وہ لوگوں کے ساتھ

---

[1] أخرجه مسلم. [2] رواه النسائي. [3] أخرجه البخاري ومسلم.

خیر ہی خیر میں شریک ہو[1]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے اللہ تعالےٰ کے راستے کا ایک دن دوسرے مقامات کے ہزار دنوں سے بہتر ہے[2]

اللہ جل شانہ کا مجاہد کے سو درجات بلند کرنا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالےٰ پر یہ لازم ہو گا کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں، خواہ وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرے یا اس جگہ رہے جہاں پیدا ہوا ہو، عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ سنائیں؟ فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں میں ایسا فاصلہ ہے جیسا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، تم جب اللہ تعالےٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو اس لئے کہ یہ جنت کا درمیانہ درجہ ہے، اعلیٰ درجہ ہے، میرا خیال ہے فرمایا اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوں گی[3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوسعید جس شخص نے اللہ تعالےٰ کو پروردگار، اسلام کو دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی، راوی کہتے ہیں اس سے حضرت ابوسعید کو بڑا تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا اے

---

[1] أخرجه مسلم بمعناه. [2] رواه النسائي. [3] أخرجه البخاري.

اللہ کے رسول ذرا اس کو میرے سامنے دوبارہ دہرا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دہرایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک اور چیز بھی ہے جس سے اللہ تعالٰے بندے کے سو درجے بڑھا دیتے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان، عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کرنا[۱]

جہاد تمام اعمال سے افضل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک[۲]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا حج مبرور[۳]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا ایک صاحب نے عرض کیا اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے کسی عمل کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاؤں، دوسرے نے کہا سوائے اس کے کہ میں مسجد حرام کو آباد کروں، تیسرے نے کہا اللہ کے راستے میں جہاد اس سب سے بہتر ہے جو تم نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

---

[۱] اخرجہ مسلم۔ [۲،۳] اخرجاہما فی الصحیحین۔

نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس اپنی آواز بلند نہ کرو، یہ جمعہ کا ہی دن تو ہے ہم جب جمعہ کی نماز پڑھ چکیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر آپ سے پوچھیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ	کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	مسجد حرام کی تعمیر کو ایسا بنا دیا ہے جیسے
كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	کوئی اللہ تعالٰے اور قیامت کے روز
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ	پر ایمان لائے اور اللہ کے راستے میں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ	جہاد کرے۔ یہ دونوں اللہ تعالٰے کے
عِنْدَ اللّٰهِ ۭ (التوبہ - ۱۹)	یہاں برابر نہیں ہو سکتے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمان اللہ تعالٰے کے راستے میں اونٹنی کا دو مرتبہ دودھ نکالنے کی درمیان کی بمقدار بھی لڑا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

سرحد کی حفاظت اور محافظین سرحد کی موت پر ملنے والا اجر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن رات کو سرحد کی حفاظت کرنا مہینے کے روزے رکھنے اور اس کی راتوں میں نفلوں کے قیام سے افضل ہے، اگر وہ مر جائے تو اس کے لئے ان کا اعمال کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور اسے فتنہ دینے والے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے[۱]

---

[۱] رواہ مسلم۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک دن کی چوکیداری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے ایک شخص کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک شام یا صبح دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے [۱]

حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مرنے والا ایسا نہیں کہ وہ مرے مگر یہ کہ اس کے اعمال بند ہو جاتے ہیں سوائے اس شخص کے جو سرحد یا قلعہ کی حفاظت کرتے ہوئے مرا ہو اس لئے کہ اس کا عمل اس کے لئے قیامت تک بڑھتا رہے گا اور اسے فتنۂ قبر سے محفوظ رکھا جائے گا [۲]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جس شخص نے اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک رات بھی چوکیداری کی وہ اس کے لئے ہزار راتوں کے قیام اور دن کے روزوں کے برابر ہوگی [۳]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالٰی کے راستے میں چوکیداری کرتے ہوئے مرے گا اس کے لئے اس کے وہ اعمال ہمیشہ لکھے جاتے رہیں گے جنہیں وہ کرتا تھا اور اس کا رزق اس کے لئے جاری کر دیا جائے گا اور فتنہ میں ڈالنے سے بچایا جائے گا اور اللہ تعالٰی قیامت کے روز اسے خوف و دہشت سے محفوظ اٹھائیں گے [۴]

---

[۱] أخرجه البخاری۔ [۲] رواہ أبوداود والترمذی بمعناہ وقال: حدیث حسن صحیح۔
[۳،۴] رواھما ابن ماجہ۔

اللہ تعالٰی کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہار (نکیل) والی اونٹنی لائے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اسے اللہ کے راستے میں دیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تمہیں اس کے بدلے میں سات سو مہار والی اونٹنیاں ملیں گی [۱]

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالٰی کے راستے میں کچھ خرچ کیا اسے سات سو گنا اجر ملے گا [۲]

حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابو الدرداء، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابو امامۃ باہلی اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہم یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالٰی کے راستے میں کوئی نفقہ (خرچ) بھیجا اور خود گھر پر رہا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم کا اجر ملے گا اور جو اللہ تعالٰی کے راستے میں بذاتِ خود لڑنے گیا اور وہاں پیسے خرچ کئے تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر استشہاد (استدلال) کے لئے یہ آیت تلاوت فرمائی:
«وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ» [۳]

---

[۱] أخرجه مسلم۔ [۲] رواہ النسائی۔
[۳] رواہ ابن ماجہ وھو روایۃ الحسن عن ھؤلاء الصحابۃ رضی اللہ عنھم وما أظنه سمع من أحد منھم۔

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقات میں سے سب سے افضل صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیمہ کے سائے کا صدقہ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خادم عطیہ کرنے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جفتی کے نر کا صدقہ کرنا ہے۔[1]

اللہ جل شانہ کے راستے کا غبار اور پاؤں کے غبار آلود ہونے کی فضیلت

حضرت ابو عبس عبد الرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے چہرے پر اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ہرگز جمع نہ ہوں گے اور کسی شخص کے دل میں بخل اور ایمان ایک ساتھ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو ایک شام کو نکلا قیامت کے روز اس کو وہاں لگنے والے غبار کے برابر مشک ملے گا۔[4]

اللہ تعالیٰ کے راستے میں چوکیداری کی فضیلت

حضرت ابوریحانہ ازدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

---

[1] رواہ الترمذی وقال، حدیث حسن صحیح غریب۔ [2] رواہ البخاری۔

[3] رواہ النسائی وروی الترمذی ذکر الغبار بنحوہ وقال؛ حدیث حسن صحیح وروی ابن ماجہ: لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف عبد مسلم۔ [4] رواہ ابن ماجہ۔

ہیں فرمایا: میں نے دوزخ کی آگ کو ایسی آنکھ پر حرام کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگی ہو۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کی چوکیداری ہزار سال کے روزوں اور رات کے قیام سے افضل ہے۔ سال تین سو دن کا اور دن ہزار سال کے برابر۔[2]

اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ جل شانہ اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلہ پر کر دیں گے۔[3]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ کے برابر خندق حائل فرما دیں گے۔[4]

اللہ جل شانہ کے راستے میں تیر اندازی کی فضیلت

حضرت ابو نجیح سلمی عمرو بن عبد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] رواہ النسائی۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔

[3] رواہ أحمد والترمذی وقال: تقوم فی الصوم حدیث أبی سعید وحدیث عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہما۔

[4] رواہ الترمذی وقال: غریب۔

علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کی اور نشانہ پر مارا تو اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا[۱] نسائی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے: وہ تیر دشمن کو پہنچا چاہے نشانے پر لگے یا نہ لگے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، نسائی کی روایت میں ہے دشمن کو لگے یا نہ لگے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

حضرت کعب بن مُرّۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: تم تیر مارو، جس نے دشمن کو تیر مارا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیں گے، حضرت ابن النحّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور درجوں میں کتنا فاصلہ ہوگا، فرمایا ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہوگا[۲]

حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے: اس کا وہ بنانے والا جو اجر و ثواب کی نیت سے اسے بنائے، اس کو پھینکنے والا اور اس کو اٹھا کر دینے والا[۳]

اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہونے کی فضیلت

اور اس کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اونٹنی کا دو مرتبہ دودھ نکالنے کی درمیان کی بمقدار لڑا ہو

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا (اور اللہ تعالیٰ کو

---

[۱] رواہ النسائی ورویٰ الترمذی طرفاً منہ وصححہ۔ [۲] رواہ النسائی۔ [۳] رواہ النسائی وابن ماجہ۔

خوب معلوم ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا) مگر یہ کہ وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی[۱]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں دو قطرے یہ ہیں ان آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے ہوں اور خون کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہا ہو، دو اثر، نشان یہ ہیں ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں پڑا ہو اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضے کے ادا کرنے میں پڑا ہو[۲]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ نکالنے کے درمیان کی مدت کی بمقدار لڑا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص نے سچے دل سے شہادت مانگی پھر وہ مر گیا یا قتل کر دیا گیا تو اسے شہید کا اجر ملے گا اور جسے کوئی زخم لگا یا تکلیف پہنچی تو قیامت کے روز وہ زخم اس سے زیادہ خون والا ہوگا رنگ زعفران کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی اور جسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی زخم لگا اس پر شہیدوں کی مہر لگ گئی[۳]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صاحب ایک گھاٹی سے گذرے، وہاں شیریں پانی کا ایک چشمہ تھا انہیں وہ چشمہ پانی کی شیرینی کی وجہ سے بہت اچھا لگا، انہوں نے کہا اگر میں لوگوں سے

---

[۱] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [۲] رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب۔
[۳] رواہ ابوداود والنسائی وروی منہ الترمذی الی قولہ کالمسک وقال: حدیث صحیح وفی روایۃ ومن خرج بہ خراج فی سبیل اللہ فان علیہ طابع الشہداء (جس کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی پھوڑا وغیرہ نکلا تو اس پر شہیدوں کی مہر و نشان لگ گئی)

کنارہ کشی کر کے اس گھاٹی میں ڈیرہ ڈال لوں تو کتنا اچھا ہو، لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر ایسا ہرگز نہیں کروں گا، چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو اس لئے کہ تم میں سے ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ٹھہرنا گھر میں ستّر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے، کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما کر تمہیں جنت میں داخل فرما دیں؟ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو، جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ نکالنے کی درمیانی مدت کے بمقدار جنگ کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

بحری جنگ کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ آپ کی محرم تھیں، رضاعی خالہ تھیں یا آپ کے والد کی رضاعی خالہ تھیں) وہ آپ کی میزبانی کرتی تھیں، حضرت ام حرام حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اس کے بعد آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی تو آپ ہنس رہے تھے، حضرت ام حرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس حالت میں پیش کئے گئے کہ

[1] رواہ الترمذی وقال، حدیث حسن۔

وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں وہ اس سمندر کے بڑے حصہ پر سوار ہوں گے، بادشاہ بنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے، یا یہ فرمایا کہ تختوں میں بیٹھے بادشاہوں کی طرح ہوں گے (راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا)، ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ جل شانہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے بنا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرما دی، پھر سر رکھا اور سو گئے پھر آنکھ کھلی تو آپ ہنس رہے تھے، حضرت ام حرام نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ ارشاد فرمایا (میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے اس حالت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں پھر وہی بات دہرا دی جو پہلے فرمائی تھی، حضرت ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم تو پہلی جماعت والوں میں سے ہو، چنانچہ حضرت ام حرام حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں سمندری قافلہ جہاد میں نکلیں جب سمندر سے نکل کر اپنے جانور پر سوار ہوئیں تو اس سے گر کر وفات پا گئیں۔[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بحری جہاد خشکی کے دس جہادوں کی طرح ہے اور وہ شخص جس کا سر سمندر میں چکرائے وہ ایسا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا ہے۔[2]

[1] أخرجہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ ابن ماجہ من روایۃ لیث بن أبی سلیم۔

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے سمندر میں شہید ہونے والا خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے اور جس شخص کا سر سمندر میں چکرائے وہ ایسا ہے جیسے خشکی میں خون میں نہانے والا، اور وہ جو دو موجوں کے درمیان میں ہو وہ ایسا ہے جیسے دنیاوی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذارنے والا اور اللہ تعالیٰ نے ملک الموت (روح قبض کرنے والے فرشتہ) کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے اس کے جو سمندر میں شہید ہو کہ ان کی روحیں اللہ تعالیٰ خود قبض فرماتے ہیں، اور خشکی میں شہید ہونے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور سمندر میں شہید ہونے والے کے تمام گناہ بھی معاف کر دیے جاتے ہیں اور قرض بھی۔[۱]

غازی کو مسلح کرنے اور اس کے گھربار کا خیال رکھنے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی غازی کو لیس کیا (اس کی ضروریات بہم پہنچائیں) اس نے گویا خود جہاد کیا اور جو شخص اس کے پیچھے اس کے گھربار کی دیکھ بھال کرتا ہے اس نے بھی گویا جہاد کیا۔[۲]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غازی کو ضرورت کا ساز و سامان دیا یہاں تک کہ وہ غازی کسی کا محتاج نہ رہے تو اسے اس غازی جیسا ثواب ملتا رہے گا جب تک وہ غازی شہید نہ ہو جائے یا گھر واپس نہ لوٹ آئے۔[۳]

---

[۱] رواہ ابن ماجہ۔ [۲] أخرجاہ فی الصحیحین۔ [۳] رواہ ابن ماجہ۔

کمزور مسلمانوں کے طفیل مدد طلب کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کو اپنے سے کمتر مسلمانوں پر فضیلت حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری مدد نہیں ہوتی اور تمہیں رزق نہیں ملتا مگر اپنے کمزوروں اور ضعیفوں کی برکت سے[۱] نسائی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ تمہیں ان کی دعا، نماز اور اخلاص کی برکت سے رزق اور مدد ملتی ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے مجھے اپنے کمزوروں اور ضعفاء میں تلاش کرو اس لئے کہ تمہیں رزق اور مدد انہی کمزوروں کی وجہ سے ملتی ہے۔[۲]

اللہ جل شانہ کے راستے میں شہید ہونے کی فضیلت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس حالت میں قتل کر دیا جاؤں کہ میں صبر کرنے والا، اجر و ثواب کی امید رکھنے والا ہوں، دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوں پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ اسے میرے گناہوں کا کفارہ بنا دیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس حالت میں قتل کئے جاؤ کہ تم صبر کرنے والے، اجر و ثواب کی امید رکھنے والے ہو، سینہ سپر ہو کر

---

[۱] أخرجہ البخاری والنسائی۔

[۲] رواہ أبو داود والترمذی والنسائی وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح وقال النسائی. فإنما تنصرون وترزقون.

لڑ رہے ہو پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو تو اللہ تعالٰے تمہارے تمام گناہ معاف فرمادیں گے سوائے قرض کے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا ہے ؎۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا کہ وہ جنت میں داخل ہو اور پھر یہ چاہے کہ وہاں سے واپس آئے چاہے اسے روئے زمین کا سب کچھ کیوں نہ دے دیا جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں دوبارہ واپس ہو اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے اس لئے کہ وہ شہید کا اعزاز واکرام دیکھ چکا ہوگا ؎۲

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کے یہاں شہید کے لئے یہ طریقہ و دستور ہے کہ پہلے لمحہ ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور نزع اکبر (بڑے بلا دینے والے) سے اسے مامون رکھا جاتا ہے اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے اس کا ایک موتی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں ہے اور بہتّر موٹی موٹی بڑی بڑی سرمگیں آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے اور اس کے رشتہ داروں میں سے ستّر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی ؎۳

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کے ستّر اہل بیت (رشتہ داروں) کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی ؎۴

؎۱ اخرجہ مسلم و عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین (یعنی اللہ تعالٰے کے راستے میں قتل ہونا ہر چیز کے لئے کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے) ؎۲ اخرجہ البخاری و مسلم۔ ؎۳ رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب صحیح۔
؎۴ رواہ ابوداود۔

حضرت مسروق نے فرمایا ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے درج ذیل آیت کے بارے میں دریافت کیا:

«وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ	تم ان لوگوں کو جو اللہ تعالٰے کے راستے
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	میں قتل کئے گئے مردہ گمان مت کرنا بلکہ
اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ	وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں
رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ» آل عمران۔ ۱۶۹	انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

انہوں نے فرمایا ہم نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہوں گی، ان کے لئے عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہوں گی، وہ جنت میں جہاں چاہیں گی گھومیں گی پھر ان قندیلوں میں واپس آجائیں گی۔ اللہ جل شانہ ان کی طرف متوجہ ہوں گے فرمائیں گے! کیا تم کچھ چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم کیا چاہیں جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی ان کے ساتھ تین مرتبہ اسی طرح فرمائیں گے۔ جب وہ یہ سمجھ لیں گے کہ بغیر مانگے ان کی جان نہیں چھوٹے گی تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے تاکہ ہم آپ کے راستے میں ایک مرتبہ اور شہید کئے جائیں۔ اللہ جل شانہ جب یہ دیکھ لیں گے کہ انہیں کسی چیز کی حاجت نہیں ہے تو انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دیں گے ؎۱

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا زمین شہید کے خون سے خشک نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس سے قبل ہی اس کے پاس فوراً اس کی دو بیویاں

؎۱ رواہ مسلم۔

اس طرح آتی ہیں گویا وہ ایسے دو پرندے ہیں جن کا بچہ بیابان میں گم گیا ہو، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک پوشاک ہوتی ہے جو دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہوتی ہے۔[1]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی شکل میں ہوں گی وہ جنت کے پھلوں یا درختوں سے معلق ہوں گی۔[2]

شہید کو پہنچنے والی تکلیف کا بیان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل سے شہید کو ایسی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسی تم میں سے کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف پہنچتی ہے۔[3]

شہیدوں کی انواع اور تعداد کا بیان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تم اپنے میں سے شہید کسے شمار کرتے ہو؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے، ارشاد فرمایا پھر تو میری امت میں شہیدوں کی تعداد بہت کم رہ جائے گی۔ عرض کیا پھر اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے، جو طاعون سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ (دست و اسہال وغیرہ) کی وجہ سے مرے وہ بھی شہید ہے،

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔

[2] رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وھذا لفظ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح

[3] رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وقال الترمذی: حدیث حسن غریب صحیح۔

پانی میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے، ایک روایت میں ہے جو دب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے۔[1]

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت کی سات اقسام اور بھی ہیں، طاعون والا بھی شہید ہے، ڈوبنے والا بھی شہید ہے، نمونیہ والا بھی شہید ہے، پیٹ کی وجہ سے مرنے والا بھی شہید ہے جل کر مرنے والا بھی ہے، دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور وہ عورت، جو حالت خمع (حمل یا کنواری حالت) میں مرجائے وہ بھی شہید ہے۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔[3]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے سلسلہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کے سلسلہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو دین کی حفاظت کے سلسلہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے سلسلہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔[4]

حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ظلماً کسی چیز کے لئے جانے کے دوران مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔[5]

جنّت تلواروں کے سائے تلے ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ ابوداود والنسائی وروی ابن ماجہ شیئاً منہ۔ [3] رواہ البخاری۔

[4] رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وھذا لفظہ۔ [5] رواہ النسائی۔

جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں[1]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں جب آپ دشمن کے مدمقابل تھے وقت کے انتظار میں تھے، جب سورج غروب ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور فرمایا: لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا مت کرو اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ پھر جب دشمن سے آمنا سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو اور یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ اے کتاب کے نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور دشمن کی جماعتوں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے دیجئے اور ہمیں ان پر فتح عطا فرمایئے[2]

کافر کو مارنے والا اگر راہ راست پر رہے تو وہ اور کافر آگ میں جمع نہ ہونگے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر اور اس کا قتل کرنے والا دوزخ کی آگ میں ہرگز جمع نہ ہوں گے[3] ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں آگ میں اس طرح جمع نہیں ہوں گے کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے، دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ مومن جو کافر کو قتل کردے پھر خود راہ راست پر رہے۔

سچے دل سے شہادت طلب کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اخرجہ مسلم۔ [2] اخرجہ البخاری۔ [3] رواہ مسلم۔

ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی اسے وہ درجہ عطا کردیا جائے گا چاہے وہ شہید نہ بھی ہو سکے[1]

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجہ تک پہنچا دیں گے خواہ اپنے بستر پر کیوں نہ مرے[2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگے گا پھر چاہے وہ یونہی مرے یا قتل کیا جائے اسے بہرحال شہید کا اجر ملے گا[3]

جہاد کے لئے گھوڑا باندھ کر رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے وعدہ کی تصدیق میں اس کے راستے میں گھوڑا باندھ کر رکھا تو قیامت کے روز اسے اس گھوڑے کے کھلانے پلانے، لید اور پیشاب کے برابر اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں ملیں گی[4]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑا ایک شخص کے لئے ذریعۂ اجر ہے اور ایک شخص کے لئے ڈھال و پردہ اور ایک کے لئے بوجھ، جس کے لئے اجر کا ذریعہ ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کے راستے کے لئے باندھ رکھے اور اس کو چراگاہ یا باغ میں خوب وسعت سے کھلائے پلائے، وہ اس دوران اس باغ یا چراگاہ سے

[1] و [2] رواہما مسلم۔ [3] رواہ النسائی والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔ [4] اخرجہ البخاری۔

جو بھی کھائے گا وہ اس کے کھاتے میں نیکیاں بنے گا اور اگر وہ اپنی رسی تڑا کر ایک دو ٹیلوں پر چڑھے گا تو اس کے نشانات قدم اور لید وغیرہ اس کے لئے نیکیاں بنیں گے، اور اگر وہ کسی نہر سے گذر کر وہاں سے پانی پی لے خواہ اس کا اس کو وہاں سے پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی اسے اس کا اجر ملے گا اور ایک شخص وہ ہے جو اسے بشکل باندھ کر رکھے تاکہ دوسروں کے سامنے ہتھیار نہ پھیلانا پڑے، اور اس کی گردن اور پشت پر آنے والے اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولے تو یہ گھوڑا اس کے لئے ڈھال اور پردہ بنے گا، اور ایک وہ شخص ہے جو اسے فخر و مباہات، ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی کے لئے باندھ کر رکھے تو یہ اس کے لئے گناہ اور بوجھ بنے گا[1]

غازی کو الوداع کہنے کی فضیلت

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] اخرجہ البخاری ومسلم بسندہ۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ یہ ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے ہوتے ہیں، ایک شخص کے لئے باعث اجر بنتا ہے، ایک کے لئے باعث ستر و پردہ، اور ایک کے لئے باعث گناہ، جس کے لئے باعث اجر ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کے راستے کے لئے باندھ کر رکھے اور اس کی چراگاہ اور باغ میں خوب وسعت کرے، وہ اس دوران باغ یا چراگاہ سے جو کچھ کھائے گا وہ سب اس شخص کے لئے نیکیاں بنے گا اور اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک یا دو اونچائی پر دوڑے تو اس کی لید اور اس کے قدموں کے نشانات اس شخص کے لئے نیکیاں بنیں گے اور اگر وہ کسی نہر سے گذرے وہاں سے پانی پی لے اس کے مالک کا خواہ اسے وہاں سے پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی یہ اس کے لئے نیکیاں بنے گا اور وہ شخص جس کے لئے یہ گناہ کا ذریعہ بنے گا یہ وہ شخص ہے جو اسے فخر و مباہات، ریاکاری اور اہل اسلام سے عداوت کے لئے باندھ کر رکھے، یہ گھوڑا اس شخص کے لئے گناہ کا ذریعہ بنے گا۔ اس روایت میں اس شخص کا ذکر نہیں جس کے لئے یہ گھوڑا پردہ اور ڈھال بنتا ہے۔ البتہ ابن ماجہ کی حدیث میں اس کا ذکر یوں ہے اور وہ شخص جس کے لئے یہ پردہ بنتا ہے وہ وہ شخص ہے جو اسے اعزاز و اکرام اور خوبصورتی کے لئے رکھے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پشت اور پیٹ پر فراخی و تنگی میں جو حق رکھا ہے وہ نہ بھولے۔۔۔ ابن ماجہ ۲۱-۲/۹۲ نسخہ مطبعہ علمیہ مصر مطبوعہ ۱۳۱۳ھ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے راستے کے کسی مجاہد کو الوداع کہوں اور اسے اس کے کجاوے پر ایک صبح یا شام اسے روک کے رکھوں یہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے زیادہ محبوب ہے[1]

حق بات کہنا بھی جہاد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عظیم ترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے[2]

نکاح وغیرہ کا بیان

فضائلِ نکاح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص شادی کی قدرت رکھتا ہو اسے شادی کر لینا چاہیئے اس لئے کہ یہ نگاہ کو پست اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والی ہے اور جو شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزے رکھنا چاہیئے اس لئے کہ یہ (روزے) اس کی شہوت کو کم کرنے والے ہیں[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں، اور تم خوب شادیاں کرو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے اور

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔ [3] رواہ البخاری ومسلم۔

امتوں پر فخر کروں گا جو شخص طاقت رکھتا ہو اسے شادی کرنا چاہیئے اور جو قدرت نہ رکھتا ہو اسے روزے رکھنا چاہیئے اس لئے کہ روزہ اس کی شہوت کم کر دیتا ہے لہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چاندی سونے کے بارے میں وہ نازل ہوا جو نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پھر ہم کون سا مال ذخیرہ کریں؟ فرمایا چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص شکر ادا کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی مومن بیوی کو ذخیرہ بنائے جو تمہاری آخرت کے امور پر مدد کرے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا فائدہ اٹھایا جانے والا ساز و سامان ہے اور دنیا کے ساز و سامان میں سے نیک صالح عورت سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت سے چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے اس کے جمال کی وجہ سے اس کے دین کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے، لہٰذا تم دیندار کو حاصل کر لو تمہارا بیڑہ پار ہو گا

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے مومن نے اللہ جل شانہ کے تقویٰ کے بعد ایسی نیک صالح بیوی سے زیادہ بہتر کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے جسے اگر وہ حکم دے تو وہ اس کی بات مانے، اگر وہ اس کی طرف دیکھے تو اپنی عمدہ صفات اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے اسے خوش کر دے اور اگر وہ اس کے سلسلہ میں کسی بات پر

لہ رواہ ابن ماجہ۔ کہ رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔
کہ رواہ مسلم۔ کہ اخرجہ البخاری ومسلم۔

قسم کھائے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرے، اور اگر وہ اس کے پاس سے غائب ہو تو اپنے نفس اور اس کے مال کے بارے میں خیر خواہی کرے لہ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں، حیاء، عطر لگانا، مسواک اور شادی کہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک حسب نسب اور منصب والی عورت کو پایا ہے البتہ وہ بانجھ ہے کیا میں اس سے شادی کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرما دیا وہ پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پھر منع فرمایا، پھر تیسری مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم خوب محبت کرنے والی بہت بچے دینے والی عورت سے شادی کرو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا کہ

اللہ کی رضا کے لئے شادی کرنیوالے کی فضیلت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالے کی رضا کے لئے شادی کی اللہ تعالے اسے کرامت کا تاج پہنائیں گے کہ

پاکبازی کے لئے شادی کرنیوالے کے ساتھ مدد خداوندی ہوتی ہے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ رواہ ابن ماجہ۔ کہ رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔
کہ رواہ ابوداؤد والنسائی وھذا لفظہ۔ کہ رواہ ابوداؤد۔

ارشاد فرمایا تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ کے ذمّے ہے: وہ مکاتب غلام جو بدلِ کتابت (آزاد ہونے کے لئے مولیٰ کو ادا کیا جانے والا مال) ادا کرنا چاہتا ہو، اور وہ شادی کرنے والا جو پاکباز رہنا چاہتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔[۱]

اپنی باندی کو آزاد کرکے اس سے شادی کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کو اس کا اجر و ثواب دو مرتبہ ملے گا، ایک وہ شخص جس کے پاس باندی ہو وہ اسے تعلیم دے ادب سکھائے اور عمدگی سے سکھائے پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے اور ایک شخص وہ اہلِ کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا پھر زمانہ اسلام کو پایا اور اسلام لے آیا، اور ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے مولیٰ کی اطاعت کرے۔[۲]

شادی میں سفارش کی فضیلت

حضرت ابورُہم سمعی رحمہ اللہ (صحیح یہ ہے کہ یہ تابعین میں سے ہیں صحابی نہیں ہیں کمافی اُسد الغابۃ) نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل ترین سفارش یہ ہے کہ تم دو آدمیوں میں نکاح کے بارے میں سفارش کرو۔[۳]

اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[۱] رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وقال الترمذی: حدیث حسن۔

[۲] اخرجہ البخاری ومسلم بمعناہ۔ [۳] رواہ ابن ماجہ وقال البخاری: ابورُہم تابعی۔

فرمایا اچھے کام کرنے والے غلام بندے کے لئے دوگنا اجر ہے۔[۱]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے میرا خیال ہے یہ فرمایا کہ قیامت کے روز ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی، اور ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہوں، اور ایک وہ شخص جو روزانہ رات دن پانچوں وقت کی اذان دے۔[۲]

کمائی کرنے کی فضیلت

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص نے کوئی کھانا ایسا نہیں کھایا جو اس کے ہاتھ کی کمائی سے بہتر ہو، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔[۳]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بہترین وہ چیز جسے انسان نے کھایا وہ ہے جسے اس نے اپنی محنت سے کمایا ہو، اور انسان کی اولاد بھی اس کی کمائی میں سے ہے۔[۴]

سچے امانت دار تاجر کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچا امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔[۵]

---

[۱] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [۲] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔

[۳] اخرجہ البخاری۔ [۴] رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔

[۵] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچا امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔[1]

اگر خرید و فروخت کرنیوالے سچ بولیں اور عیب نہ چھپائیں تو ان کی بیع بابرکت ہوتی ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بائع و مشتری کو اختیار ہے جب تک متفرق نہ ہوں (بیع مکمل نہ کریں) پھر اگر وہ سچ برتتے ہیں اور عیب ظاہر کر دیتے ہیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔[2]

وقتِ مقررہ کی بیع کی برکت

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے، ایک وقتِ مقررہ کی بیع اور معارضہ یعنی مضاربت (روپیہ ایک کا کام دوسرے کا اور نفع میں دونوں شریک ہوتے ہیں) ور گھر کے لئے گیہوں کو جو کے ساتھ ملانا نہ کہ بیچنے کے لئے۔[3]

عمدگی سے ادائیگی کرنے والے کی فضیلت

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک جوان اونٹ ادھار لیا پھر جب آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع کو یہ حکم دیا کہ ان صاحب

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] أخرجہ البخاری ومسلم۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔

کو ایک جوان اونٹ دے دیا جائے، حضرت ابو رافع آپ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا کہ مجھے عمدہ قسم کے سات سالہ اونٹ کے بجائے اور اونٹ نہیں مل رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کو وہی دے دو اس لئے کہ لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو ادائیگی عمدگی سے کرتا ہو۔[1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز قرض لی اور واپسی میں اس سے بہتر چیز دی اور ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو ادائیگی بہتر سے بہتر کرتے ہوں۔[2]

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک اعرابی نے کہا میرا جوان اونٹ مجھے دے دیجئے، تو آپ نے اسے اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا۔ ان اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول یہ میرے اونٹ سے زیادہ عمر کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو ادائیگی میں سب سے بہتر ہوں۔[3]

فروخت کردہ چیز کو واپس لے لینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی ایسی شخص کی چیز کو واپس لے لیا جو خرید کر نادم ہو تو اللہ جل شانہ اس کی لغزشوں کو معاف فرما دیں گے۔[4]

خرید و فروخت میں نرمی برتنے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ البخاری ومسلم بنحوہ۔ [3] رواہ النسائی وابن ماجہ واللفظ لہ۔
[4] رواہ ابوداود وابن ماجہ وزاد یوم القیامۃ۔

ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا وہ بیچنے میں بھی نرمی برتتا تھا اور خریدنے میں بھی [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو نرم ہو بیچتے وقت بھی اور خریدتے وقت بھی اور مطالبہ کرتے وقت بھی [2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند فرماتے ہیں جو بیچنے میں بھی نرم ہو اور خریدنے میں بھی اور ادائیگی میں بھی [3]

غلّہ ناپنے کی فضیلت

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گندم کو ناپا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دے دی جائے گی [4]

حضرت مقدام حضرت ابوایوب سے اور وہ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گندم وغیرہ کو ناپا کرو اس سے تمہارے لئے اس میں برکت دے دی جائے گی۔

کاموں میں صبح ہی صبح لگنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] أخرجه النسائی وابن ماجه۔ [2] أخرجه البخاری فی صحیحه هکذا۔

[3] رواه الترمذی وقال: غریب۔ [4] رواه البخاری ورواه ابن ماجه۔

فرمایا اے اللہ میری امت کے لئے جمعرات کو صبح ہی صبح کے وقت میں برکت عطا فرمادیجئے [1]

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ میری امت کے لئے صبح ہی صبح کے وقت میں برکت دے دیجئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جماعتِ مجاہدین یا لشکر کو بھیجتے تو دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجتے (فرمایا) اور حضرت صخر تاجر تھے وہ اپنے آدمیوں کو تجارت کے لئے دن کی ابتداء میں بھیجا کرتے تھے چنانچہ وہ اس کی وجہ سے بہت مالدار اور دولتمند ہوگئے [2]

بکریاں پالنے کی فضیلت

حضرت ام ہانیؓ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا (تم بکریاں پالو اس لئے کہ ان میں برکت ہے [3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکری (بھیڑ) جنت کے چوپایوں میں سے ہے [4]

حضرت عروۃ بارقی (ابن الجعد یا ابن ابی الجعد کوفہ کے رہنے والے صحابی ہیں) رضی اللہ عنہ نے حدیث مرفوع نقل فرمائی کہ اونٹ اس کے مالکوں کے لئے باعث عزت ہے اور بکریاں باعث برکت ہیں اور خیر کو قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دیا گیا ہے [5]

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواه ابن ماجه۔ [2] رواه أبوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه وهذا لفظه وقال الترمذی: حدیث حسن۔ [3][4][5] رواه ابن ماجه۔

ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن غلام (یا باندی) کو آزاد کیا اللہ جل شانہٗ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے اس کے اعضاء کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرما دیں گے۔[1]

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی مسلمان کو آزاد کرے گا وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا ذریعہ بنے گا، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کی طرف سے بدلہ بنے گا، اور جو مسلمان شخص دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے گا وہ اس کے لئے دوزخ سے چھٹکارے کا ذریعہ بنیں گی، ان کا ہر ہر عضو اس شخص کے ہر عضو کا چھڑانے کا ذریعہ بنے گا، اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی وہ اس کے لئے دوزخ سے چھٹکارے کا ذریعہ بنے گی اس کا ہر ہر عضو اس کے ہر ہر عضو کی طرف سے بدلہ بنے گا۔[2]

عادل حاکم کی فضیلت

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے حاکم جب فیصلہ کرتا ہے اور محنت کر کے صحیح فیصلہ کرتا ہے تو اسے دگنا اجر ملتا ہے اور اگر کوشش کرے لیکن غلطی ہو جائے تو اسے ایک اجر ملے گا۔[3] (اس لئے کہ اس نے اپنا فریضہ جدوجہد اور جستجو پورا کر لیا اب صحیح تک پہنچانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے بندے نے اپنا کام کر لیا اس پر اسے ایک اجر مل جائے گا)۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] أخرجہ البخاری ومسلم وھذا اللفظ۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح غریب۔
[3] رواہ البخاری ومسلم۔

فرمایا حاکم جب فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد کرتا ہے اور صحیح فیصلہ کرتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر اجتہاد کرے لیکن غلطی ہو جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے یہاں اللہ جل شانہٗ کی داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ جل شانہٗ کے دونوں جانب یمین (داہنی) ہی ہیں، وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے فیصلوں اور اہل و عیال اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں ان میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں۔[2]

جو زبردستی قاضی بنایا جائے اس کی مدد کی جاتی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جس نے قضاء (قاضی، حاکم یا والی) بننے کا مطالبہ کیا اور اس کے لئے (لوگوں سے) مدد طلب کی تو اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے (یعنی اس کی مدد نہیں کی جاتی) اور جو اس کا مطالبہ نہیں کرتا اور نہ اس کے حصول کے لئے لوگوں کی مدد طلب کرتا ہے (اور اسے زبردستی قاضی یا حاکم بنا دیا جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ نازل فرماتے ہیں جو اس کی اصلاح و اعانت کرتا رہتا ہے[3] ترمذی میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ نازل فرماتے ہیں جو اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔ ابن ماجہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسی کی طرف ایک فرشتہ نازل فرماتے ہیں وہ اس کو راہ راست پر رکھتا رہتا ہے۔

---

[1] رواہ أبو داود والنسائی وابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث حسن غریب۔
[2] رواہ مسلم۔ [3] رواہ أبو داود والترمذی وابن ماجہ وھذا لفظ أبی داود۔

حضرت عبداللہ بن اُبی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ رہتی ہے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔[۱]

فضائلِ قرآنِ مجید

قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔[۲]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔[۳]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون یہ پسند کرے گا کہ روزانہ صبح وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور دو بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں بغیر ظلم و زیادتی اور قطع رحمی کے لے آئے! ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص یہ پسند کرتا ہے، فرمایا صبح کو مسجد جاکر کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھے یا یاد کرے یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بھی بہتر ہیں۔[۴]

---

[۱] رواہ الترمذی وقال، حدیث غریب۔ [۲] رواہ البخاری۔ [۳] رواہ الترمذی۔ [۴] رواہ مسلم۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے ابوذر تم صبح کو کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سو رکعات پڑھنے سے بہتر ہے۔[۱]

قرآن کریم کے ماہر کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم کا ماہر نیکوکار معزز و مکرم لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن کریم پڑھے اور وہ اس پر شاق ہو تو اسے دگنا اجر ملے گا۔[۲]

قرآن کریم تلاوت کرنے والے کی فضیلت اور اس پر سکینت نازل ہونے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر میں جمع نہیں ہوتی اور پھر یہ کہ کتاب اللہ کی تلاوت کرے اسے سیکھے سکھائے مگر یہ کہ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں کے سامنے فرماتے ہیں جو اس کے دربار میں موجود ہیں۔[۳]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو اسے تین موٹی تازی بڑی بڑی گابھن اونٹنیاں ملیں؟

---

[۱] رواہ ابن ماجہ۔ [۲] اخرجہ مسلم بمعناہ۔ [۳] اخرجہ مسلم۔

ہم نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میں سے ایک شخص نماز میں تین آیتیں پڑھے یہ اس کے لئے تین موٹی تازی بڑی بڑی گابھن اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ [1]

قرآن کریم والے اللہ تعالیٰ کے مقرب و مخصوص بندے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بھی ہیں، عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والے یہ اللہ تعالیٰ والے ہیں اور اس کے خواص میں سے ہیں۔ [2]

تلاوتِ قرآن کریم کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے ایک نیکی ملے گی اور وہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام الگ ایک حرف ہے اور میم الگ ایک حرف ہے۔ [3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز قرآنِ کریم آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار اس کو آراستہ کر دیجئے چنانچہ اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر عرض کرے گا اے رب اس کو اور نوازیئے چنانچہ اسے اعزاز و اکرام کی پوشاک پہنائی جائے، پھر عرض کرے گا اے پروردگار آپ اس سے راضی ہو جائیں۔ چنانچہ

---

[1] اخرجہ مسلم۔ [2] رواہ احمد وابن ماجہ والنسائی۔
[3] رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب۔

اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے، پھر اس سے کہا جائے گا تو پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔ [1]

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے کسی بندے کو ان دو رکعتوں سے زیادہ بہتر کسی چیز کی اجازت نہیں دی جنہیں وہ پڑھے، اور انسان جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نیکی کی بارش ہوتی ہے اور بندوں نے اللہ جل شانہ کا قرب کسی اور ایسی چیز سے حاصل نہیں کیا جو اس جیسی ہو جو اس سے نکلی ہے (یعنی کلام الٰہی قرآن کریم) ابوالنضر کہتے ہیں اس سے قرآنِ کریم مراد ہے۔ [2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم کے حافظ سے کہا جائے گا پڑھتے جاؤ اور درجات (عالیہ) پر چڑھتے جاؤ اور ویسے ہی قرأت و تجوید کے ساتھ پڑھنا جس طرح دنیا میں پڑھا کرتے تھے اس لئے کہ تمہارا ٹھکانا وہ ہوگا جہاں تم آخری آیت پڑھ کر پہنچو گے۔ [3]

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا اللہ جل شانہ قیامت کے روز اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ عمدہ ہوگی اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں ہوتا بتلاؤ پھر بھلا اس کا کیا حال ہوگا جو اس (قرآن کریم) پر عمل بھی کرے۔ [4]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح۔ [2] رواہ الترمذی۔
[3] رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔ [4] رواہ ابوداود۔

نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اسے زبانی یاد کیا، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا اللہ جل شانہ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے اہل و عیال میں سے ان دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لئے دوزخ واجب ہو گئی ہو گی [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم سیکھو، اسے پڑھو اور پڑھاؤ، اس لئے کہ جو شخص قرآن کریم کو سیکھے پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کی مثال اس تھیلے کی سی ہے جو مشک سے بھرا ہو اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور جو اسے سیکھے اور سو جائے اور قرآن کریم اس کے سینے میں ہو اس کی مثال اس تھیلے کی ہے جس کے منہ کو بند کر دیا گیا ہو اور مشک اس کے اندر بند ہو [2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا جس شخص کو قرآن کریم (پڑھنا پڑھانا) میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے روک دے تو میں اسے اس سے زیادہ بہتر عطا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور دوسرے تمام کلاموں پر اللہ تعالٰی کے کلام کی فضیلت ایسی ہے جیسی فضیلت اللہ تعالٰی کو تمام مخلوق پر حاصل ہے [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول: اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟ فرمایا الحال

---

[1] رواہ الترمذی وابن ماجہ ولم یذکر ابن ماجہ فاستظھرہ فأحل حلالہ وحرم حرامہ وقال الترمذی: حدیث غریب.

[2] رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وھذا لفظہ وقال الترمذی: حدیث حسن.

[3] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب.

المرتحل، عرض کیا الحال المرتحل کیا ہے؟ فرمایا وہ شخص قرآن کریم کی ابتداء سے انتہاء تک سب پڑھ لے جو سامنے آئے اسے پڑھ کر گذار دے [1] یعنی اگر کسی وجہ سے وقفہ کرنا پڑے تو پھر دوبارہ پڑھنا شروع کر دے۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیات ہیں) اور یہ قرآن عظیم ہے [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک چشمہ کے پاس سے گذری، وہاں ایک شخص تھا جسے سانپ نے یا بچھو نے ڈس لیا تھا، ان حضرات میں سے ایک صاحب نے جا کر اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اس کے عوض چند بکریاں معاوضہ میں طے ہوئیں، وہ شخص ٹھیک ہو گیا، یہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور کہا تم نے اللہ تعالٰی کا کلام پڑھ کر اس پر پیسے لئے، جب یہ حضرات مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ فلاں صاحب نے اللہ تعالٰی کی کتاب پڑھ کر اس پر معاوضہ لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سب سے زیادہ جس پر معاوضہ لینے کے حقدار ہو وہ کتاب اللہ ہے [3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں چند حضرات سفر میں تھے، عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔ [2،3] أخرجہما البخاری۔

سے گذر ہوا، ان سے میزبانی کی درخواست کی، انہوں نے انہیں اپنا مہمان بنانے سے انکار کر دیا اور کہا کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ اس لئے کہ قبیلہ کے سردار کو ڈس لیا گیا ہے یا وہ بیمار ہے، ان حضرات میں سے ایک صاحب نے کہا جی ہاں، اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور ان صاحب کو بکریوں کا ایک ریوڑ دے دیا گیا، انہوں نے اسے لینے سے انکار کیا اور کہا پہلے میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر دوں گا، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا، عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر ہی دم کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کے لئے فائدہ مند ہے؟ پھر فرمایا وہ بکریاں لے لو اور اپنے ساتھ اس میں میرا حصہ بھی لگا دینا، ایک روایت میں ہے وہ صاحب سورہ فاتحہ پڑھ کر منہ میں لعاب دہن جمع کر کے اس مریض پر دم کرتے اور تھوکتے رہتے۔[1]

سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اس لئے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کے لئے ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کوہان (عظیم سورت) سورۂ بقرہ ہے۔ اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے

---

[1] اخرجہ البخاری ومسلم وھذا لفظ مسلم۔ [2] رواہ مسلم۔

(اور وہ) آیۃ الکرسی ہے۔[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کو حم المومن سے والیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھی وہ ان کی برکت سے شام تک محفوظ رکھا جائے گا اور جس نے انہیں رات کو پڑھا ان کی برکت سے صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔[2]

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے گا یہ اس (کی حفاظت وغیرہ) کے لئے کافی ہو جائیں گی۔[3]

سورۂ بقرہ و آل عمران کی فضیلت

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا، دو روشن و چمکدار سورتیں سورۂ بقرہ و آل عمران کو پڑھا کرو اس لئے کہ یہ دونوں قیامت کے روز گویا دو بادل یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کے لئے حجت بازی کریں گی، سورۂ بقرہ پڑھا کرو اس لئے کہ اس کا لینا باعث برکت اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور اہل لوگ (یا جادوگر) اس کو حاصل نہیں

---

[1] رواہ الترمذی وقال: غریب۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔
[3] رواہ البخاری ومسلم۔

کر سکتے۔ راوی حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ اس روایت کے آخری لفظ بطلۃ کے معنی جادوگروں کے ہیں۔[۱]

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے قیامت کے روز قرآن کریم اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے اس کے آگے آگے سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کو تین چیزوں سے تشبیہ دی جنہیں میں آج تک نہیں بھولا، فرمایا وہ دونوں بادل کے ٹکڑے یا سیاہ سائبان کی طرح ہوں گی۔ ان کے درمیان چمک ہوگی یا وہ دونوں صف بستہ پرندوں کی دو جماعتوں کی شکل میں ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کے لئے بحث کر رہی ہوں گی۔[۲]

سورۂ کہف کا بیان

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کیں اسے دجال سے محفوظ رکھا جائے گا، حضرت شعبہ نے فرمایا سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں اور حضرت ہمام نے فرمایا سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھیں اسے فتنۂ دجال سے محفوظ رکھا جائے گا۔[۳]

سورۂ یٰسں کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[۱، ۲] رواہما مسلم۔ [۳] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

ہر چیز کا ایک دل ہوا کرتا ہے اور قرآنِ کریم کا دل سورۂ یٰسں ہے اور جس نے سورۂ یٰسں پڑھی اس کے لئے اس کے پڑھنے کی وجہ سے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔[۱]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مرنے کے قریب والوں پر سورۂ یٰسں پڑھا کرو۔[۲]

سورۂ دخان کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی رات کو سورہ حٰم الدخان پڑھی صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔[۳]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے جمعہ کی شب کو سورہ حٰم الدخان پڑھی اس کی مغفرت کر دی گئی۔[۴]

سورۂ حشر کی آخری آیتوں کا بیان

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کو تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیں گے جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس روز مر گیا تو شہادت کا درجہ پائے گا اور جو

---

[۱] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب وہارون أبو محمد رجل مجهول۔
[۲] رواہ أبو داود وابن ماجه والنسائی فی عمل الیوم واللیلة۔
[۳] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔ [۴] رواہ الترمذی۔

شخص اسے شام کو پڑھے گا اسے بھی یہی اجر ملے گا۔[1]

سورۂ ملک کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے لاعلمی میں ایک قبر پر خیمہ لگا لیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے، اچانک کیا سنا کہ یہ کسی انسان کی قبر ہے اس قبر سے سورہ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) پڑھنے کی آواز آرہی ہے حتیٰ کہ اس قبر والے نے پوری سورت پڑھ لی، یہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے ایک قبر پر خیمہ لگا لیا مجھے یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہوگی، اچانک اس میں سے ایک انسان کو اول تا آخر پوری سورہ ملک پڑھتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سورت مانعہ عذاب (روکنے والی) ہے اسے عذاب قبر سے نجات دلائے گی۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کے لئے شفاعت کی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی گئی، یہ سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔[3]

سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔ [2] رواہ الترمذی وقال: غریب

[3] رواہ ابوداود والترمذی وقال: حدیث حسن ورواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

ارشاد فرمایا جس نے سورۂ اذا زلزلت پڑھی اسے آدھے قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھی اسے چوتھائی قرآن کریم کے برابر ثواب ملے گا۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے[2] اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہے۔[3]

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے پڑھنے کو کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جو رات کو بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں، ارشاد فرمایا تم قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو اس لئے کہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔[4]

سوتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کے پڑھنے کی فضیلت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور کتاب اللہ کی کوئی سورت کو پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں، چنانچہ وہ جب تک سو کر نہ اٹھے چاہے کسی وقت بھی اٹھے اس وقت تک کوئی موذی چیز اس کے قریب نہیں جاتی۔[5]

[1] ترمذی کی حدیث کا باقی ماندہ حصہ یہ ہے کہ جس نے قل ھو اللہ پڑھی اسے تہائی قرآن کریم کا ثواب ملے گا۔

[2] حدیث کا باقی ماندہ حصہ یہ ہے کہ جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اسے تہائی قرآن کا ثواب ملے گا۔

[3] رواہما الترمذی وقال: غریب۔ [4] رواہ ابوداود والترمذی والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔ [5] رواہ الترمذی والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن کریم پڑھے ان حضرات کو یہ کام بہت مشکل معلوم ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا سورہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کریم کے برابر ہے[1]۔

حضرت قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاحب سحری کے وقت سے نماز میں سورہ قل ھو اللہ احد بار بار پڑھنے لگے اس کے علاوہ —— اور کوئی سورت نہیں پڑھی صبح کو ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول گذشتہ رات فلاں صاحب سحری سے سورۂ قل ھو اللہ احد ہی پڑھتے رہے بار بار اسے ہی دہراتے رہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان صاحب نے ان کے صرف اسی ایک سورت پڑھنے کو معمولی سمجھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کریم کے برابر ہے[2]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کریم پڑھوں؟ چنانچہ آپ نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد سے پوری سورت ختم کی[3]۔

---

[1] أخرجہ البخاری بنحوہ۔ [2] اخرجہ البخاری۔ [3] رواہ مسلم۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن کریم پڑھے؟ عرض کیا تہائی قرآن کریم کس طرح پڑھے گا؟ ارشاد فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کریم کے برابر ہے[1]۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب جماعت سے نماز پڑھاتے ہوئے ہر سورت کے ساتھ قُل ھُوَ اللہ احد ضرور پڑھتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تم ہمیشہ یہ سورت کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا مجھے اس سے محبت ہے، ارشاد فرمایا تمہارے اس سے محبت رکھنے نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا[2]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو جماعتِ مجاہدین پر مقرر فرمایا وہ اپنے ساتھیوں کو جماعت سے نماز پڑھاتے تھے اور ہر رکعت قل ھو اللہ احد سے ختم کرتے تھے، جب یہ حضرات واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ان سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا، اس لئے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی صفت پر مشتمل ہے اس لئے مجھے اس کا پڑھنا بہت محبوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان سے جا کر کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ تم سے محبت فرماتے ہیں[3]۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہر روز سورۂ قل ھو اللہ احد دو سو مرتبہ پڑھی اس کے

---

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ البخاری تعلیقاً ورواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح غریب۔
[3] أخرجہ البخاری ومسلم وھذا لفظہ۔

پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے الا یہ کہ اس پر قرض ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور دائیں کروٹ پر لیٹے اور سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو قیامت کے روز اللہ جل شانہ اس سے فرمائیں گے اے میرے بندے جنت میں اپنی دائیں طرف کے حصہ میں داخل ہو جاؤ[۱]

معوذتین کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن حبیب الاسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہایت شدید تاریکی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں، چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہو، ہم نے کچھ نہ کہا، آپ نے فرمایا کہو، میں کچھ نہ بولا، آپ نے پھر فرمایا کہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں کیا کہوں؟ فرمایا صبح اور شام کو تین تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھا کرو یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی[۲]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے دیکھا نہیں کہ مجھ پر آج رات کیسی عجیب آیات نازل ہوئی ہیں؟ (تعوذ کے باب میں) ان جیسی سورتیں نہیں ملتیں قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[۳]

---

[۱] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب قلت: ولم أجد هذا الحديث لا في أبي داود ولا في الترمذي ولا في النسائي إلا عن رواية عقبة بن عامر رضي الله تعالیٰ

[۲] رواہ أبو داود والترمذی والنسائی وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب وهذا لفظ أبي داود۔ [۳] رواہ مسلم۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ کہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر فرمایا کہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا کہوں؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے (دل میں) دعا کی اے اللہ آپ سے یہ بات پھر کہلا دیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عقبہ کہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں کیا کہوں؟ فرمایا کہو: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے یہ سورت اول سے آخر تک پڑھی، پھر ارشاد فرمایا کہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا کہوں؟ فرمایا کہو: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، چنانچہ میں نے (یہ سورت بھی) اول سے آخر تک پڑھ دی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی سائل نے ان جیسی سورتوں کا سوال نہیں کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے اس جیسی دو سورتوں کے ذریعہ پناہ مانگی[۱]

علم کا بیان

طلب علم کے لئے نکلنے والے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں علم طلب کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں[۲]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] رواہ النسائی۔ [۲] أخرجه مسلم۔

ارشاد فرمایا جو شخص علم طلب کرنے کے لئے نکلا وہ جب تک واپس نہ لوٹے اللہ جل شانہ کے راستے میں ہوتا ہے[1]

حضرت سخبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم طلب کیا (اس کی جستجو میں لگا)، یہ اس کے سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ بنے گا[2]

حضرت زر بن حُبیش نے فرمایا میں حضرت صفوان بن عَسّال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا طلب علم کے لئے آیا ہوں، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلے مگر یہ کہ اس کی خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں[3]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے جو شخص کسی ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم طلب کر رہا ہو تو اللہ تعالےٰ اسے جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلا دیں گے اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں[4]

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر تم صبح کو نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھ لو یہ تمہارے لئے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے، اور تم صبح کو نکلو اور علم کا ایک باب سیکھ لو خواہ اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے[5]

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حسن غریب۔ [2] أخرجہ أحمد فی سندہ وابن ماجہ فی سننہ وقال: أنبط العلم بدل أطلب۔ [3] أخرجہ أبوداود والترمذی وقال فی روایۃ: طریقاً إلی الجنۃ وکذالک رواہ ابن ماجہ وقال: سہل اللہ لہ طریقاً۔ [5] رواہ ابن ماجہ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس علم کو اس کے قبض کئے جانے سے پہلے حاصل کر لو، اس کا قبض کرنا اس کا اٹھایا جانا ہے اور آپ نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلیاں ملا کر اٹھائیں پھر فرمایا عالم اور طالب علم اجر میں دونوں اس طرح شریک ہوتے ہیں (ان کے علاوہ) اور دوسرے لوگوں میں کوئی خیر نہیں[1]

فرمان نبوی:

اللہ جس سے بھلائی چاہتا ہے اسے فقیہ بنا دیتا ہے

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتے ہیں اسے فقیہ بنا دیتے ہیں (یعنی اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں) اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں دینے والے اللہ تعالیٰ ہیں، یہ امت اللہ جل شانہ کے دین پر قائم رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ جل شانہ کا حکم (یعنی قیامت) آجائے اور وہ غالب ہوں گے[2]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ جس سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ جس سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں[4]

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] أخرجہ البخاری ومسلم۔ [3] رواہ ابن ماجہ
[4] رواہ أحمد والترمذی وقال: حدیث صحیح۔

علمِ فرائض سیکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ علمِ فرائض (میراث کا علم) سیکھو اور اسے سکھاؤ، اس لئے کہ یہ نصف علم ہے اور اسے بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی وہ چیز ہوگی جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علمِ میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھایا جانے والا ہوں۔[2] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔[3]

تعلیم دینے والے کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا بخدا اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت دے دے یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔[4]

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے مجھے جس ہدایت اور علم کو دے کر بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر برسے، اس زمین میں سے ایک حصہ ایسا ہو جو بہت عمدہ ہو وہ پانی پی لے اور خوب گھاس چارہ اگائے اور اس زمین کا بعض حصہ قحط زدہ ہو، جو پانی روک لے اس سے اللہ تعالیٰ

ل رواہ ابن ماجہ۔ [2][3] رواہما الترمذی۔

[4] اخرجہ البخاری ومسلم وھذا لفظ مسلم۔

لوگوں کو فائدہ پہنچائے وہ اس سے خود پئیں اور سیراب کریں اور چرائیں، بخاری کی روایت میں ہے اور کاشت کاری کریں، اور اس بارش کا پانی ایسی زمین کو بھی پہنچے جو چٹیل بیابان ہو نہ پانی روکے نہ گھاس اگائے، یہ مثال ہے اس کی جو اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جو علم و شریعت دی ہے اسے اس سے فائدہ پہنچے اور اس کی مثال جو اس علم کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور اس ہدایت کو قبول نہ کرے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے۔[1]

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا جن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم کو عابد پر اسی طرح فوقیت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ادنیٰ سے آدمی پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں۔[2]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے عالم کے لئے آسمانوں اور زمین والے اور پانی میں رہنے والی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہوتی ہے اور علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام میراث میں دینار و دراہم نہیں چھوڑتے وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں، لہذا جو اسے حاصل کرے گا وہ عظیم حصہ کو حاصل کرے گا۔[3]

---

[1] اخرجہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

[3] اخرجہ ابوداود والترمذی وابن ماجہ بنحوہ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علم سکھایا اس کو ان لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل کریں گے لیکن اس سے ان عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ بھی شیطان پر ہزار عبادت گذاروں سے بھاری ہوتا ہے[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان علم حاصل کرے پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھادے[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے تا کہ خیر سیکھے یا اسے سکھائے تو وہ اللہ تعالےٰ کے راستے کے مجاہد کے درجہ میں ہوگا اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے سامان کو دیکھے[4]

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد گیا اور اس کا مقصد صرف خیر و علم حاصل کرنا یا اس کا سکھانا ہو تو اسے کامل و مکمل حج کا سا اجر ملے گا[5]

ہدایت کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ الترمذی وابن ماجہ۔ [3][4] رواہما ابن ماجہ۔
[5] ھذا اسنادہ علی شرط صحیح مسلم واللہ اعلم۔

فرمایا جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی اسے ویسا ہی اجر ملے گا جیسا ان لوگوں کو ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اس سے ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ان پر ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اس سے ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی[1]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کوئی اچھی سنت اور طریقہ رائج کیا اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اسے اپنا بھی اجر ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کی پیروی کریں گے، لیکن اس سے ان لوگوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جس نے بُرائی یا گناہ کے کام کو رواج دیا اور لوگوں نے اس پر اس کی پیروی کی تو اسے اپنے کرتوت کا بھی گناہ ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کی پیروی کریں گے لیکن اس سے ان گناہوں کے بوجھ میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی[2]

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم یہ بات جان لو کہ جو شخص میری کسی اس سنت کو زندہ کرے گا جسے میرے بعد چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے پورا کا پورا دہ ثواب ملے گا جو ان لوگوں کو ملے گا اس سے ان عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی، اور جس نے کسی بدعت و گمراہی کو رواج دیا جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پسند نہیں کرتے تو ان لوگوں کے گناہوں جیسا گناہ ہوگا لیکن اس سے ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی[3]

[1] رواہ مسلم۔ [2] رواہ مسلم بمعناہ۔ [3] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔

دوسروں کو حدیث نبوی پہنچانے والے کیلئے دعاءِ نبوی کا بیان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تر و تازہ (خوش و خرم) رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے اسے یاد رکھے یہاں تک کہ اسے دوسرے کو پہنچا دے اس لئے کہ بہت سے حامل فقہ ایسے ہوتے ہیں جو اسے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں اور بہت سے حامل فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں[1] (فقیہ کو پہنچاتے ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھے اس شخص کو جو ہم سے کچھ سنے اور اسے اسی طرح دوسرے تک پہنچا دے جس طرح اس نے اسے سنا ہو، اس لئے کہ بہت سے وہ لوگ جن کو وہ حدیث پہنچائی جائے وہ اس سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں[2]

اس شخص کی فضیلت جو خیر کے لئے باعث ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو خیر کے لئے کنجی اور شر کے لئے بند کرنے والے ہیں، اور بہت سے لوگ شر کے لئے کنجی اور خیر کو بند کرنے والے ہیں، پس خوشخبری اور مبارک باد ہے اس کے لئے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابیاں دی ہوں اور ہلاکت و تباہی ہے اس شخص کے لئے جس کے ہاتھ

---

[1] رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال: حدیث حسن۔

[2] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث صحیح، وقد روی ھذا الحدیث جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنھم۔

میں اللہ تعالیٰ نے شر کی چابیاں رکھی ہوں[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس خیر کے بھی خزانے ہوتے ہیں اور ان خزانوں کے لئے کنجیاں ہوتی ہیں، اچھائی ہے اس بندے کے لئے جسے اللہ تعالیٰ خیر کی کنجی اور شر کے لئے سدباب بنائیں اور بربادی ہو اس شخص کے لئے جسے شر کے لئے کنجی اور خیر کے لئے رکاوٹ بنائیں[2]

ذکر کی فضیلت کا بیان

اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

«فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ» تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ذاتی طور پر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو اسے اس جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہوتی ہے، اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں ایک باع (دو پھیلے ہوئے ہاتھوں کے درمیان کا فاصلہ) اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

[1، 2] رواھما ابن ماجہ۔ [3] أخرجہ البخاری ومسلم وھذا لفظہ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو راستوں میں چکر لگا کر ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، پھر اگر کسی ایسی قوم کو پالیں جو اللہ تعالٰی کا ذکر خیر کر رہے ہوں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دے کر بلاتے ہیں کہ اپنے مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے آجاؤ، فرمایا پھر وہ فرشتے زمین سے آسمانِ دنیا تک انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، فرمایا ان کے پروردگار ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں حالانکہ انہیں خود ان سے بہت زیادہ علم ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے فرمایا فرشتے کہیں گے وہ آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید اور بزرگی بیان کر رہے تھے، فرمایا پوچھیں گے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے جی نہیں، بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، فرمایا فرمائیں گے، اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو پھر کیا حال ہوتا؟ فرمایا وہ کہیں گے وہ اگر آپ کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ عبادت کرتے اور زیادہ بزرگی بیان کرتے، تحمید پڑھتے اور زیادہ تسبیح پڑھتے۔ فرمایا دریافت فرمائیں گے وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ عرض کریں گے جنت کا سوال کر رہے تھے۔ فرمایا ارشاد فرمائیں گے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے! فرمایا عرض کریں گے بخدا اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا، فرمایا ارشاد فرمائیں گے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو پھر کیا حال ہوتا؟ فرمایا وہ عرض کریں گے کہ وہ اگر اسے دیکھ لیتے تو اس کے اور زیادہ حریص بنتے اور زیادہ طلب کرتے اور زیادہ اس کی رغبت رکھتے، فرمایا وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرمایا عرض کریں گے دوزخ سے، فرمایا ارشاد ہو گا کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرمایا عرض کریں گے جی نہیں اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا، فرمایا ارشاد ہو گا اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو پھر کیا حال ہوتا؟ فرمایا کہیں گے اگر وہ اسے

دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ دور بھاگتے اور اس سے اور زیادہ ڈرتے، فرمایا ارشاد فرمائیں گے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ارشاد فرمایا ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہے گا ان لوگوں میں فلاں شخص بھی تھا جو ان میں سے نہیں تھا وہاں کسی کام سے آیا تھا، ارشاد ہو گا یہ ایسے ساتھی ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہو سکتا [1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستے میں چل رہے تھے کہ ایک پہاڑ پر سے گذر ہوا جسے جمدان کہا جاتا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا چلے چلو یہ جمدان ہے، سبقت لے گئے مفردون، عرض کیا اے اللہ کے رسول مفردون کون ہیں؟ فرمایا وہ مرد اور عورتیں جو کثرت سے اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتے ہیں [2]

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شہادت دی کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی قوم اللہ تعالٰی کا ذکر خیر کرنے نہیں بیٹھتی مگر یہ کہ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالٰی ان کا تذکرہ ان کے سامنے کرتے ہیں جو ان کے پاس موجود ہوتے ہیں [3]

حضرت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہم یہاں اللہ تعالٰی کے ذکر اور اس بات پر حمد و ثناء بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں

---

[1] اخرجہ البخاری ومسلم وھذا لفظ مسلم۔

[2،3] اخرجہا مسلم۔

دین اسلام کی طرف ہدایت دی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، ارشاد فرمایا، بخدا تمہیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ عرض کیا جی ہاں بخدا ہم کو صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے، فرمایا میں نے تمہیں قسم اس لئے نہیں دی کہ تم پر شک تھا بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ جل شانہ تم لوگوں کے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں[1]

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اسلام کے مقرر کردہ احکام میرے لئے بہت ہو گئے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں، فرمایا تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر خیر میں تر رہنا چاہیے[2] یہ پہلے گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص صبح کو «اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ» پڑھے گا اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس رات کو کئے ہوں گے[3]

حضرت مسلم بن الحارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چپکے سے ارشاد فرمایا تم جب مغرب کی نماز پڑھ چکو تو بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہو:

«اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ»	اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچالیجئے۔

[1] رواه مسلم والترمذي وهذا لفظه وقال: حسن غريب.

[2] رواه ابن ماجه والترمذي وقال: حديث حسن غريب.

[3] رواه الترمذي وقال: غريب والنسائي في عمل اليوم والليلة.

اس لئے کہ اگر تم یہ پڑھ لو گے اور پھر اس رات مر گئے تو تمہیں دوزخ سے محفوظ کر دیا جائے گا، اور تم جب صبح کی نماز پڑھو تب بھی یہی کلمات کہنا، اس لئے کہ اگر اس روز مر گئے تو تمہارے لئے دوزخ سے پناہ لکھ دی جائے گی[1]

حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام کو یہ دعا پڑھے گا:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي	اے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں آپ کے
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ	سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا
خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ	اور میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ سے کئے
وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ	ہوئے عہد اور وعدہ پر حسب استطاعت
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ	قائم ہوں، اور میں آپ کے ذریعہ اپنے
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ	کرتوتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں
مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ	آپ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنے گناہوں
بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ	کا اعتراف کرتا ہوں آپ میری مغفرت
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي	فرما دیجئے اس لئے کہ آپ کے سوا کوئی
إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ	گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا آپ ہی
إِلَّا أَنْتَ»[2]	معاف کرنے والے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا:

[1] رواه أبو داود۔ [2] رواه أبو داود وهذا لفظه والنسائي في عمل اليوم والليلة، وقد تقدم في الجزء الأول حديث شداد بن أوس نحو هذا۔

«یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ»	اے اللہ آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جیسی آپ کے جلال اور بادشاہت کی عظمت کے مناسب ہوں۔

یہ کلمات دونوں فرشتوں (کراماً کاتبین) پر بڑے مشکل ہوئے وہ سمجھ نہ سکے کہ اسے کیسے لکھیں، آسمان پر چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار آپ کے ایک بندے نے ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم اسے کس طرح لکھیں اللہ جل شانہ نے فرمایا (حالانکہ انہیں اپنے بندے کے جملہ کا بخوبی علم ہے) میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کیا اے پروردگار اس نے کہا: لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ اللہ جل شانہ نے ان دونوں سے کہا تم اسے اسی طرح لکھ لو جس طرح میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ وہ مجھے ملے میں اس کا بدلہ اسے اس ملاقات کے موقعہ پر عطا کروں گا[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی، عرض کیا اے اللہ کے رسول اس وقت ہم کیا دعا کریں؟ فرمایا اللہ تعالےٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کیا کرو[2]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی دعا ایسی نہیں جسے بندہ مانگے اور وہ اس سے افضل ہو:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ»[3]	اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ الترمذی وقال: حسن۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگی گئی جو اسے عافیت سے زیادہ محبوب ہو[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول سب سے افضل کون سی دعا ہے؟ فرمایا تم اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت کی عافیت اور عفو و درگذر طلب کیا کرو، وہ صاحب آپ کے پاس دوسرے دن پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سی دعا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عفو و درگذر اور عافیت مانگا کرو، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کون سی دعا افضل ہے؟ فرمایا اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت کی عافیت اور عفو و درگذر طلب کیا کرو اس لئے کہ اگر تمہیں دنیا و آخرت کی عافیت اور درگذر سے نواز دیا گیا تو تم کامیاب ہو گئے[2]

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیں جو میں اللہ جل شانہ سے مانگا کروں! فرمایا اللہ تعالےٰ سے عافیت مانگئے، میں چند روز ٹھہرا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جو میں اللہ تعالےٰ سے مانگا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالےٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کیجیے[3]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو یہ کہے:

---

[1] رواہ الترمذی۔ [2] رواہ ابن ماجہ واللفظ لہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔
[3] رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح۔

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ».	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالے کے اور اللہ جل شانہ سب سے بڑے ہیں اور نہیں کوئی برائی سے پھیرنے والا اور نیکی کی قوت دینے والا سوائے اللہ تعالے کے ۔

مگر یہ کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں [۱]

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالے نے کلام میں سے چار جملوں کو منتخب فرمایا ہے «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ» اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتا ہے اسے بھی یہی اجر ملتا ہے اور جو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اسے بھی اسی طرح کا اجر ملتا ہے اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اپنی طرف سے دل سے پڑھتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں [۲]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہا اس

---

[۱] رواہ الترمذی وقال: حسن، ورواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

[۲] رواہ أحمد فی مسندہ۔

کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت بو دیا جائے گا [۱]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا کرو جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ لکھا جائے گا اور جو اسے دس مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے سو مرتبہ لکھا جائے گا اور جو سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک ہزار مرتبہ لکھا جائے گا اور جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور زیادہ فرما دیں گے اور جو شخص اللہ تعالے سے طلب مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے [۲]

حضرت بُریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو یہ دعا مانگتے سنا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ»	اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ تعالے ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ ہی ایک اکیلے بے نیاز ایسے معبود ہیں نہ جس نے کسی کو جنا نہ اسے جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالے کے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگی ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور اگر اس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو عطا فرماتے ہیں [۳]

[۱و۲] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب ورواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

[۳] أخرجہ أبوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ واللفظ للترمذی وقال: حسن غریب۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی وہ یہ تھی:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ»	نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، آپ پاک ہیں بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

کوئی مسلمان شخص کسی بھی چیز کے بارے میں اس کے ذریعہ دعا نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے پھر انہوں نے یوں دعا مانگی:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ»	اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں سب تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی بہت احسان کرنے والے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، اے بزرگی اور اکرام والے اے حی و قیوم ذات۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان صاحب نے اللہ تعالےٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالےٰ قبول فرماتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے سوال کیا جائے تو عطا فرماتے ہیں [2]

---

[1] رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔ [2] رواہ أبو داود وھذا لفظہ والنسائی وابن ماجہ وزاد فیہ: لا الٰہ الا انت وحدہ لا شریک المنان فلم یذکر یا حی یا قیوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ جل شانہ سے تین مرتبہ جنت مانگی تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دیجئے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اسے دوزخ سے بچا لیجئے [1]

بیمار یا آفت زدہ کو دیکھ کر کیا دُعا پڑھے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی آفت زدہ کو دیکھ کر یہ کہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا»	تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اس (آفت و بیماری) سے بچایا جس میں اسے مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بے شمار لوگوں پر فضیلت دی۔

تو اسے اس آفت سے عافیت دی جاتی ہے خواہ وہ کسی قسم کی بھی کیوں نہ ہو۔ [2] ترمذی میں یہ الفاظ زائد ہیں: جب تک یہ زندہ رہے، ان کی روایت میں ہے جو شخص کسی آفت زدہ کو دیکھے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی بیمار کو دیکھے اور یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ

---

[1] رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی فی عمل الیوم واللیل۔

[2] رواہ ابن ماجہ ھکذا من حدیث ابن عمر ورواہ الترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ وقال: حدیث غریب۔

مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا تو اسے وہ بیماری نہیں پہنچے گی [۱]

سوتے میں گھبراہٹ و خوف یا بے خوابی دور کرنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب سوتے میں ڈر جائے تو اسے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ»

میں اللہ تعالیٰ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور سزا و عذاب اور اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وساوس اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

اس کی برکت سے اسے کوئی ضرر و نقصان نہیں پہنچے گا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ سکھایا کرتے تھے اور نابالغ چھوٹے بچوں کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے [۲]

مروی ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی عرض کیا اے اللہ کے رسول میں بے خوابی کی وجہ سے رات کو سو نہیں سکتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جب اپنے

---

[۱] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن غریب وقال الترمذی، وروی عن أبی جعفر محمد بن علی أنہ قال إذا رأی صاحب بلاء یتعوذ یقول ذلک فی نفسہ ولا یسمع صاحب البلاء۔ یہ دعا آہستہ سے پڑھے تاکہ وہ بیمار یا آفت زدہ سن کر رنجیدہ نہ ہو۔

[۲] رواہ أبوداود والترمذی وہذا لفظہ وقال: حسن غریب ورواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ۔

بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» [۱]

اے اللہ آپ پروردگار ہیں ساتوں آسمانوں کے اور اس کے جس پر وہ سایہ فگن ہے، اور پروردگار ہیں زمینوں کے اور جن کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے اور پروردگار ہیں شیطانوں کے اور ان کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا، آپ اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچانے کے لئے میرے مددگار بن جائیے کہ ان میں سے کوئی میرے ساتھ زیادتی کرے، بغاوت کرے، آپ کی پناہ لینے والا باعزت ہو اور آپ کی حمد و ثنا بہت زیادہ ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے آپ کے۔

ایک مسلمان کا دوسرے کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرنا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے مگر یہ کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے اور تجھے بھی اسی جیسا ملے [۲]

---

[۱] رواہ الترمذی۔ [۲] رواہ مسلم۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کی غیر موجود کے لئے ہے[1] (پیٹھ پیچھے مانگی جانے والی دعا)

بُرائی کے بعد نیکی کرنے کی فضیلت

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا :

«إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ» بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو اور بُرائی اور گناہ کے بعد نیکی اور اچھائی کر لیا کرو (تم اس (بُرائی) کو مٹا دو گے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو[2]

وہ کام جسے کرنے پر انسان کو صابر و شاکر لکھ دیا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرمایا کرتے تھے دو باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دیں گے اور جس میں یہ دونوں نہ ہوں گی اسے صابر و شاکر نہیں لکھیں گے 'جو شخص دین کے معاملہ میں اپنے سے برتر (زیادہ نیک) کو دیکھے اور اس کی اقتداء کرے اور دنیاوی معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور پھر

---

[1] رواہ أبوداود والترمذی وقال: حدیث غریب ۔

[2] رواہ الترمذی وقال : حدیث حسن ۔

پھر اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر فضیلت عطا فرمائی' ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ صابر و شاکر لکھ دیتے ہیں اور جو شخص دینی معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور دنیوی معاملہ میں اپنے سے برتر کو دیکھے اور اسے جو نہ مل سکا ہو اس پر افسوس کرے تو اسے صابر و شاکر نہیں لکھتے[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے سے کمتر کو دیکھو اپنے سے برتر کو مت دیکھو اس لئے کہ اس کی وجہ سے تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی تحقیر نہ کرو گے جو تم پر ہیں[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اس کو دیکھے جس کو اس پر مال اور اخلاق میں فضیلت دی گئی ہے تو اسے اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے 'جو اس سے کمتر ہے[3]

اخلاقِ حسنہ کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے مومن اپنے حسن اخلاق سے روزہ دار اور عبادت میں کھڑے رہنے والے کا درجہ پالیتا ہے[4]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نے ارشاد فرمایا مومن کے نامۂ اعمال میں حسنِ اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہیں اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان کو پسند نہیں فرمایا[5] ترمذی نے ایک روایت میں یہ الفاظ بھی زائد نقل کئے ہیں کہ اچھے اخلاق والا روزہ دار اور

---

[1] رواہ الترمذی ۔ [2] رواہ مسلم ۔ [3] أخرجہ البخاری ومسلم ۔

[4] رواہ أبوداود ۔ [5] رواہ أبوداود والترمذی وقال: حسن صحیح ۔ ترمذی نے زیادتی کو غریب کہا ہے ۔

نماز پڑھنے والے کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو عام طور سے لوگوں کو جنت میں داخل کرتی ہے فرمایا اللہ تعالٰے کا خوف و ڈر اور حسنِ اخلاق اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو عام طور سے دوزخ میں داخل کرتی ہے تو فرمایا منہ اور شرمگاہ۔[1]

عقلمند کون ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک انصاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول مومنوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا وہ جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو فرمایا سب سے سمجھدار و عقلمند مومن کون ہے؟ فرمایا جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہو اور آنے والی زندگی کی تیاری میں زیادہ مشغول ہو یہ لوگ عقلمند ہیں۔[2]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول کرے اور مرنے کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ جل شانہ سے امیدیں قائم رکھے۔[3]

خاموشی کی فضیلت

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث صحیح غریب۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔
[3] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن۔

ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالٰے اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اچھی اور خیر کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔[1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ فرمایا وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔[3]

صبر کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا، آپ نے انہیں عطا فرمایا، انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا، آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس جو بھی مال و دولت ہو گی وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا اور جو شخص استغناء اختیار کرے گا اللہ تعالٰے اسے بے نیاز بنا دیں گے اور جو شخص پاکباز رہنا چاہے گا اللہ تعالٰے اسے پاکباز بنا دیں گے، اور جو صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالٰے اسے صبر عطا فرما دیں گے اور کسی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز عطا نہیں کی گئی۔[4]

بردباری اور وقار کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

[1،2] اخرجہا البخاری ومسلم۔ [3] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔ [4] رواہ البخاری ومسلم۔

علیہ وسلم نے عبدالقیس کے اشج نامی شخص سے ارشاد فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالٰے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے ہیں. حلم و بردباری اور وقار[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوچ بچار سے کام لینا اللہ تعالٰے کی طرف سے عطیہ ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے[2]

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی ہیئت، نرمی و آہستگی اور درمیانہ روی نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے[3]

رِفق و نرمی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالٰے نرم ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے، جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین بنا دیتی ہے اور اسے جس چیز سے نکال لیا جائے یہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے[4]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہوا وہ تمام خیر سے محروم ہوا[5]

تحریر پر مٹی ڈالنے کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

---

[1] رواہ البخاری و مسلم۔ [2] رواہ الترمذی و قال: غریب۔ [3] رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن غریب۔ [4، 5] رواہما مسلم۔

وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے صحیفوں (لکھی ہوئی تحریر) پر مٹی ڈال دیا کرو یہ اس کی کامیابی کے لئے زیادہ مفید ہے، مٹی مبارک ہے[1]

حدود قائم کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰے کی حدود میں سے ایک حد کا قائم کرنا اللہ تعالٰے کے ملکوں میں چالیس رات کی بارش سے زیادہ بہتر ہے[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین پر حد کا نافذ کرنا سرزمین کے رہنے والوں کے لئے چالیس صبح کی بارش سے بہتر ہے[3]. نسائی کی روایت میں تیس صبح کا ذکر ہے۔

اجنبیوں اور نامانوس لوگوں کی فضیلت اور ان کے اوصاف

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی جب ابتدا ہوئی تو وہ اجنبی اجنبی سا تھا اور عنقریب پھر ویسا ہی اجنبی سا ہو جائے گا جیسا شروع میں تھا لہٰذا اجنبیوں اور نامانوس رہنے والوں کے لئے بھلائی اور خوشخبری ہو[4]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اسلام کی ابتداء ہوئی تو وہ اجنبی اور نامانوس تھا اور عنقریب پھر ویسا ہی ہو جائے گا جیسا ابتداء میں تھا[5]

---

[1] رواہ الترمذی و ابن ماجہ و ہذا لفظہ۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔

[3] رواہ ابن ماجہ و النسائی و فی روایۃ النسائی ثلاثین صباحاً۔ [4، 5] رواہما مسلم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اسلام کی ابتداء ہوئی تو وہ نامانوس تھا اور عنقریب پھر ویسا ہی نامانوس ہو جائے گا جیسا شروع میں تھا لہٰذا خوشخبری ہو ان لوگوں کے لئے جو غریب ہیں، فرمایا پوچھا گیا غریب کون ہیں؟ فرمایا وہ جو اپنے قبیلہ و خاندان سے دور کر دیے گئے ہوں[1]

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین کی ابتداء ہوئی تو وہ نامانوس تھا اور پھر عنقریب نامانوس ہو جائے گا لہٰذا خوشخبری ہو ان اجنبیوں کے لئے جو ان سنتوں کی اصلاح کرتے ہیں جنہیں میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہو گا[2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالے کے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے وہ اللہ تعالے کے ساتھ جنگ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتے ہیں جو نیک صالح متقی اور گمنام ہوں، وہ لوگ جو اگر موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو انہیں نہ بلایا جائے نہ پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں یہ ہر تاریک غبار آلود گھر سے نکلیں گے[3] یعنی دنیا سے دل نہیں لگاتے معمولی سے مکان میں رہتے ہیں ٹیپ ٹاپ اور دنیاوی آسائشوں سے دور رہتے ہیں۔

دُنیا وغیرہ سے بے رغبتی کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح غریب و نسمعہ الا من قبیل؛ ومن الغرباء الی آخرہ

[2] رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔

ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں! اے ابن آدم تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے سینے کو غناء و تونگری سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھوں کو کاموں سے بھر دوں گا اور تیرے فقر و فاقہ کو ختم نہ کروں گا[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مطمع نظر آخرت ہو اللہ تعالے اس کے دل کو غنی بنا دیتے ہیں، اور اس کے متفرقات کو یکجا کر دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جس کا مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالے اس کے فقر و فاقہ کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور اس کے مجتمع امور کو منتشر کر دیتے ہیں اور دنیا اسے صرف اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کی قسمت میں ہے[2]

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کچھ سکھا دیجئے لیکن مختصر الفاظ میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو ایسی نماز پڑھو جیسی نماز دنیا سے رخصت ہونے والا پڑھتا ہے اور ایسی بات ہر گز نہ کرنا جس کی وجہ سے تمہیں کسی وقت معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جانا[3]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں — اور لوگ بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالے تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تم اس چیز سے بے رغبتی کرو جو لوگوں کے

---

[1] رواہ الترمذی وقال: حدیث غریب۔ [2] رواہ الترمذی۔ [3] رواہ ابن ماجہ۔

ہاتھ میں ہے لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے[1]

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں تاکہ ان سے بچ سکے جن کے کرنے میں مضائقہ ہے[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرۃ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اور قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر کرنے والے بن جاؤ، اور لوگوں کے لئے وہ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو پورے مومن بن جاؤ اور جس کے ساتھ رہو اس کے ساتھ اچھے پڑوسی بنو تم پکے مسلمان بن جاؤ گے اور کم ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے[3]

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ کی سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت انسانوں جنوں چوپایوں اور دوسرے کیڑوں میں تقسیم کر دی ہے، اس کی وجہ سے وہ آپس میں الفت و محبت سے پیش آتے ہیں، اس کی وجہ سے آپس میں رحم کھاتے ہیں، اس کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں، اور اللہ تعالےٰ نے رحمت کے ننانوے حصے مؤخر کر دیئے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اپنے

---

[1] رواہ ابن ماجہ۔ [2] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال، حدیث حسن غریب۔
[3] رواہ ابن ماجہ۔

بندوں پر رحم فرمائیں گے[1]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو اس وقت سو رحمتیں پیدا فرمائیں ہر رحمت آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے، ان رحمتوں میں سے ایک رحمت اللہ تعالےٰ نے زمین میں رکھ دی اس کی وجہ سے ماں بچے پر رحم کھاتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں۔ پھر جب قیامت کا روز آئے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل کریں گے[2]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیدی لائے گئے، قیدیوں میں سے ایک عورت کی چھاتیاں دودھ سے بھری ہوئی تھیں جب وہ کسی قیدی بچے کو دیکھتی اسے پلا دیتی اس بچے کو اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلا دیتی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں جھونک دے گی؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں اگر یہ اس پر قادر ہو کہ اسے نہ ڈالے تو ہرگز نہ ڈالے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں جو رحم اس عورت کو اپنے بچے پر آتا ہے[3]

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے نہ ان کا حساب کتاب

---

[1] رواہ مسلم وقد روی البخاری بنحوہ۔ [2] رواہ مسلم۔
[3] رواہ البخاری ومسلم بنحوہ۔

ہوگا نہ انہیں عذاب ہوگا، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور میرے پروردگار کے چلوؤں میں سے تین چلو بھر اور ہوں گے [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات (جنگوں) میں سے کسی غزوہ میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کا ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا، آپ نے دریافت فرمایا کون سی قوم ہے؟ کہنے لگے ہم مسلمان ہیں، ایک عورت تنور دہکا رہی تھی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب تنور سے لپٹ کر باہر نکلتی تو وہ بچے کو ایک طرف لیتی تھی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی آپ اللہ تعالے کے رسول ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا، اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں، اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم نہیں ہیں جو ماں کو اپنے بچے پر آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں، اس نے عرض کیا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن جھکا کر رونے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سر اٹھا کر فرمایا اللہ تعالے اپنے بندوں میں سے صرف انہیں عذاب دیں گے جو سرکش و نافرمان ہوں، وہ جو اللہ جل شانہ کے سامنے سرکشی کرے اور اس بات سے انکار کرے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے۔[2]

قد وقع الفراغ من ترجمته فی الساعة العاشرة لیلاً لیلة الخمیس من شهر ربیع الثانی والحمد للہ أولاً وآخراً والصلاة والسلام علی خیر خلقه دائماً وأبداً۔

محمد حبیب اللہ مختار

۱۸ — ۴ — ۱۴۱۱ھ

۷ — ۱۱ — ۱۹۹۰ء

---

[1] رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال: حدیث حسن غریب۔ [2] رواہ ابن ماجہ۔

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردوادب، آپ بیتی، نقدوتجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com